

# موت کے مناظر آئینہ مرعbert

تہذیب

علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار کسر اچی ۷۴۰۰۰

Ph : 021-32439799 Website : [www.ishaateislam.net](http://www.ishaateislam.net)

موت کے مناظر

# آئینہ مرعبرت

تصنیف

حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان)

نور مسجد، کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی، فون: 32439799

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

## سبب تالیف

شعبان ۱۴۳۰ھ کو دارالعلوم تنویر الاسلام امرڈوبھا ضلع ہستی کے سالانہ اجلاس میں دستار بندی و ختم بخاری شریف کے لیے جب میں حاضر ہوا تو عین اس وقت جبکہ دارالعلوم کی مسجد ”تنویر المساجد“ کے سنگ بنیاد کی تقریب ہو رہی تھی بالکل ناگہاں حضرت غازی ملت مولانا سید محمد ہاشمی صاحب کچھ چھوڑ کر غلا لٹائی مجھ سے پوچھ بیٹھے کہ آپ کی تصانیف کی تعداد کتنی ہو چکی؟ میں نے عرض کیا کہ چوبیس ہیں ”تالیف“ ”سامان آخرت“ مکمل کر چکا ہوں کس کس حضرت موصوف العدر نے مسکرتے ہوئے فرمایا کہ ایک کتاب خواہ چھوٹی ہی سہی اور بھی جلد لکھ دیجئے تاکہ پچیس ہو جائے چوبیس کا عدد ٹھیک نہیں معلوم ہوتا۔ ان دنوں میری پشت میں کارینکل پھوڑا نکلا ہوا تھا جس کی تکلیف رمضان شریف میں بھی رہی۔ لیکن مولانا العزیز کی فرمائش کا مجھے برابر خیال لگا رہا۔ چنانچہ شوال میں جب میں براؤن شریف حاضر ہو گیا۔ تو اس کتاب کی تدوین شروع کر دی۔ جو بحمدہ تعالیٰ تقریباً تین ماہ میں مکمل ہو گئی۔

اس کتاب میں مندرجہ ذیل دس عنوانوں پر چند مقبر کتابوں کے حوالوں کو میں نے درج کر دیا ہے۔ جو بہت ہی اثر انگیز و عبرت خیز ہیں۔

- (۱) بوقت وفات کس نے کیا کہا؟ (۲) جنازہ یا قبر کو دیکھ کر کس نے کیا کہا؟
- (۳) اولاد کی موت پر کس نے کیا کہا؟ (۴) اموات کے لیے کس نے کیا خواب دیکھا؟

نام کتاب : آئینہ عبرت  
تقریب : حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ  
سن اشاعت : ذوالحجہ ۱۴۳۰ھ - دسمبر ۲۰۰۹ء  
تعداد اشاعت : ۳۵۰۰  
ناشر : جمعیت اشاعت الہدایت (پاکستان)  
نور مسجد کاغذی بازار میٹھادار، کراچی، فون: ۲۴۳۹۷۹۹

خوشخبری: یہ رسالہ website: www.ishaateislam.net

پر موجود ہے۔

## پیش لفظ

کتاب ہذا آئینہ عبرت جو کہ حضرت علامہ مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی صاحب کی تالیف کردہ ہے اس میں موت سے متعلق بزرگان دین کے اقوال اور چند اہم موضوعات کے تحت واقعات کو تحریر میں لایا گیا ہے، جس کو پڑھ کر موت سے قبل موت کی تیاری اور دنیا و آخرت کو سنوارا جاسکتا ہے۔

جمعیت اشاعت الہدایت پاکستان مذکورہ رسالہ کو مسلمانوں کی اصلاح کے پیش نظر اپنے سلسلہ مفت اشاعت کے ۱۸۸ ویں نمبر پر شائع کر رہی ہے، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کے طفیل ہم سب کی اس سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے خواص و عوام کے لئے نافع بنائے۔ آمین

حکیم سید محمد طاہر نعیمی مراد آبادی

(۵) غلبہ خوفِ الہی میں کس نے کیا کہا، (۶) قبر آدمیوں سے کیا کہتی ہے،  
 (۷) قبر میں مذاب کس کس طرح ہوگا، (۸) موت کو سلام و ثواب کس طرح پہنچتا ہے،  
 (۹) حساب خداوندی کا کیا منظر ہوگا، (۱۰) جہنم و جنت میں داخلہ کیوں کر ہوگا،  
 یہ کتاب گو بہت مختصر ہے لیکن بحمدہ تعالیٰ امید قوی ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ  
 بہت ہی دل گداز نہایت ہی نصیحت آموز اور بے حد عبرت انگیز ہوگی۔ اس سلسلے  
 اس مجھ سے کہ برونہ تعالیٰ۔ آیت اللہ عسکری کے نام سے ناظرین کرام کی خدمت میں  
 نذر کرتا ہوں۔ اور دعا گو کہ خداوند قدوس اپنے حبیب کریم علیہ السلام و آلہ السلام کے  
 طفیل میں اس کتاب کو دونوں جہان کی کرامتوں سے شرف اندوز فرماتے۔ اور مجھ  
 گنہگار اور میرے والدین و اعزہ و احباب نیز مریدین و متعلقین کے لیے اساتذہ کرام  
 مشائخ عظام کی برکتوں سے ذخیرہ آخرت و وسیلہ مغفرت بنائے۔ آمین برحمتہ  
 و هواد حوالہ الرحمن و ما ذالک علی اللہ بعزیز و هو حسی و نعم الوکیل  
 و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ و اصحابہ اجمعین الی یوم  
 الدین و الحمد للہ رب العالمین۔

عبدالمصطفیٰ الاعظمی عفی عنہ  
 ساکن گھوسی۔ ضلع اعظم گڑھ  
 براؤن شریف  
 یکم محرم ۱۴۰۶ھ

## فہرست مضامین

صفحہ	مضامین	صفحہ
۲۷	حضرت عمر بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۰
۲۳	حضرت عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ	"
"	حضرت سعد بن الربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ	"
۲۱	حضرت ابوعامر اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۲
۲۵	حضرت ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۳
۲۶	حضرت اسود راعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۵
۲۷	حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۶
۲۸	حضرت عمرو بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۷
۲۹	حضرت امام مالک علیہ الرحمۃ	"
"	حضرت امام ابو یوسف علیہ الرحمۃ	۱۸
۳۱	حضرت امام نفعی علیہ الرحمۃ	۱۹
"	حضرت عبد اللہ بن مبارک علیہ الرحمۃ	۲۰
۳۲	حضرت محمد بن منکدر علیہ الرحمۃ	"
"	حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ	۲۱
۳۳	حضرت ابو بکر بن عباس علیہ الرحمۃ	۲۲



صفحہ	مضامین	صفحہ
۳۴	حضرت عمر بن حنین مجلی علیہ الرحمۃ	۳۴
۳۵	حضرت نزار بن ابی اوفی علیہ الرحمۃ	۳۵
۳۵	حضرت ابو زرعہ علیہ الرحمۃ	۳۵
۳۶	حضرت یحییٰ بن جلیل علیہ الرحمۃ	۳۶
۳۶	حضرت بشر بن حارث علیہ الرحمۃ	۳۶
۳۷	حضرت خلیفہ عبدالملک بن مروان علیہ الرحمۃ	۳۷
۳۸	حضرت خلیفہ ہارون رشید علیہ الرحمۃ	۳۸
۳۸	حضرت خلیفہ مامون رشید علیہ الرحمۃ	۳۸
۳۹	حضرت خلیفہ معتصم باللہ علیہ الرحمۃ	۳۹
۳۹	حضرت خلیفہ منتصر باللہ علیہ الرحمۃ	۳۹
۴۰	حضرت عامر بن عبدالقیس علیہ الرحمۃ	۴۰
۴۰	حضرت یزید رقاشی محدث علیہ الرحمۃ	۴۰
۴۱	حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ	۴۱
۴۱	حضرت زبیر بن جہضم علیہ الرحمۃ	۴۱
۴۱	حضرت صالح مرمری علیہ الرحمۃ	۴۱
۴۲	حضرت عمر بن ذر علیہ الرحمۃ	۴۲
۴۲	ایک عابد کبیر علیہ الرحمۃ	۴۲
۴۳	حضرت فاطمہ بنت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ	۴۳
۴۳	حضرت احمد بن محمد الملک علیہ الرحمۃ	۴۳
۴۴	حضرت احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ	۴۴
۴۴	ایک عاشق صادق علیہ الرحمۃ	۴۴

صفحہ	مضامین	صفحہ
۴۳	حضرت خواجہ حسن بصری علیہ الرحمۃ	۴۳
۴۴	حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ	۴۴
۴۴	حضرت عبد الواحد بن زبید علیہ الرحمۃ	۴۴
۴۵	حضرت ابراہیم حربی علیہ الرحمۃ	۴۵
۴۶	حضرت ابوب سنیان علیہ الرحمۃ	۴۶
۴۶	حضرت داؤد طائی علیہ الرحمۃ	۴۶
۴۷	حضرت عبد اللہ بن مبارک علیہ الرحمۃ	۴۷
۴۸	حضرت تميم دورق علیہ الرحمۃ	۴۸
۴۸	حضرت درقادم بن بشر علیہ الرحمۃ	۴۸
۴۸	حضرت یحییٰ بن معین علیہ الرحمۃ	۴۸
۴۹	حضرت ابوبکر کتانی علیہ الرحمۃ	۴۹
۴۹	حضرت ابوسعید خدری علیہ الرحمۃ	۴۹
۴۹	حضرت احمد بن ابی الحارث علیہ الرحمۃ	۴۹
۵۰	حضرت یحییٰ بن سعید قطان علیہ الرحمۃ	۵۰
۵۰	حضرت خطیب بغدادی علیہ الرحمۃ	۵۰
۵۱	حضرت منصور بن اسمعیل علیہ الرحمۃ	۵۱
۵۱	حضرت ابو جعفر صید لانی علیہ الرحمۃ	۵۱
۵۱	حضرت عبد اللہ بن عون خزاز علیہ الرحمۃ	۵۱
۵۲	حضرت امام مالک علیہ الرحمۃ	۵۲
۵۲	حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ	۵۲

صفحہ	مضامین	صفحہ
۸۱	حضرت یزید بن مذکور علیہ الرحمۃ	۷۱
۸۲	غلبہ خوف میں کس نے کیا کہا	۷۲
۸۳	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۷۳
۸۴	حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۷۴
۸۵	حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۷۵
۸۶	حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۷۶
۸۷	حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۷۷
۸۸	حضرت مسور بن محرز رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۷۸
۸۹	حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۷۹
۹۰	حضرت خواجہ حسن بصری علیہ الرحمۃ	۸۰
۹۱	حضرت ماکہ بن دینار علیہ الرحمۃ	۸۱
۹۲	حضرت عاتق امم علیہ الرحمۃ	۸۲
۹۳	حضرت سری سقطی و عطاء سلسلی علیہا الرحمۃ	۸۳
۹۴	حضرت صالح مرقی علیہ الرحمۃ	۸۴
۹۵	حضرت طاؤس علیہ الرحمۃ	۸۵
۹۶	حضرت عمر بن عبد العزیز علیہ الرحمۃ	۸۶
۹۷	حضرت خواجہ حسن بصری علیہ الرحمۃ	۸۷
۹۸	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۸۸
۹۹	حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۸۹
۱۰۰	حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۹۰
۱۰۱	حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۹۱
۱۰۲	حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۹۲
۱۰۳	حضرت مسور بن محرز رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۹۳
۱۰۴	حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۹۴
۱۰۵	حضرت خواجہ حسن بصری علیہ الرحمۃ	۹۵
۱۰۶	حضرت ماکہ بن دینار علیہ الرحمۃ	۹۶
۱۰۷	حضرت عاتق امم علیہ الرحمۃ	۹۷
۱۰۸	حضرت سری سقطی و عطاء سلسلی علیہا الرحمۃ	۹۸
۱۰۹	حضرت صالح مرقی علیہ الرحمۃ	۹۹
۱۱۰	حضرت طاؤس علیہ الرحمۃ	۱۰۰
۱۱۱	حضرت عمر بن عبد العزیز علیہ الرحمۃ	۱۰۱
۱۱۲	حضرت خواجہ حسن بصری علیہ الرحمۃ	۱۰۲

صفحہ	مضامین	صفحہ
۹۲	فردی سبق	۹۲
۹۳	دربار خداوندی میں حساب کس طرح ہوگا	۹۳
۹۴	چند آیات کریمہ	۹۴
۹۵	جہنم و جنت میں داخل کیونکر ہوگا	۹۵
۹۶	جہنم کے قیدی	۹۶
۹۷	جنت کے مہمان	۹۷
۹۸	فردی ہدایات	۹۸

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

①

## بوقت وفات کس نے کیا کہا؟

موت کے وقت انسان کے آخری کلمات کا بڑا وقار و اعتبار ہوا کرتا ہے کیونکہ دنیا سے جاتے ہوئے آدمی کا آخری کلام اس کے خیالات و اعتقادات بلکہ عمل و کردار کا بڑی حد تک آئینہ دار ہوا کرتا ہے۔ اور سامعین کے لیے بھی اس کلام میں بڑی بڑی عبرتوں کا نشان، اور طرح طرح کی نصیحتوں کا سامان ہوا کرتا ہے۔ اس لیے ہم یہاں چند ناموروں کے آخری کلام کا تذکرہ کرتے ہیں کہ وہ کیا بول کر دنیا سے گئے۔ اور پھر اس کے بعد کبھی ان کی بولی نہیں سنی گئی۔ تاکہ ناظرین اس سے عبرت و نصیحت حاصل کریں۔

۱۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری وفات میں آپ پر بار بار غشی کا دورہ پڑتا تھا یہ دیکھ کر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زبان سے شدتِ غم میں یہ لفظ نکل گیا کہ اَلَا اِنِّیْ اَمَّا عَدَاۤءُیَ رَسُوْلِیْ مِیْرَے باپ کی بے چینی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ۔ اے بیٹی! آج کے بعد تمہارا باپ پھر کبھی بے چین نہیں ہوگا۔ (بخاری ج ۲ ص ۲۴۴ باب مرض النبی صلی اللہ تعالیٰ وسلم)

حضرت ابی بنی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے سینے سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔ اور آپ کا سر مبارک میرے سینے

اور منق کے درمیان تھا۔ اور بار بار آپ یہ پڑھتے رہے کہ مَعَ الْاَیْمٰنِ اَللّٰهُمَّ عَلَیْہِمْ۔ یعنی ان لوگوں کے ساتھ جن پر خدا کا انعام ہے۔ اور کبھی یہ فرماتے کہ اَللّٰهُمَّ فِی السَّعٰیۃِ اَلْعُلٰی عَدَاوِنَا بِرُءُوفِیۡنِیۡمِ۔ اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اَللّٰهُ پڑھتے اور فرماتے تھے کہ بے شک موت کے لیے سختیاں ہیں (بخاری ج ۲ ص ۲۴۴)

وفات اقدس سے تھوڑی دیر پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھائی حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تازہ مسواک ہاتھ میں لیے ہوئے حاضر ہوئے حضور نے ان کی طرف نظر جما کر دیکھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سمجھا کہ مسواک کی خواہش ہے۔ انہوں نے فوراً ہی مسواک لے کر دانتوں سے نرم کی اور دست اقدس میں دے دی۔ اور اپنے مسواک فرمائی۔ سپہر کا وقت تھا کہ سینہ اقدس میں سانس کی گھر گھر اہٹ محسوس ہونے لگی۔ اتنے میں آپ کے مقدس ہونٹ ہلے تو لوگوں نے یہ الفاظ سنے کہ اَلصَّلٰوۃُ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ فَمَازَا اور لونڈی غلاموں کا خیال رکھو (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۲۴۴)

پاس میں پانی کا ایک طشت تھا۔ اس میں بار بار ہاتھ ڈالتے اور چہرہ انور پر مٹتے۔ اور کلمہ پڑھتے۔ اور چادر مبارک کو کبھی منہ پر ڈالتے کبھی ہٹا لیتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کے سر اقدس کو اپنے سینے سے لگائے بیٹھی ہوئی تھیں کہ اتنے میں آپ نے اپنا مقدس ہاتھ اٹھا کر تین مرتبہ یہ فرمایا کہ۔

بِیْلِ التَّرَفِیْقِۃِ اَلْعُلٰی (اب کوئی نہیں) بلکہ وہ بڑا رفیق چاہیے۔

یہی الفاظ زبان اقدس پر تھے کہ ناگہاں مقدس ہاتھ ٹک گئے اور آنکھیں چھت کی طرف دیکھتے ہوئے کھل کی کھل رہ گئیں۔ اور آپ کی روح اقدس عالم قدس میں پہنچ گئی اور آخری لفظ جو زبان قدس سے ادا ہوا وہ یہی تھا۔ اَللّٰهُمَّ اَلتَّرَفِیْقِۃِ اَلْعُلٰی (بخاری ج ۲ ص ۲۴۴)

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔



۲۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ | حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 کا بیان ہے کہ امیر المومنین حضرت ابو بکر  
 صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مرض وفات کے آخری دن بے ہوش ہو گئے۔ تو میں نے  
 روتے ہوئے کہا کہ اے میرے باپ پر عجیب سخت مرض کا حملہ ہو گیا۔ میرے یہ الفاظ سن  
 کر آپ ہوش میں آ گئے۔ اور مجھ سے فرمایا کہ اے بیٹی! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 نے کس دن وفات پائی تھی؟ میں نے کہا کہ دو شنبہ کے دن پوچھا آج کون سا دن ہے؟ میں نے  
 کہا کہ دو شنبہ ہے۔ تو فرمایا کہ میری موت آج ہی دن سات کے درمیان ہوگی۔ پھر فرمایا کہ  
 بیٹی! میرے بدن پر بیماری کی حالت میں جو کپڑا رہا ہے۔ اس میں زعفران کے کچھ داغ  
 دھبے ہیں۔ اس کو دھو لینا اور دوسرے دو کپڑے اور ملا کر انہیں تین کپڑوں کو میرا کفن بنانا  
 تو میں نے کہا یہ تو پلٹنا کپڑا ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ نیا کپڑا تو زندوں کا حق ہے۔ کفن تو مردہ کے  
 لگنے، مٹرنے اور پیپ کے لیے ہے۔ آپ نے وصیت فرمائی کہ میری بیوی اسما بنت ثنیس مجھ  
 کو غسل دیں۔ اور میرے فرزند عبدالرحمن غسل دینے میں میری بیوی کی مدد کریں۔ مجھے  
 یہ منظور نہیں ہے کہ ان دعوے کے سوا کوئی تیسرا میرے ننگے بدن کو دیکھے۔

(ازالۃ الخلافہ ج ۲ ص ۵۴)

پھر آپ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا جانشین اور خلیفہ مقرر فرمایا۔ لوگوں  
 نے کہا کہ اے امیر المومنین! آپ نے اتنے سخت مزاج آدمی کو خلیفہ بنا دیا۔ آپ خدا کو  
 کیا جواب دیں گے؟ تو آپ نے فرمایا کہ میں خداوند تعالیٰ سے یہی کہہ دوں گا کہ میں نے تیرے  
 بندوں پر ایک بہترین شخص کو خلیفہ بنا دیا۔ پھر آپ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اسے  
 سنانے بلا کر کچھ وصیتیں اور نصیحتیں فرمائیں۔ پھر اس کے بعد فوراً ہی آپ کی وفات ہو گئی  
 بوقت وفات آپ اس آیت کو تلاوت فرما رہے تھے کہ۔

وَجَاءَتْ مَكْرَتُ الْمَوْتِ بِالْأَحْيَىٰ ۖ

اور آئی موت کی سختی حق کے ساتھ یہ

ذَٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيضُ ۚ وہی ہے جس سے تو بھاگتا تھا۔

(پارہ ۲۶ - سورہ ق آیت ۱۹)

آپ کی وفات ۲۲ جمادی الاخریٰ ۳۵ھ منگل کی رات میں بمقام مدینہ منورہ ہوئی  
 حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور وضو منورہ میں حضور اقدس  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پہلوئے مبارک میں آپ مدفون ہوئے۔ بوقت وفات آپ کی  
 عمر شریف ترستھ سال تھی۔ (تاریخ الخلفاء ص ۵۴)

جب لوگ آپ کا مقدس جنازہ لے کر حجرہ منورہ کے پاس پہنچے لوگوں نے عرض کیا  
 کہ اَللّٰهُمَّ هٰذَا اَبُو بَكْرٍ عَرْضُكَ تَبٰی جِوہ مقدسہ کا بند دروازہ  
 ایک دم خود بخود کھل گیا۔ اور تمام حاضرین نے قبر انور سے یہ غیبی آواز سنی کہ اَذْخِلُوْهُ الْجَنَّةَ  
 اِلَى الْعَبِيْثِ یعنی حبیب کو حبیب کے دربار میں داخل کر دو۔ (تفسیر کبرج ص ۵۷)

۳۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ | امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 نماز پڑھانے کے لیے مصلے پر کھڑے

ہوئے اور تکبیر تحریر بھی کہ بالکل اچانک فیروز ابولؤلؤ مجوسی جو آپ سے نفرت رکھتا تھا صف  
 سے نکل کر آپ کے شکم میں خنجر مارا۔ اور بھاگتے ہوئے تیرہ دوسرے غازیوں کو بھی خنجر مار  
 دیا۔ جن میں سے نو آدمی شہید ہو گئے۔ ایک غازی نے ابولؤلؤ مجوسی کو پکڑ لیا تو اس  
 نے اپنے کو بھی خنجر مار کر خودکشی کر لی۔ پھر حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسئلہ  
 پر جا کر مختصر طور پر نماز پڑھائی۔ زخمی ہونے پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت فرمایا کہ  
 میرا قاتل کون ہے؟ تو لوگوں نے بتایا کہ ابولؤلؤ مجوسی۔ تو آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ نکلے کہ  
 اَلْعَصَدُ الَّذِي لَخُوِيْ جَعَلَ مَبِيْتِيْ ۚ خدا کے لیے حمد ہے کہ اس نے میری  
 بیعت دھجلی مٹا دی۔  
 موت کسی مرد مسلمان کے ہاتھ سے نہیں بنائی

پھر لوگ آپ کو اٹھا کر مکان پر لائے اور آپ کو کھجور کا شربت پلایا گیا تو وہ شکم



سے باہر نکل پڑا۔ پھر دودھ پلایا گیا تو وہ بھی شکم کے راستہ باہر نکل آیا۔ پھر طبیب نے کہہ دیا کہ امیر المومنین! اب آپ وصیت کر دیں۔ کیونکہ اب آپ کے بچنے کی کوئی امید نہیں ہے۔ مکان آدمیوں سے بھرا ہوا تھا اور لوگ آپ کی مدح و ثنا کر رہے تھے۔ آپ نے منکر فرمایا کہ میری تو یہی تمنا ہے کہ میرا دور خلافت برابر سرا بر ہو جائے نہ اسکا مجھے کوئی ثواب ملے۔ نہ کوئی مواخذہ ہو پھر آپ نے اپنے فرزند حضرت عبداللہ بن عمر کو پاس بٹھا کر اپنے قرضوں کی ادائیگی کے بارے میں ہدایتیں فرمائیں۔ اور ان کو حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس روضہ منورہ میں دفن ہونے کی اجازت لینے کے لیے بھیجا۔ جب حضرت عبداللہ حضرت بی بی عائشہ کے پاس پہنچے تو وہ سعد ہی تھیں۔ انہوں نے فرمایا کہ روضہ منورہ کے اندر ایک قبر کی جگہ ہے جس کو میں نے اپنے لیے رکھا تھا۔ مگر آج میں حضرت عمر کو اپنی ذات پر ترجیح دیتی ہوں۔ جب حضرت عبداللہ نے واپس ہو کر اجازت کی خوشخبری سنائی تو امیر المومنین نے خوش ہو کر فرمایا کہ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا كَانَ شَيْءٌ اَكْهَرَ  
فَدَاكَ يَوْمَئِذٍ مِمَّنْ هُوَ  
مِنْ ذٰلِكَ۔

پھر آپ نے فرمایا کہ میرے انتقال کے بعد میرا جنازہ لے کر تم لوگ پھر حضرت بی بی عائشہ سے دوبارہ اجازت طلب کرنا۔ اگر وہ اجازت دیں تو مجھے روضہ منورہ میں دفن کرنا دینے تم لوگ مجھے مسلمانوں کے قبرستان میں مدفون کر دینا۔

اس کے بعد لوگوں نے اصرار کیا کہ اے امیر المومنین! آپ کسی کو خلیفہ مقرر کر دیجیے۔ تو آپ نے فرمایا کہ میں اس کام کے لیے اُن چھ آدمیوں سے بہتر کسی کو نہیں سمجھتا جن سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راضی ہو کر دنیا سے تشریف لے گئے۔ اور وہ چھ آدمی یہ ہیں: ۱۔ حضرت علی (ؓ) ۲۔ حضرت عثمان (ؓ) ۳۔ حضرت زبیر (ؓ) ۴۔ حضرت طلحہ (ؓ) ۵۔ حضرت سعد بن ابی وقاص (ؓ) ۶۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف (ؓ) رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان میں سے اس کو جس پر

مسلمانوں کا اتفاق ہو جائے خلیفہ بنالیا جائے۔ خلیفہ بنائے جانے کے وقت میرا بیٹا عبداللہ بھی حاضر رہے گا۔ مگر خلافت کے معاملہ میں اس کا کوئی حصہ اور عمل دخل نہ ہو گا۔ پھر پیر نے اپنے بعد ہونے والے خلیفہ کے لیے یہ وصیت فرمائی کہ وہ ہاجرین اولین کے امتزاج و اکرام کا خاص سراپہ خیال و لحاظ رکھے اور انصار کے ساتھ نیک سلوک اور اچھا برتاؤ کرتا رہے۔ اور شہریوں کے ساتھ بھلائی اور دیہاتیوں کے ساتھ نیک برتاؤ کرے۔ اور ذمیوں کا خاص طریقے سے خیال رکھے۔ اور ان سب لوگوں کے بارے میں کچھ تو یہی کلمات بھی فرمائے۔ پھر فرمایا آپ کا وصال ہو گیا۔ حضرت صیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور آپ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلو میں مدفون ہوئے۔ بوقت وفات آپ کی عمر تیرہ سال تھی۔ آپ نے ۲۶ ذوالحجہ ۳۵ چار شنبہ کو زخمی ہو کر تین دن بعد دس برس چھ ماہ چار دن خلیفہ رہ کر ۲۹ ذوالحجہ کو وفات پائی۔

العلیہ السلام مدفون ہوئے۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(اصیاء العلوم ج ۲ صفحہ ۲۷۱ و انزالہ الخفا ج ۲ صفحہ ۲۷۱ و بخاری ج ۱ صفحہ ۵۲ وغیرہ)

۴۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ | جب مصر کے باغیوں نے مکان کے پیچھے سے مکان کے اندر داخل ہو کر رات کو تلاوت کرتے

ہوئے آپ کو شہید کر دیا۔ تو حضرت حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے یہ دیکھا کہ خون کی دھار آپ کی مقدس داڑھی پر بہ رہی ہے۔ اور آپ یہ پڑھ رہے ہیں کہ۔

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ شَهِدْتُكَ إِنِّي  
كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ۝ اللَّهُمَّ  
إِنِّي دَاثِعُكَ عَلَيْهِمْ وَأَسْتَعِينُكَ عَلَى جَمِيعِ الْمُؤْمِرِينَ  
وَأَسْأَلُكَ الصَّيْرَ عَلَى مَا

اے اللہ! کوئی معبود نہیں مگر توی تو پاک ہے بیشک میں گنہگاروں میں سے ہوں۔ اے اللہ! میں ان لوگوں کے مقابلہ میں تیرے اتمام کا طلبگار ہوں اور اپنے تمام معاملات میں تیری مدد کا خواستگار ہوں اور جس بلا میں تو نے

اِنْتَ كَيْتَبْتَنِيْ -

مجھے مبتلا فرادیا ہے اس پر میرا میں  
تجھی سے سوال کرتا ہوں۔

اس کے بعد آپ کی مقدس روح عالم بالا کو پرواز کر گئی۔ اور آپ مسلمانوں کی  
قبرستان حَقَّةُ الْبَقِيْعِ میں مدفون ہوئے۔ بوقت شہادت آپ کی عمر شریف اسی یا  
بیسایس برس کی تھی۔ ۸۰ اذوالحجہ ۳۲۰ ھ بمطابق ۹۲۰ء کی شہادت ہوئی۔  
(اکمال فی اسماذالرجال ص ۳۲۰ وایجاد العلوم ج ۲ ص ۱۴۰)

۵۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ | جب عبدالرحمن بن عوف خارجی نے آپ  
کی مقدس پیشانی اور چہرہ انور پر شدید زخم لگا۔ تو آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ  
ادا ہوئے کہ۔

قَدْ تَرَكْتُ مِرَّةً الْكَفَّيَّةَ - کہہ کے رب کی قسم! میں تو کامیاب ہو گیا۔

حضرت محمد بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ آپ نے اپنے صاحبزادوں کو جمع  
کر کے کچھ وصیتیں فرمائیں۔ پھر اس کے بعد لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ کے سوا  
کوئی دوسرا لفظ آپ کی زبان مبارک سے نہیں نکلا۔ اور کلمہ پڑھتے ہوئے آپ کی روح  
اقدس عالم قدس کو رملہ ہو گئی (إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ)

بوقت شہادت آپ کی عمر شریف تیس سال کی تھی۔ آپ کے صاحبزادگان نے آپ  
کو غسل دیا اور بڑے صاحبزادہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی ناز جنازہ پڑھائی  
۱۷ رمضان ۳۲۰ ھ جمعہ کے رات میں آپ زخمی ہوئے اور دو دن زندہ رہ کر جام شہادت  
سے میراب ہو گئے۔ اور بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ ۱۹ رمضان جمعہ کی رات میں آپ زخمی  
ہوئے اور ۲۱ رمضان شب یکشنبہ میں آپ کی وفات ہوئی وَاللَّهُ تَعَالَى اعْلَمُ۔  
(اکمال فی اسماذالرجال ص ۳۲۰ وایجاد العلوم ج ۲ ص ۱۴۰ و تاریخ الخلفاء وغیرہ)

۶۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ | حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے بوقت جانکشی  
بہت بے سببی دے کر قادی ظاہر ہوئی۔ تو

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ بھائی جان! آپ اس قدر گھبرا کر بے بس ہیں؟  
آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و حضرت علی و حضرت فاطمہ و حضرت خدیجہ و حضرت  
حمزہ و حضرت جعفر و رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بہت جلد ملاقات کرنے والے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ۔  
”اے میرے بھائی! میں اس وقت اللہ تعالیٰ کے ایک ایسے امر میں داخل ہو  
رہا ہوں کہ میں کبھی اس میں داخل نہیں ہوا تھا۔ اور میں اس وقت اللہ تعالیٰ  
کی ایسی مخلوق کو دیکھ رہا ہوں کہ ان کے مثل کو کبھی میں نے دیکھا نہیں تھا۔“  
یہ الفاظ زبان مبارک سے نکلے۔ اور ۵ ربيع الاول ۳۲۰ ھ کو آپ نے وفات پائی  
(تاریخ الخلفاء للسيوطی ص ۱۳۱)

۷۔ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ | کربلا میں اپنی شہادت سے تھوڑی دیر  
پہلے اپنے اصحاب کے مجمع میں ایک  
خطبہ پڑھا جس میں حمد و صلوٰۃ کے بعد آپ نے یہ ارشاد فرمایا کہ۔

قَدْ تَذَلَّ مِنَ الْأَمْرِ مَا تَذَوَّنَ یَقِيْنَا مَجْهَ بَرْدِهِ مَا تَرْتَابُ جَسَدِي كَوْتَمِ  
وَإِنَّ الدُّنْيَا قَدْ تَغَيَّرَتْ لَوْ كَمْ دِيكَ رَهْ بِرَبِّهَا شَبْهَ دِيَا بَدَلِ كُتِيْ  
وَتَنَكَّرَتْ وَأَذْبَارَ مَعْرُوفُهَا أَجَنِيْ هُوَ كُنِيْ - دنیا کی شرعی باتوں نے پیٹھ پھری  
وَأَشْكَرْتُ حَتَّى كُنْتُ بَيْنِيْ وَمِنْهَا اِدْ دِيَا پُزْ سَمِيْثُ كَرْهَا كُنِيْ - اور دنیا  
وَأَكْصَبَا بَعْدَ الْإِسَاءِ حَسْبِيْ هُنَّ بَاتِيْ رَهْ كُنِيْ مَكْرَاتِيْ جِيْ سَلْ كَرْبَتِيْ  
وَأَعْيَشِيْ حَتَّى كُنْتُ رَحَى الْوَيْسَلِ تَهْرَابَا بِهَا هُوَا يَانِيْ - بس میری زندگی کا ساند  
أَلَا تَرَوْنَ الْحَقَّ لَا يَعْمَلُ بِهِ وَالْبَاطِلُ سَامَانُ مَضْرُجَا كَاهْ جِيَا سَاغِيَا بِيْ كَا تَمِ لَوْ كَمْ  
لَا يُنْأَفِيْ عَنْهُ لِيَرْغَبَ الْمُؤْمِنُ فِيْ دِيكَ هَمِيْ مَهْ بِرَبِّهِ حَقْ بِرَعْلِ بَنِيْ هُوَا  
مَاطِلُ سِيْ بَارِيْ هَمِيْ أَسْهَرِيْ بِيْ هَذَا بَرِيْ

لَقَاءَ اللَّهِ تَعَالَى دَافِعِي لَا أَرَى الْمَوْتَ  
إِلَّا سَعَادَةً وَالْخَلِيقَةَ مَعَ الظَّالِمِينَ  
إِلَّا جُرْمًا۔  
کو خدا سے ملاقات کی رحمت ہونی چاہیے اور میں  
قنوت کو بہت بڑی سعادت اور ظالموں کے  
ساتھ زندگی گزارنے کو بہت بڑا جرم سمجھتا ہوں  
اس خطبہ کے بعد فرما ہی آپ کی شہادت ہو گئی۔ اور آپ نے کلمۃ الحق کا اعلان کرتے  
ہوئے۔ ۱۰۔ اٹھ سالہ کو کر بلا میں جام شہادت نوش فرمایا (احیاء العلوم ج ۴ ص ۵۵۱)

۸۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
منہ نقوہ کی بیماری میں وفات کے قریب ہو گئے  
تو آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ مجھے بٹھاؤ تو لوگوں نے مسند کے سہارے آپ کو بٹھایا۔ اور آپ نے  
مَنْ مِّنْكُمْ أَلْفٌ مِنْكُمْ يَرْجُو أَنْ يُفْتَنَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُفْتَنَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
یَا مَعْزِبُ الْأَرْوَاحِ الشَّيْخَ الْقَاصِمِ  
دَوِّ الْقَلْبِ الْقَاصِمِ۔ اَللّٰهُمَّ  
أَقِلِّ الْعَثَرَةَ وَاعْفِ الْزَلَّةَ  
وَعَدِّ عَمَلِيكَ عَلَى مَنْ لَمْ  
يَزِدْ عَمَلُهُ لَكَ وَلَوْ يَشِقُ  
يَا حَكِيمُ مَوَاتٍ  
اے میرے رب! اگنا بگاڑ اور سخت دل بوڑھے  
پر رحم فرما۔ اگنا ہوں کو منافقوں اور لغو شوا  
کو بخش دے۔ اپنے حلم کے ساتھ اس شخص  
سے برتاؤ فرما جس نے تیرے سوا کسی  
سے کوئی امید نہیں رکھی۔ تیرے سوا کسی  
دوسرے پر کوئی بھروسہ کیا۔

پھر فرمایا کہ مجھے غسل دینے کے بعد شاہی خزانہ سے وہ دو مال نکالنا جس میں حضور  
علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مبارک لباس اور آپ کے مقدس بالوں اور ناخنوں کا تراشہ محفوظ ہے  
ان مقدس بالوں اور ناخنوں کو میری آنکھوں، میرے منہ، اور ناک اور کانوں میں رکھ دینا  
اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مبارک لباس میرے بدن پر کفن کے نیچے رکھ دینا اور  
پھر مجھ کو قبر میں لٹا کر مجھے ارحم الراحمین کے سپرد کر دینا۔  
محمد بن ثقبہ کا بیان ہے کہ جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وقت وفات

آپ پہنچا تو آپ نے بڑی حسرت کے ساتھ یہ فرمایا کہ۔  
يَا لَيْتَنِي مِتُّ وَجِلًّا مِّنْ قُرَيْشٍ  
مِنْهُنَّ مَنْ مَّوَدَّ قَوْمِي وَكَانَ مَعَهُ  
هَذَا الْأَمْرُ شَيْئًا۔  
اے کاش میں قریش کا ایک مرد ہوتا جو  
مقام "ذی طوی" میں رہ جاتا۔ اور سلطنت  
کے معاملہ میں کسی چیز کا میں دلی نہ بنا ہوتا۔

اس کے بعد آپ کی روح عالم بالا کو پرواز کر گئی۔ وفات کے وقت آپ کا فرزند زید  
دمشق میں موجود نہیں تھا۔ اس لیے ضحاک بن قیس نے آپ کے کفن و دفن کا انتظام کیا اور اسی  
نے آپ کی ناز جنازہ پڑھائی۔ (اکمال ص ۱۷۱ احیاء العلوم ج ۴ ص ۵۵۱ و اسد الغابہ ج ۴ ص ۳۸ تا ص ۳۹)  
۹۔ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
مرض الموت میں سخت علیل ہوئے تو یہ دعا  
بار بار مانگنے لگے کہ۔

اے اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ میں دنیا اور لمبی عمر سے اس لیے محبت نہیں کرتا  
تھا کہ بہت زیادہ نہریں بنواؤں۔ اور بہت سے باغ لگاؤں بلکہ میں تو  
اس لیے لمبی عمر کا طلبگار تھا کہ میں (روزہ رکھ کر) سخت پیاس کی مشقت  
برداشت کروں۔ اور مصیبت جھیلتا رہوں۔ اور ذکر کے حلقوں میں غلام کی  
مجلسوں کے اندر جموں میں بیٹھا کروں۔

پھر جب ان پر جان کنی کا عالم طاری ہوا۔ اور نرس کے عالم میں ان پر شدید کوب و  
بے چینی نمودار ہوئی۔ تو ان کی زبان مبارک سے یہ الفاظ نکلے کہ۔

رَبِّ مَا آخَنَيْتَنِي  
خَنَقْتُ قَوْعِيَّتِي  
إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّ قَلْبِي  
يُحِبُّكَ۔  
اے میرے رب! اتنی ہی طرح تو کسی نے بھی میرا  
گھا نہیں گھونٹا تھا۔ لیکن میں تیری عزت کی  
قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے خوب معلوم ہے  
کہ میرا دل تجھ سے محبت رکھتا ہے۔



زبان مبارک سے یہ الفاظ ادا ہوئے۔ اور آپ کی مقدس روح عالم بالا میں پہنچ گئی۔ (ایجاد العلوم ج ۴ صفحہ ۴)

۱۰۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ | جب حضرت بلال صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر مرض وفات میں جا کھنکا عالم طاری ہوا تو

ان کی بیوی نے بے قرار ہو کر یہ کہا کہ ”واحر باہ“ ہائے رے میری مصیبت! تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنکھیں کھول دیں۔ امدت پ کر فرمایا کہ ”واطر باہ“ واہ رے میری خوشی! آخری کلمات جو آپ کی زبان مبارک سے نکلے یہ تھے۔ امدت پ میر فدا ہی آپ کا وصال ہو گیا۔

عَلَّمَ النَّفْسَ الْوَحِيدَةَ  
مُحَمَّدًا وَصَحْبَهُ  
کل ہم تمام دوستوں یعنی حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے تمام صحابہ سے ملاقات کریں گے۔

(ایجاد العلوم ج ۴ صفحہ ۴۰۹)

۱۱۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ | حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو ایک مشہور بزرگ مرتبہ صحابی ہیں

اپنی وفات کے وقت رونے لگے۔ تو لوگوں نے اس رونے کا سبب پوچھا کہ کیا چیز آپ کو رول رہی ہے؟ تو فرمایا کہ۔

ہم کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ وصیت فرمائی تھی کہ دنیا میں زندگی بسر کرنے کے لیے تم لوگ بس اتنا ہی سامان اپنے پاس رکھنا۔ جتنا کہ ایک سوار سفر اپنے ساتھ تو شہر رکھتا ہے۔ مگر ہم نے آپ کی وصیت پر عمل نہیں کیا۔ اور اس سے زیادہ سامان رکھ لیا۔ اسی پر افسوس کر کے رو رہے ہیں۔

یہ فرمایا اور زار زار روتے ہوئے ان کی وفات ہو گئی۔ وفات کے بعد لوگوں نے ان کے کل سامان کا جائزہ لیا تو ان کے کل ترکہ کی قیمت دس یا پندرہ درہم ہوئی (ایجاد العلوم ج ۴ صفحہ ۴۱۰)

۱۲۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ | آپ جنگ خندق میں زخمی ہو گئے تھے

اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لیے مسجد نبوی میں ایک خیمہ گاڑا اور ان کا علاج شروع کیا خود اپنے دست مبارک سے دوسرے ان کے زخم کو دغا دیا۔ یہاں تک کہ ان کا زخم بھرنے لگا۔ لیکن انہوں نے شوق شہادت میں خداوند تعالیٰ سے یہ دعا مانگی کہ۔

یا اللہ! تو جانتا ہے کہ مجھے کسی قوم سے جنگ کرنے کی اتنی تمنا نہیں ہے

جتنی کفار قریش سے لڑنے کی تمنا ہے۔ جنہوں نے تیرے رسول کو جھٹلایا۔ اللہ

ان کو وطن سے نکالا۔ اے اللہ! میرا تو یہی خیال ہے کہ اب تو نے ہمارے

امد کفار قریش کے حید میان جنگ کا خاتمہ کر دیا ہے۔ لیکن اگر ابھی کفار قریش

سے کوئی جنگ باقی رہ گئی ہو جو تب مجھے زندہ رکھ۔ تاکہ میں تیری راہ میں ان

کا زور سے جنگ کروں۔ اور اگر اب ان لوگوں سے کوئی جنگ باقی نہ رہ گئی ہو

تو قریب اس زخم کو بھاڑ دے اور اسی زخم میں تو مجھے شہادت کی موت عطا

فرما دے۔

خدا کی شان کہ آپ کی دعا ختم ہوتے ہی بالکل اچانک آپ کا زخم پھٹ گیا۔ اور خون بہنے لگا۔ (بخاری ج ۲ صفحہ ۵۹۱ باب مرجع البنی من الاحزاب)

عین وفات کے وقت ان کے سر ہانے حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف فرما تھے جا کھنکے عالم میں انہوں نے آخری بار جمالی نبوت کا دیدار کیا۔ اور نہایت جوش و خروش محبت امد بزمہ عقیدت سے والہانہ انداز میں یہ کہا کہ۔

اَللّٰهُمَّ عَلَيَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ اے اللہ کے رسول! میں گواہی دیتا ہوں

کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اور آپ نے تبلیغ رسالت کا حق پورا پورا

ادا فرمادیا۔ (مدارج النبوة ج ۲ صفحہ ۱۸۱)

اس کے بعد فوراً ہی آپ کی وفات ہو گئی۔ آپ کا سال وفات ۳۵ھ ہے بوقت وفات آپ کی عمر شریف ۷۲ برس کی تھی (اکمال سنہ ۵۵۰ داسد القاب ج ۲ ص ۱۹۸)

۱۳۔ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ | یہ صحابی ہیں۔ ان پر خوف الہی کا تاغلبہ ہوتا تھا۔ کسی آیت کو سنتے تو ان کی رنجش نکلتی جاتی تھی۔ اور کئی کئی دنوں تک بے ہوش ہو جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ قبیۃ خشم کا ایک تاریا آیا اور ان کے سامنے یہ آیت پڑھ دی کہ تَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمَنِ وَنُذِرُ الْمُجْرِمِينَ إِلَى جَهَنَّمَ وَذُنُوبِهِمْ لَكُمْ لَعْنَةُ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ جبکہ ہم متقیوں کو ہمان بنا کر جہنم کے دربار میں جمع کریں گے۔ اور مجرموں کو ہانک کر جہنم میں پیاسا بے جاں کریں گے۔ تو اس آیت کو سنا کر آپ نے کہا کہ اس آیت کو پھر پڑھ چنانچہ قاری نے دوبارہ اس آیت کو پڑھ کر آپ نے ایک زوردار بیخ ماری۔ اور فوراً ہی آپ کی روح اقدس عالم بالا کو پرواز کر گئی۔ (ایجاد العلوم ج ۴ ص ۱۹۸)

۱۴۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ | آپ بہت ہی مشہور و بڑے شخص مند اور معر کو فاروق اعظم کے دیر خلافت میں فتح کیا۔ اور برسوں وہاں کے گورنر رہے انکی دانائی اور بہادری کے واقعات سے تاریخ کے صفحات بھرے ہوئے ہیں۔ انہوں نے اپنی وفات کے وقت بے قرار ہو کر اپنے بیٹوں کے صندوقوں کی طرف حقیقت کے ساتھ دیکھا جو اشرافیوں سے بھری ہوئی تھیں۔ اور فرمایا کہ۔

”کون ہے جو ان صندوقوں کو لے گا؟ کاش ان صندوقوں میں اشرافیوں کی جگہ بالفردوں کی سینگیاں بھری ہوتیں۔“

اتنا کہا اور فوراً ہی آپ کی روح پرواز کر گئی۔ آخری سانس تک آپ کے ہوش و حواس قائم رہے۔ اور آپ گفتگو کرتے رہے (ایجاد العلوم جلد ۴ ص ۲۰۰)

۱۵۔ حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ | اس نے جنگ بدر میں حضرت عبیدہ رضی اللہ

دست بدست جنگ کی۔ شیبہ نے حضرت عبیدہ کو اس طرح زخمی کر دیا کہ دو دنوں کی تاب نہ لا کر زمین پر بیٹھ گئے۔ یہ منظر دیکھ کر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جھپٹے اور آگے بڑھ کر شیبہ کا زخم کو قتل کر دیا۔ اور حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے کاندھے پر اٹھا کر بارگاہ رسالت میں لائے۔ ان کی پٹلی چور چور ہو گئی تھی۔ اور نبی کا گودا ابھر رہا تھا۔ اس حالت میں انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا میں شہادت سے محروم رہا؟ آپ نے ارشاد فرمایا نہیں۔ ہرگز نہیں بلکہ تم شہادت سے سرفراز ہو گئے۔ حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! اگر آج میرے اور آپ کے چچا ابو طالب زندہ ہوتے تو وہ مان لیتے کہ ان کے اس شعر کا مصداق میں ہوں کہ سہ

وَسَلِّمْ لِي حَتَّى تَمُوتَ عَنْ حَوْلِي

وَذَلَّ هَلْ مَعْنَى أَبْنَاءِ تَاوَالِ الْخَلَالِ

یعنی ہم محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو اسی وقت دشمنوں کے حوالے کریں گے۔ جب ہم لڑا کر ان کے گرد پکھاڑ دیئے جائیں گے اور ہم اپنے بیٹوں اور بیویوں کو بھول جائیں گے۔

آپ نے یہ کہا۔ اور فوراً ہی آپ کا وصال ہو گیا۔ (ابوداؤد ج ۳ ص ۱۰۰ وند قانی علی المواب ج ۳ ص ۱۴۴)

۱۶۔ حضرت سعد بن الربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ | اس کا بیان ہے کہ جنگ احد کے

میدان میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم سے میں حضرت سعد بن الربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لاش کی تلاشی میں نکلا۔ تو میں نے ان کو سکرات کے عالم میں پایا۔ تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ۔

تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میرا سلام کہہ دینا۔ اور اپنی قوم  
 (انصار) سے بعد سلام میرا یہ پیغام سنا دینا کہ جب تک تم میں سے ایک آدمی  
 بھی زندہ ہے۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک کفار پہنچ گئے۔ تو  
 خدا کے دبار میں تمہارا کوئی عہد بھی قابل قبول نہ ہوگا۔

آپ نے یہ کہا اور ان کی مدح پر واد کر گئی۔ حضرت زید بن ثابت نے بارگاہ رسالت  
 میں آکر ان کا سلام عرض کیا۔ اور انصار کو ان کا پیغام سنا دیا۔ (زند قاتی ج ۲ ص ۱۵)

۱۷۔ حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ | حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہ کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوڑی  
 سی فوج کا افسر بنا کر "ادطاس" کی طرف روانہ فرما دیا۔ وہاں دہید بن الہثمہ کا فرکٹی ہزار  
 کی فوج لے کر ان کے مقابلہ کے لیے میدان میں نکل پڑا۔ اور دہید بن الہثمہ کے بیٹے نے  
 حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک تیر مارا جو ان کے گھٹنے پر لگا۔ اور یہ زخمی ہو کر  
 زمین پر بیٹھ گئے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوڑ کر آئے۔ اور کہا کہ بچا جان!  
 مجھے جلد بتائیے کہ آپ کو کس نے تیر مارا ہے! تو حضرت ابو عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اشارے  
 سے بتایا کہ وہ شخص میرا قاتل ہے۔ تو حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے چچا کے  
 قاتل پر جوش میں بھرے ہوئے دوڑ پڑے تو وہ بھاگنے لگا۔ مگر حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہ اس کو براہ روڑتے رہے یہاں تک کہ اس کو قتل کر دیا۔ پھر اپنے چچا حضرت  
 ابو عامر اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آکر یہ خوشخبری سنائی کہ چچا جان! خدا نے آپ کے  
 قاتل کو میرے ہاتھ سے ہلاک کر دیا۔ پھر حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے چچا حضرت  
 ابو عامر اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زانو سے وہ تیر کھینچ کر نکالا۔ تو وہ چونکہ زہریلا تھا  
 ہوا تھا اس لیے زخم سے بھائے خون کے پانی بہنے لگا۔ اور وہ ہڈ حال ہونے لگے۔ پھر  
 انہوں نے اپنے بیٹے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی جگہ اپنی فوج کا افسر

بنایا۔ اور یہ وصیت فرمائی کہ:-

تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر میرا سلام  
 عرض کرنا۔ اور میرے لیے دعا کی درخواست کرنا۔

یہ وصیت کی اور اس کے بعد ہی فوراً ان کی وفات ہو گئی۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جب جنگ سے فارغ ہو کر میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا  
 اور اپنے مرحوم چچا کا سلام اور پیغام عرض کیا۔ تو حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمایا۔  
 پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو اتنا اونچا اٹھایا کہ میں نے آپ کی دونوں ہاتھوں کی سفیدی دیکھ  
 لی۔ اور آپ نے اس طرح دعا مانگی کہ:-

یا اللہ! تو ابو عامر کی قیامت کے دن بہت سے انسانوں سے زیادہ بلند  
 مرتبہ بنا دے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم کا یہ کرم دیکھ کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے لیے بھی دعا فرما دیجئے۔ تو حضرت  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی کہ:-

یا اللہ! تو عبد اللہ بن قیس (ابو موسیٰ اشعری) کے گناہوں کو بخش دے  
 اور اس کو قیامت کے دن سرت سدا کی جگہ میں داخل فرما۔

بخاری ج ۲ ص ۲۱۹ غزوہ ادطاس

۱۸۔ حضرت ذوالجہاد بن رضی اللہ تعالیٰ عنہ | غزوہ تبوک میں حضرت ذوالجہاد بن  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا کسی صحابی  
 کی شہادت ہوئی۔ نہ وفات ہوئی۔ حضرت ذوالجہاد بن رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک فریب ہا جرتے اور اصحاب  
 صفین سے تھے۔ یہ غزوہ تبوک میں شامل ہوئے۔ اور ان کو نکلا گیا وقت وفات ان کے  
 پاس حضرت اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے۔ تو انہوں نے بڑی حسرت سے یہ کہا کہ:-





مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ ۚ جَبَلَدْنِ غَيْرِ  
اَعْلِيَا تَوَّابٍ نَّبِيٍّ اَدَانَ سَآءَ اَلْاَلَاءِ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهٗ ۚ وَاَنَّ مُحَمَّدًا  
عِنْدَهُ وُصُوْلُهُ ۙ پڑھا۔ اور یہ دعا مانگی کہ۔

»یا اللہ! میرے قتل کے بعد حجاج کو کسی مسلمان پر قابو نہ دے«

آپ کی یہ دعا مقبول ہو گئی کہ آپ کی شہادت کے بعد صرف چند رات حجاج زندہ  
رہا۔ اور کسی مسلمان کو قتل نہ کر سکا۔ اس کے پیٹ میں کینسر ہو گیا تھا۔ طیب بدو دار گشت  
کی بڑی کو دعا گئے میں باندھ کر اس کی حلق میں ڈالتا تھا۔ اور وہ اس کو گھونٹ جاتا تھا۔ پھر  
اس کو نکالتا تھا۔ تودہ بوٹی خون میں لپٹی ہوئی نکلتی تھی۔ اور ان چند راتوں میں حجاج  
کبھی سو نہیں سکا کیونکہ آنکھ لگتے ہی وہ یہ خواب دیکھتا کہ حضرت سید بن جبیر اس کی  
ٹانگ پکڑ کر گھسیٹ رہے ہیں۔ بس آنکھ کھل جاتی۔

یہ بھی منقول ہے کہ قتل کے بعد حضرت سید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بدن سے  
اس قدر زیادہ خون نکلا کہ حجاج اور حاضرین حیران رہ گئے۔ جب طیب سے پوچھا گیا  
تو اس نے بتایا کہ قتل ہونے والوں کا خون خوف سے سوکھ جاتا ہے مگر حضرت سید بن  
جبیر جو حکم بالکل ہی بے خوف تھے۔ اس لیے ان کا خون بالکل خشک نہیں ہوا۔ اور اس  
قدر زیادہ خون نکلا کہ سارا دربار خون سے بھر گیا۔

(امکال فی اساماء الرجال ۵۹۸ و طبقات شروانی و تہذیب التہذیب)

۲۱۔ حضرت عمر بن عبد العزیز علیہ الرحمۃ | آپ نہایت ہی اہل علم و عمل بزرگ تابعی  
اور بنو امیہ کے خلفاء کی قبرست میں

»خليفة عادل« کے لقب سے مشہور ہیں۔ آپ روزانہ یہ دعا مانگا کرتے تھے کہ اے اللہ!  
میری موت کو مجھ پر آسان کر دے۔ چنانچہ ان کی بیوی فاطمہ بنت عبد الملک کا بیان ہے کہ  
ان کی وفات کے وقت میں ان کے خیمہ سے نکل کر مکان میں بیٹھ گئی تو میں نے ان کو یہ

یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا کہ  
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ اٰمَانَتِكُمْ ۚ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقْبَلُ اٰمَانَتُكُمْ اِلٰى يَوْمِ لَا تُؤْمِنُوْنَ ۚ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِيْ الْاَوَّلِ لَا يَصْلَحُوْنَ ۚ وَلَا يَصْلَحُوْنَ ۚ  
فَاَلْقَا قَبْلَهُ لِيَتَّقِيْنَ ۙ  
کی بھلائی پر ہیزگاروں کے لیے ہے۔

(پ۔ ۲۰۔ مشکوٰۃ۔ آیت۔ ۲۸)

اس کے بعد وہ بالکل ہی پرسکون ہو گئے۔ نہ کچھ بولے۔ نہ کوئی حرکت کی۔ تو میں نے  
لوٹری سے کہا کہ دیکھ تو خلیفہ کا کیا حال ہے! وہ دوڑ کر گئی تو آپ وفات پا چکے تھے اور  
بعض لوگوں کا بیان ہے کہ عین وفات کے وقت آپ نے فرمایا کہ مجھے بخدا۔ جب لوگوں  
نے انہیں بٹھایا تو بیٹھ کر انہوں نے یہ کہا کہ۔

یا اللہ! تو نے مجھے کچھ باتوں کا حکم فرمایا تو میں نے کوتاہی کی اور تو نے مجھے  
کچھ باتوں سے منع فرمایا تو میں نے نافرمانی کی۔ تین مرتبہ یہی کہا۔ پھر حکم طیب پڑھا  
اور نظر جما کر دیکھا۔ تو لوگوں نے کہا کہ آپ کیا دیکھ رہے ہیں! تو آپ نے فرمایا  
کہ میں کچھ ہمزادش لوگوں کو دیکھ رہا ہوں جو نہ انسان ہیں نہ جن۔ یہ کہا اور  
ان کی روح پرواز کر گئی۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۱۵۱)

اور عبید بن حسان کہتے ہیں کہ جب عمر بن عبد العزیز کی وفات کا وقت بالکل ہی  
قریب آن پہنچا تو انہوں نے ہر شخص کو گھر میں سے نکل جانے کا حکم دیا۔ تو مسلمہ اور ان کی  
بیوی فاطمہ دروازے پر بیٹھ گئیں۔ تو انہوں نے سنا کہ آپ بلند آواز سے کہہ رہے ہیں کہ

مرحبا۔ خوشی کا مید ہے ان چہروں کے لیے جو نہ آدمی ہیں۔ نہ جن۔ پھر یہ

آیت پڑھی ۙ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ اٰمَانَتِكُمْ ۚ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقْبَلُ اٰمَانَتُكُمْ اِلٰى يَوْمِ لَا تُؤْمِنُوْنَ ۚ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِيْ الْاَوَّلِ لَا يَصْلَحُوْنَ ۚ وَلَا يَصْلَحُوْنَ ۚ  
فَاَلْقَا قَبْلَهُ لِيَتَّقِيْنَ ۙ

پھر لوگوں نے گھر میں داخل ہو کر دیکھا تو آپ وفات پا چکے تھے (تاریخ الخلفاء ص ۱۱۱)

۲۲۔ حضرت امام مالک علیہ الرحمۃ | آپ نے بوقت وفات اپنے شاگرد خاص یعنی بنی یحییٰ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ سنو۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْحَلَتْ رَاۤیَیْ وَاَمَاتَ رَاۤیَیْ۔

یعنی اس فدا کے لیے حمد ہے جس نے ہمیں کبھی خوشی دے کر نہایا اور کبھی غم دے کر لایا۔ ہم اسی کے حکم سے زندہ رہے۔ اور اسی کے حکم پر جان قربان کرتے ہیں۔

یاد رکھو کہ میں کسی مسلمان کو شریعت کا ایک مسئلہ بتا کر اس کے اعمال کی اصلاح کر دیتا یا کسی عالم سے ایک مسئلہ پوچھ کر اپنے اعمال کی اصلاح کر لیتا ایک سوچ اور ایک سوچاوار سے بہتر سمجھتا ہوں۔

اس کے بعد آپ کی آواز بالکل دھیمی پڑ گئی۔ اور پھر آپ کا وصال ہو گیا آپ کا سال پیدائش ۱۹۷ھ اور وفات کا سال ۲۴۱ھ ہے اور قبر شریف جنت البقیع مدینہ منورہ میں ہے۔ (اکمال و طبقات شروانی۔ دبستان المحدثین)

۲۳۔ حضرت امام یوسف علیہ الرحمۃ | آپ حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے جلیل القدر شاگرد، اور خلیفہ ہارون رشید عباسی

کی حکومت کے قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) رہے، آپ کے فضائل و مناقب بہت زیادہ ہیں۔ عین وفات کے وقت آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ نکلے گئے کہ۔

کاش میں اپنی اسی غریبی کی حالت میں مرتا جو شروع میں میری حالت تھی

اور میں قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) کا عہدہ قبول نہ کرتا۔ الہی! تو خوب

جانتا ہے کہ میں نے کبھی جان بوجھ کر کوئی حرام کام نہیں کیا۔ اور نہ کبھی

کوئی دہم حرام کا کھایا۔

عین وفات کے وقت یہ کہہ کر آپ کی وفات ہو گئی۔ اس کے بعد آپ کی آواز نہ سنی گئی

وفات سے پہلے آپ نے یہ وصیت فرمائی کہ میرے مال میں سے چار لاکھ درہم کم کر دو اور مدینہ منورہ اور کوفہ بغداد کے محتاجوں کو دے دیا جائے۔

(شذات الذہب لابن عماد سیرۃ النعمان وغیرہ)

۲۴۔ حضرت ابراہیم نخعی علیہ الرحمۃ | یہ حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے دادا استاذ اور کوفہ کے استاذ الفقہاء ہیں عبادت

ریاضت اور خوف الہی میں بھی ان کا مقام بہت بلند ہے۔ یہ اپنی وفات کے وقت رونے لگے تو کسی نے رونے کا سبب پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا کہ:-

میں اللہ تعالیٰ کے قاصد کا انتظار کر رہا ہوں کہ وہ مجھے جنت کی خوشخبری سناتا ہے یا جہنم کی وعید سناتا ہے۔

یہ کلمات زبان مبارک سے نکلے۔ اور آپ کا وصال ہو گیا (احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۳)

۲۵۔ حضرت عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمۃ | آپ بہت ہی عظیم الشان محدث اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے

بہت ہی محبوب اور محب شاگرد رشید ہیں۔ عبادت دیباخت اور زہد تقویٰ میں بھی آپ کا مرتبہ بہت اعلیٰ ہے۔ ان کو ان کے والد کی میراث سے بہت کثیر دولت ملی تھی۔ اور ہمیشہ بہت ناز و نعمت کی زندگی بسر کی تھی۔ اور بہت ہی نفاست پسند میر کی مرتعہ۔

وقت وفات انہوں نے اپنے غلام دفرہ سے کہا کہ تم مجھے بستے سے اٹھا کر زمین پر

رکھ دو اور میرے سر پر خاک ڈال دو۔ تو دفرہ رو پڑا۔ اپنے فرمایا کہ تم میری کون سی

جو تو دفرہ نے عرض کیا کہ اسے میرے مولیٰ! میں نے تمام عمر آپ کی ناز و نعمت میں زندگی بسر

کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اور موت کے وقت آپ ایک مسکین پیر کی طرح مرنے کا خیال

رکھتے ہیں۔ تو آپ نے جواب دیا کہ میں نے فلسفہ یہ دیکھا ہے کہ اے اٹھا تو مجھے

افساد کی زندگی اور فقر و کسب کا کھٹ مٹا دیا۔ پھر اپنے فرمایا کہ تم صرف ایک مرتبہ مجھ کو



کلمہ طیبہ کی تلقین کرنا۔ اور پھر جب تک میں کوئی دوسری بات نہ بولوں دوبارہ مجھے تلقین نہ کرنا۔ چنانچہ نصرؒ نے آپ کی ہدایت پر عمل کیا۔ پھر حضرت عبداللہ بن مبارک نے آگھ کسولی اور ہنسے۔ اور یہ آیت تلاوت کی لیسٹیل ہذا اَفَلَيْعَلَيْكَ الْغَوْكُنْ یعنی ان جیسوں نعمتوں کے لیے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے۔ پھر ایک دم ان کا طائر روح عالم بالا کو پرواز کر گیا۔ (ایجاد العلوم جلد ۴ ص ۵۹)

۲۶۔ حضرت محمد بن منکدر علیہ الرحمۃ | آپ بڑے بڑے بلند پایہ محدثین کے شاگرد اور مشہور ائمہ حدیث کے مقتدی اور استاد ہیں

عبادت کی کثرت اور زہد و تقویٰ میں بھی آپ اپنے زمانے کے بہت ہی مشہور و ممتاز عابد و زاہد ہیں۔ بوقت وفات جاکنی کے عالم میں آپ بلبلا کر رونے لگے۔ جب لوگوں نے پوچھا کہ اس وقت آپ کے رونے کی کیا وجہ ہے؟ تو آپ نے آنسو پونچھتے ہوئے بھرائی آوازیں فرمایا کہ:-

میں اپنے کسی گناہ یا اور کسی وجہ سے نہیں رو رہا ہوں بلکہ صرف اس خیال

سے مجھے رلائی آگئی۔ کہ میں نے بہت سی باتوں کو معمولی اور متعبر سمجھا تھا مگر

وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑی باتیں تھیں۔ تو میں ڈر رہا ہوں کہ کہیں

ان باتوں پر میری پکڑ نہ ہو جائے۔ اتنا کہا اور خدا ہی ان کی وفات ہو گئی

(ایجاد العلوم جلد ۴ ص ۵۹)

۲۷۔ حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ | آپ کی علمی ہلات شان محتاج بیان نہیں آپ کے فضائل و کمالات کے ذکر جیل سے تاریخ کے

صفات مالا مال ہیں۔ مفصل احوال ہماری کتاب د اولیاء جال الحدیث میں پڑھے۔ امام

زرنی کا بیان ہے کہ میں حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ کے مرض الموت میں ان کی عیادت

کے لیے حاضر ہوا اور میں نے حیا فت کیا کہ اے ابو عبد اللہ! آپ کا کیا حال ہے؟ تو

آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اے زرنی! سنو میرا اس وقت یہ حال ہے کہ:-

میں دنیا سے جا رہا ہوں۔ اور دوستوں سے جدا ہو رہا ہوں اور اپنے برے

اعمال سے عطاات کرنے والا ہوں۔ اور موت کا پیالہ پینے والا ہوں اور

اللہ تعالیٰ کے دیباہ میں حاضر ہونے والا ہوں۔ اور میں نہیں جانتا کہ

میری روح جنت میں جانے والی ہے۔ تاکہ میں اس کو مبارکباد دوں یا

جہنم میں جانے والی ہے تاکہ میں اس کی تعزیت کروں۔

پھر آپ ان اشعار کو نہایت ہی لرزہ خیز اور پردہ آوازیں پڑھنے لگے کہ

فَلَمَّا كُنْتُ قَلْبِي وَمَنَاقِبِي مِذَا هِيَ جَعَلْتُ دِيَارِي تَحْوِ عَفْوِكَ سَلَامًا

اور جب میری دل و منت ہو گیا اور میرے تگ و برگے تو میں نے اپنی امید کو تیرے عفو کی جانب بٹھائی

تھا کہ تیری ذنوبی فَلَئِمَّا قَرَّبْتُ سَلَامًا يَعْفُوكَ رِقِي كَانَ عَفْوُكَ أَكْثَمًا

مجھے اپنا گناہ بڑا معلوم ہوا۔ لیکن جب میں نے تیرے عفو سے اس کا موازنہ کیا تو تیرا عفو بڑا نکلا

کھار دلت ذَا عَفْوِكَ الذَّنْبُ لَكُنْزِلٌ تَجُودُ وَتَعْفُو مِثْلَهُ وَتَكْرُمًا

تو ہمیشہ گناہوں کو معاف کرنے والا رہا۔ اور تو ہمیشہ ہی سخاوت کرتا رہا اور معافی دیتا رہا اپنے ہی

احسان و کرم سے۔

مذکورہ بالا تقریر و اشعار کے بعد ہی آپ کا انتقال پر طال ہو گیا۔ (ایجاد العلوم ج ۴ ص ۵۹)

۲۸۔ حضرت ابو بکر بن عیاش علیہ الرحمۃ | آپ بڑے پائے کے محدث اور بے حد

مشہور و ممتاز عابد و زاہد تھے۔ اور

بادشاہ وقت اور اس کے گورنروں کو نصیحت کرنے میں بڑے بے خوف اور نڈر تھے

اپنی وفات کے وقت اپنی لڑکی اور لڑکے سے فرمایا کہ:-

میری پیاری بیٹی! تم کیوں ڈرتی ہو؟ کیا تم اس لیے روتی ہو کہ تمہارے باپ کو

عذاب دیا جائے گا؟ اسے نور نظر! تم کو کیا خبر میں نے اپنے مکان کے اس ایک

کونے میں ۲۴ ہزار مرتبہ قرآن مجید ختم کیا ہے۔ (تہذیب التہذیب و نووی)

۳۰۔ حضرت زرارہ بن ابی اوفی علیہ الرحمۃ | آپ بعروہ کے رہنے والے تابعی اور  
 قاضی بھی تھے۔ اور قبیلہ بنی قیس کی مسجد میں لوجہ اللہ امامت بھی فرماتے تھے۔ حضرت ہزین  
 حکیم محدث کا بیان ہے کہ ایک دن فجر کی نماز میں آپ نے قَاذَا فَعَرَفْتَنِي التَّائَكُوْرَ قَدْ لَکَ  
 یُوْثِقُ حَبِیْطُہُ یَوْمَ مَعْرِیْتِہُ (پ ۲۹۔ الحدیث۔ آیت ۱۹) کی آیت تلاوت کی۔ جس کا ترجمہ یہ ہے۔  
 کہ جس دن صبح پھونکا جائے گا وہ دن بہت سخت ہوگا۔ یہ آیت پڑھتے ہیں آپ اردو  
 اور کانپتے ہوئے زمین پر گر پڑے۔ اور آپ کی روح پرواز کر گئی۔ ہزین حکیم محدث کہتے  
 ہیں کہ میں بھی ان کی کاشش مبارک کو مسجد سے ان کے گھر تک اٹھا کر لے جانے والوں میں  
 شامل تھا یہ واقعہ ۹۷ھ میں ہوا (ایضاح العلوم ج ۴ ص ۱۶۱) و ترمذی شریف

۳۲۔ حضرت بیٹم بن جمیل علیہ الرحمۃ | یہ حدیث میں حضرت امام مالک و فیروم محدثین کرام کے نامور شاگردوں میں ہیں۔ نہایت متقی اور اعلیٰ درجے کے عابد زاهد تھے۔ حضرت سیفان بن محمد مصیعی کا بیان ہے کہ میں بیٹم بن جمیل کی وفات کے وقت حاضر تھا۔ وہ مسکرات موت میں تھے اور قبلہ رو لیٹے ہوئے تھے۔ لوگوں نے ان کو یاد اڑھا دی تھی۔ اور دم نکلتے کے انتظار میں تھے۔ اسی

۳۲۔ حضرت بیٹم بن جمیل علیہ الرحمۃ | یہ حدیث میں حضرت امام مالک و فیروم محدثین کرام کے نامور شاگردوں میں ہیں۔ نہایت متقی اور اعلیٰ درجے کے عابد زاهد تھے۔ حضرت سیفان بن محمد مصیعی کا بیان ہے کہ میں بیٹم بن جمیل کی وفات کے وقت حاضر تھا۔ وہ مسکرات موت میں تھے اور قبلہ رو لیٹے ہوئے تھے۔ لوگوں نے ان کو یاد اڑھا دی تھی۔ اور دم نکلتے کے انتظار میں تھے۔ اسی





۳۷۔ حضرت خلیفہ مامون رشید علیہ الرحمۃ | خلیفہ مامون رشید بہت ہی علم والا۔ اور نہایت ہی رعب و دبدبہ والا اور بہادر تھا۔ اس نے موت کے وقت راکھ بچائی۔ اور اسی پرچت لیٹ کر لوٹا تھا۔ اور گڑگڑا کر یہ دعا مانگتا تھا کہ۔

يَا مَنْ لَا يَزُولُ مُلْكُهُ اَرْحَمُ عَلٰی اَسْءَ وَهَذَاتِ اَجْسِ كِي بَادِشَاهِي كَبِي زَائِلٌ نَهْ يُوْكَ  
مَنْ قَدْ زَالَ مُلْكُهُ ۔  
اس شخص پر رحم فرما جس کی بادشاہی زائل ہو گئی۔  
یہی دعا مانگتے ہوئے اس کی روح پرواز کر گئی (احیاء العلوم ج ۲ صفحہ ۴۹ و تاریخ الخلفاء ص ۲۱۷)

۳۷۔ حضرت خلیفہ معتمد باللہ علیہ الرحمۃ | یہ عباسی خلفاء میں بڑا سنگدل اور ظالم انوس کے ساتھ بستر پر پڑتا اور لوٹتا تھا۔ اور یہی لگتا کہ ہاتھ اٹھائے انوس۔  
لَوْ عَلِمْتُ اَنْ عُمُرِيْ هَكَذَا أَقْصَرُ اَكْرَهْتُمْ مَعْلُوم ہوتا کہ میری عمر اتنی کم ہے تو  
مَا فَحَلْتُ ۔  
میں بادشاہی نہ کرتا۔

یہی کلمات اس کی زبان پر تھے کہ اس کا انتقال ہو گیا۔ (احیاء العلوم ج ۲ صفحہ ۴۹)

۳۸۔ حضرت خلیفہ منتصر باللہ علیہ الرحمۃ | یہ نزع کے عالم میں بے قرار ہو کر بستر پر  
لوٹنے لگا۔ تو خوشامدی لوگوں نے کہا  
کہ امیر المومنین آپ پر کوئی حرج نہیں۔ آپ تو بہت اچھے ہیں۔ تیرے سرور خلیفہ منتصر باللہ  
نے کہا کہ۔

کوئی حرج تو نہیں۔ مگر یہ کیا کہے کہ دنیا جاتی رہی۔ اور آخرت میرے سامنے  
کھڑی ہے۔ ہاتھ میں نے اپنے باپ کو قتل کر کے جلدی خلافت پر قبضہ  
جایا۔ تو مجھ سے بھی جلدی خلافت چھین لی گئی۔

یہی الفاظ اس کی زبان پر تھے کہ اس کا دم نکل گیا۔ اس کی بادشاہی صرف چھ مہینے

رہی۔ ابن طیفور ترکی طیب نے نہر آلود نشتر سے اس کی فصد کھولی۔ یہی اس کی موت  
کا سبب بنا۔ (احیاء العلوم ج ۲ صفحہ ۴۹ و تاریخ الخلفاء ص ۲۱۷)

۳۹۔ حضرت عامر بن عبد القیس علیہ الرحمۃ | یہ بہت ہی مشہور مایہ روزا ہد بلکہ  
ماحب کرامت بلند مرتبہ اولیاء میں  
سے ہیں۔ یہ اپنی وفات کے وقت بے قرار ہو کر زار زار رونے لگے۔ جب رونے کا  
سبب پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ۔

میں موت کے ڈر یا دنیا کی محبت میں تھیں رو رہا ہوں۔ بلکہ میں اس خیال  
سے رو رہا ہوں کہ میں اب مر رہا ہوں۔ تو اب گرمیوں کے روزوں میں  
دوپہر کی پیاس، اور جاڑوں کی لمبی راتوں میں قیام اللیل (نوافل تہجد)  
کی لذت مجھے کہاں؟ اور کیسے نصیب ہوا کرے گی؟ ہائے رب یہ روح  
پرور اور جان بخش لذتیں!

یہی کہتے کہتے ان کی روح پرواز کر گئی۔ (احیاء العلوم ج ۲ صفحہ ۴۹)

۴۰۔ حضرت برقی سقطی علیہ الرحمۃ | یہ سلسلہ قادریہ میں حضرت معروف کرخی  
رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اور حضرت جنید بغدادی

علیہ الرحمۃ کے پیرو ہیں۔ بزرگ ترین اولیاء میں آپ کا شمار ہے۔ حضرت جنید بغدادی  
علیہ الرحمۃ بیان فرماتے ہیں کہ میں ان کے مرض وفات میں ان کی عیادت کے لیے گیا اور  
حال و مزاج پوچھا۔ تو انہوں نے نہایت ہی پردرد و ہلے میں یہ شعر پڑھا کہ۔

كَيْفَ أَشْكُو إِلَى طَبِيبِيْ مَسَاجِيْ

وَالِدِيْ أَصَابَنِيْ مِنْ طَبِيبِيْ

میں کس طرح اپنے طبیب سے اپنی بیماری کی شکایت کروں؟ جب کہ میری بیماری  
میرے طبیب ہی کی طرف سے مجھے پہنچی ہے۔

پھر میں نے پنکھا بھلا شروع کر دیا۔ تو انہوں نے فرمایا کپکھے کی ہوا اس شخص کو کیسے لگے گی جو جنت الہی کی گرمی سے جل رہا ہو! اس کے بعد ہی آپ کا وصال ہو گیا۔

(احیاء العلوم ج ۲ ص ۴۱)

۴۱۔ حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ | جریبہ بنی محدث کا بیان ہے کہ میں حضرت وقت جب کہ وہ سکرات کے عالم میں تھے۔ حاضر ہوا۔ تو وہ تلاوت کر رہے تھے۔ جمعہ کا دن تھا۔ جب وہ تلاوت ختم کر چکے تو میں نے عرض کی کہ اس وقت میں بھی آپ تلاوت کر رہے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ۔

مجھ سے زیادہ تلاوت کا حقدار دوسرا کون ہو گا؟ دیکھ نہیں رہے ہو؟ کہ میری زندگی کا نامہ اعمال پیشا جا رہا ہے۔

پھر کسی نے آپ سے کلمہ پڑھنے کے لیے کہا تو تڑپ کر آپ نے فرمایا کہ میں اس کلمہ کو تو زندگی میں تو کبھی بھولا ہی نہیں ہوں۔ جو تم مجھے اس وقت یاد دل رہے ہو۔

ابوالعباس بن مطاہ کہتے ہیں کہ میں نزاع کے عالم میں حضرت جنید بغدادی کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کا اتوا انہوں نے سلام کا جواب نہیں دیا۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد جواب دیا۔ اور فرمایا کہ مجھے معذور سمجھو۔ میں اس وقت وظیفہ میں مشغول تھا۔ پھر اپنا چہرہ انہوں نے قبلہ کی طرف کر لیا۔ اور نمونہ بکیر لگایا۔ اور روح نکل گئی۔

(احیاء العلوم جلد ۲ ص ۴۱ تا ۴۲)

۴۲۔ حضرت ذوالنون مصری علیہ الرحمۃ | بڑے بڑے اولیاء اللہ کی فہرست میں آپ کا نام بہت مشہور اور قناد ہے وفات کے وقت لوگوں نے پوچھا کہ اس وقت آپ کو کس چیز کی خواہش و تمنا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ۔

میں میری ایک ہی خواہش اور بہت بڑی تمنا ہی ہے کہ مرنے سے پہلے ایک ہی لحظہ کے لیے مجھے خداوند قدوس کی معرفت حاصل ہو جائے۔

یہ فرمانے کے بعد فوراً ہی آپ کی روح پاک عالم آخرت کو روانہ ہو گئی۔ اور لوگ ان کا منہ تلکتے رہ گئے (احیاء العلوم جلد ۲ ص ۴۱)

۴۳۔ حضرت مشاد دینوری علیہ الرحمۃ | یہ سلسلہ چشتیہ کے مشہور اکابر اولیاء میں سے ہیں۔ ایک شخص سے منقول ہے کہ میں حضرت مشاد دینوری علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر تھا تو ایک درویش آئے اور سلام کر کے پوچھا کہ کیا یہاں کوئی ایسی صاف ستھری جگہ ہے؟ جہاں ایک انسان کے لیے مرنا آسان ہو تو لوگوں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کر دیا جہاں پانی کا چشمہ تھا۔ تو اس درویش نے وضو کیا اور کچھ نماز میں پڑھتا رہا۔ پھر پاؤں پھیلا کر لیٹ گیا۔ اور اس کی وفات ہو گئی۔ بعض مشائخ حضرت مشاد دینوری کے پاس عالم سکرات میں آئے اور دعائیں کرنے لگے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو یہ نعمت دے۔ وہ نعمت دے۔ تو آپ نے ہنس کر فرمایا کہ۔ آپ لوگ میرے لیے کیا کیا دعائیں مانگ رہے ہیں۔ تیس برس سے برابر میرے سامنے جنت پیش کی جا رہی ہے۔ مگر میں نے تو ایک مرتبہ نگاہ اٹھا کر اس کو دیکھا بھی نہیں ہے۔

آپ نے یہ فرمایا۔ اور آپ کی وفات ہو گئی۔ (احیاء العلوم جلد ۲ ص ۴۱)

۴۴۔ حضرت ابوعلی رودباری علیہ الرحمۃ | ان کی بہن کا بیان ہے کہ میں نزاع کے عالم میں ان کے سر کو اپنی گود میں لیے ہوئے بیٹھی تھی کہ ایک دم انہوں نے آنکھ کھول دی اور فرمایا کہ۔

دیکھو یہ آسمان کے دروازے کھلے ہیں۔ اور یہ جنت کے پھانگ مزین

کیے ہوئے ہیں۔ اور یہ (کوثر و سبیل) کے برتن رکھے ہوئے ہیں  
اور اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ اسے بڑی! ہم نے تمہیں بڑے مراتب  
پر پہنچا دیا ہے۔ حالانکہ تم اس کے طلب گار نہیں تھے۔  
پھر آپ یہ شعر بار بار پڑھنے لگے۔

يَحْقُقْ لَا تَنْظُرْتُ إِلَى سِوَاكَ  
يَعْنِي مَوْجِدٌ حَتَّى آذَاكَ

تیرے حق کی قسم میں نے تیرے سوا کسی کو محبت کی نظر سے دیکھا ہی نہیں  
ہے۔ یہاں تک کہ میں تجھے دیکھ لوں۔

یہی فرماتے ہوئے انہوں نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور ان کی پاک باز روح عالم  
قدس کو رجاء ہو گئی۔ (ایجاد العلوم ج ۴ ص ۱۱۱)

۴۵۔ حضرت ابو سلیمان دارانی علیہ الرحمۃ مشہور اولیاء کبار میں سے ہیں ان کی  
وفات کے وقت بہت سے لوگ حاضر  
تھے۔ تو ان کی بے یمنی دے کر قری کو دیکھ کر کسی نے کہا اَبَشِرْ فَاِنَّكَ تَقْدَرُ عَلَى  
رَبِّ غَفُورٍ رَحِيمٍ آپ خوشخبری حاصل کیجئے کہ آپ اس سب کے دبار میں جا رہے  
ہیں۔ جو غفور رحیم ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ تم لوگ یہ کیوں نہیں کہتے کہ۔ اِخْذُوا ذِيَاتَكُمْ  
تَقْدَرُ عَلَى رَبِّ يَحْيَا سَبِّكَ بِالْعَصِيْبَةِ وَنَعَايَتِكَ بِالْاَيْدِيَةِ آپ فرمے کہ آپ اس  
سب کے دبار میں جا رہے ہیں۔ جو چھوٹے گناہوں کا حساب لے گا۔ اور بڑے گناہوں  
پر سزا دے گا۔ آپ نے یہ فرمایا۔ اور آپ کی وفات ہو گئی۔ اور پھر آپ کی کوئی آواز  
نہیں سنی گئی۔ (ایجاد العلوم جلد ۴ ص ۱۱۱)

۴۶۔ حضرت احمد بن عبد الملک علیہ الرحمۃ حضرت ستمر محدث فرماتے ہیں کہ میں  
احمد بن عبد الملک کے پاس ان کی

نزد روح کی حالت میں گیا۔ اور دعائیں کرنے لگا کہ یا اللہ! ان پر سکرات موت  
کو آسان فرما دے۔ کیونکہ یہ تو ایسے تھے۔ یہ تو ایسے تھے۔ چند تعریفی کلمات میں نے  
کہے تو انہوں نے تڑپ کر کہا کہ یہ بولنے والا کون ہے؛ تو میں نے کہا کہ میں ستمر ہوں۔  
تو انہوں نے فرمایا کہ ملک الموت مجھ سے فرما رہے ہیں کہ میں ہر سخی مومن کے ساتھ نریخ  
روح میں نرمی برتا ہوں۔ یہ فرما کر پھر ایک دم وہ بجھ گئے یعنی ان کی وفات ہو گئی۔  
(ایجاد العلوم جلد ۴ ص ۱۱۱)

۴۷۔ حضرت احمد بن خضر روئے علیہ الرحمۃ آپ بہت بلند درجے کے ولی کامل ہیں  
آپ کی وفات کے وقت کسی نے ان  
سے کوئی مسئلہ پوچھا تو وہ رو پڑے۔ اور کہنے لگے کہ۔

اے میرے پیارے بیٹے! میں ایک دروازہ جس کو پہنچانے پر اس سے  
کھٹکھٹاتا رہا ہوں وہ آج اس وقت کھل رہا ہے۔ لیکن میں کچھ نہیں جانتا  
کہ وہ دروازہ سادات کے ساتھ کھلے گا۔ یا شقاوت کے ساتھ کھلے  
گا۔ تو ایسی حالت میں میرے لیے۔ کسی مسئلہ کے جواب کا بھلا کہاں  
موقع ہے۔

آپ نے یہ فرمایا اور بالکل خاموش ہو گئے۔ جب لوگوں نے انہیں خدمت سے دیکھا  
تو وہ وفات پا چکے تھے۔ (ایجاد العلوم جلد ۴ ص ۱۱۱)

۴۸۔ ایک عاشق صادق علیہ الرحمۃ کہ میں نے ایک سنسان جگہ میں ایک پتھر پر  
یہ شعر لکھا ہوا دیکھا کہ۔

آيَا مَفْشَرِ الْعُشَّاقِ بِاللَّهِ حَبِيرُ فَا  
اِذَا حَلَّ عِشْقِي بِالْفَتَى كَيْفَ يَنْصَنَعُ



اے عاشقوں کی جماعت! تم لوگ مجھے خبر دو۔ میں تم لوگوں کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ جب عشق کسی جوان پر اثر پڑے تو وہ کیا کرے۔

امی کہتے ہیں کہ میں نے اس شر کے نیچے یہ شر لکھ دیا کہ۔

يَذَارِي هَوَاءُ تُحَوِّثُ يَكْتُمُ مِسرًا

وَيُخْشَعُ فِي كُلِّ اَنَاءٍ مُنَوَّرٍ وَيُخْصَمُ

اپنے عشق کے ساتھ نرمی برتتے۔ پھر اپنے راز کو چھپائے رکھے۔ اور تمام کاموں میں عاجزی و انکاری رکھے۔ اسی کہتے ہیں کہ میں دوسرے دن وہاں گیا۔ تو دیکھا کہ ایک دوسرا شراسن پتھر پر رکھا ہوا ہے کہ

وَكَيْفَ يَذَارِي وَالْهَوَى تَارِلُ الْفَتَى

وَفِي كُلِّ يَوْمٍ كَلْبُهُ يَنْقَطِعُ

عاشق کیسے نرمی برتے؟ حالت تیر ہے کہ عشق جوان کو قتل کیے جا رہا ہے اور روزانہ اس کا دل ٹکڑے ٹکڑے ہو رہا ہے۔

امی کہتے ہیں کہ میں نے اس شر کے نیچے یہ شر لکھ دیا کہ۔

اِذَا الْهَرَجُ حَيَّضَ صَبْرًا لِكَيْتَمَانَ مِسرًا

فَلَيْسَ لَهُ مَتَى سَوَى الْمَوْتِ يَفْعُ

جب عاشق اپنے راز کو چھپانے کے لیے صبر نہیں پاتا۔ تو اس کو موت کے سوا کوئی دوسری چیز کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔

امی کہتے ہیں کہ پتھر میں تیسرے دن وہاں گیا۔ تو کیا دیکھا ہوں کہ ایک جوان کی لاش وہاں پڑی ہوئی ہے۔ اور یہ دو شراسن پتھر رکھے ہوئے ہیں کہ۔

سَمِعْنَا اَطَعْنَا ثُمَّ مَنَّا قَبْلُهَا

سَمِعْنَا عَلَى مَنْ كَانَ لِلْمَوْتِ مَنَّةً

فَمِنَّا رَدَّ بَابِ التَّجَلُّوْا نَعِيْبَهُمْ

وَلِنَعْلَانِي الْيَمِيْنِيْنَ مَا يَجْعَلُ

ہم نے سن لیا۔ اور آپ کی بات مان لی۔ پھر ہم مر گئے تو ہمارا اسلام اس شخص کو پہنچا دو۔ جو وصال سے ہمیں روکتا تھا۔

نعت والوں کو ان کی نعمت مبارک ہو۔ اور عاشق مسکین کو عشق کا کڑوا گھونٹ مبارک ہو۔ جس کو وہ گھونٹ گھونٹ پی رہا ہے۔

۴۹۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمۃ | آپ حضرت خواجہ معین الدین

بڑے بلند مرتبہ خلیفہ ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں ہر وقت غرق رہا کرتے تھے۔ ایک دن قوال نے شیخ احمد جام علیہ الرحمۃ کا یہ شعر پڑھ دیا کہ

کشتگانِ خنجرِ تسلیم را ہر زمان از غیب جانے دیگر است  
تعلیم و رضا کے خنجر سے قتل کیے ہوئے شخص کو ہر زمانے میں غیب سے ایک دوسری جان متی رہی ہے

آپ یہ شعر سکر تین شب و روز حیرت کے عالم میں رہے۔ اور کچھ بھی نہیں بولے اور پانچویں رات آپ کا دماغ ہو گیا۔ خواجہ میر حسن دہلوی نے اسی زمین میں چار مصرع

کہہ کر اس کی تعصین کی ہے۔ جن میں اس واقعہ کو نظم کیا ہے۔  
جانِ براکِ بیتِ دادہ است آن بزرگ آئے اس گہرِ زکاتے دیگر است

کشتگانِ خنجرِ تسلیم را ہر زمان از غیب جانے دیگر است  
اسی ایک شعر پر ان بزرگ نے جان دیدی ہاں یہ گہر کسی دوسری کان سے نکلا ہوا ہے

تعلیم و رضا کے خنجر سے قتل کیے ہوئے شخص کو ہر زمانے میں غیب سے ایک دوسری جان ملا کر تی ہے  
(انبارِ لاخیر شیخ مفتی صاحب)

۵۰۔ حاجِ بنِ یوسف ثقفی ظالم | یہ مظلوم عوایہ کا انتہائی سفاک و غور غرار  
اپنی تمار سے قتل کیا۔ اور جو رگ اس کے گم سے قتل کیے گئے۔ ان کو توڑ کر دی

جَنَازَہ یا قبر کو دیکھ کر کس نے کیا کہا؟

اَللّٰهُمَّ اَغْفِرْ لِيْ يَا اَنّٰسَ  
يَقُوْلُوْنَ اِنَّكَ لَا تَغْفِرْ لِيْ۔  
ۛ

اے میرے اللہ! تو مجھے بخش دے  
کیونکہ سب لوگ یہی کہتے ہیں کہ تو مجھے  
نہیں بخشتے گا۔

۱۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبروں کے بارے میں  
ارشاد فرمایا کہ :-

۲۔ کچھ لوگ ایک جنازہ لے کر گزرے تو لوگوں نے اس میت کو اچھا بتایا۔ تر حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ وَجَبَتْ (واجب ہو گئی) پھر ایک دوسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس میت کو برا بتایا۔ تر حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ وَجَبَتْ (واجب ہو گئی) تر حضرت مرضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ کیا چیز واجب ہو گئی ؟ یا رسول اللہ تو آپ نے فرمایا کہ ایک جنازہ کی میت کو تم لوگوں نے اچھا بتایا۔ تر اس

کے لیے جنت واجب ہو گئی۔ اور دوسرے جنازے کی میت کو تم لوگوں نے بڑا بتایا تو اس کے لیے جہنم واجب ہو گئی۔ کیونکہ تم (مومنین صالحین) روئے زمین پر اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔ تو جس میت کو تم لوگوں نے اچھا بتایا وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھا ٹھہرا اور جس میت کو تم لوگوں نے برا بتایا وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی برا قرار پایا۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۳۵)

۳۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک جنازہ کو دیکھ کر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مُسْتَرْجِعٌ؟ وَمُسْتَرْجِعٌ مِثْلُ (یہ آرام پانے والا ہے۔ یا لوگوں کو اس سے آرام مل گیا ہے) تو لوگوں نے عرض کیا کہ اس کا کیا مطلب ہے؟ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ مومن بندہ (جو نیک ہو) وہ تو وفات پا کر دنیا کی ایذاؤں اور مصیبتوں سے آرام پا کر اللہ تعالیٰ کی رحمت میں پہنچ جاتا ہے۔ اور بدکار بندہ (جب مر جاتا ہے) تو اس سے تمام بندے تمام شہر یہاں تک کہ تمام درخت اور تمام چوپائے آرام پا جاتے ہیں۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۳۶)

۶۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ | امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جوتے تو اس قدر دوتے تھے کہ آنسوؤں سے ان کی داڑھی تر ہو جایا کرتی تھی۔ تو کسی نے کہا (اے امیر المومنین) آپ جنت و دوزخ کا ذکر کرتے ہیں تو نہیں رو رہے اور قبر کے پاس کیوں رو رہے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ یقین رکھو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے۔ اگر اس سے نجات مل گئی تو اس کے بعد کی منزلیں اس سے زیادہ آسان ہوں گی۔ اور اگر اس سے نجات نہ ملی تو اس کے بعد کی منزلیں اس سے زیادہ سخت ہوں گی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ قبر سے بڑھ کر خوفناک منظر کبھی میں نے دیکھا ہی نہیں (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۳۷)

۲۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ | کسی نے امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ

قبرستان میں کیوں بہت دیر دیر تک ٹھہرے رہتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ میں قبر والوں کو بہترین پڑوسی پاتا ہوں۔ میں قبر والوں کو چاٹو سی جانتا ہوں۔ کیونکہ وہ زبانوں کو ہمیشہ (بدرگوئی اور بدکلامی) سے روکے رہتے ہیں۔ اور آخرت کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے کبھی ایسا خوفناک منظر نہیں دیکھا جو قبر سے بڑھ کر خوفناک ہے (اجیاد العلوم للقرآنی ج ۱ ص ۱۴۱)

۴۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ | حضرت ابوالدرداء صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر قبرستانوں میں بیٹھا کرتے تھے تو لوگوں نے اس کے بارے میں آپ سے دریافت کیا کہ آپ قبرستانوں میں اکثر اوقات کیوں بیٹھے رہا کرتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ میں ایسی قوم کے پاس بیٹھا ہوں۔ جو مجھے آخرت کی یاد دلاتے ہیں۔ اور جب میں ان لوگوں سے غائب ہو جاتا ہوں۔ تو یہ لوگ میری غیبت نہیں کرتے۔ (اجیاد العلوم جلد ۱ ص ۱۴۲)

۵۔ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ | حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کو قبرستانوں میں تشریف لے جایا کرتے۔ اور فرماتے کہ اے قبر والو! کیا بات ہے کہ میں تم لوگوں کو پکارتا ہوں۔ تو تم لوگ کوئی جواب نہیں دیتے ہو؟ پھر آپ فرماتے کہ افسوس! کہ میرے اور تمہارے درمیان ایسا حجاب ہو گیا ہے۔ لیکن آئندہ میں بھی تمہارے ہی جیسا ہو جانے والا ہوں۔ آپ یہی کلمات فرماتے رہتے یہاں تک کہ صبح صادق نمودار ہو جاتی تو آپ نماز فجر کیلئے مسجد میں تشریف لے جاتے۔ (اجیاد العلوم جلد ۱ ص ۱۴۳)



۶۔ حضرت یزید رقاشی علیہ الرحمۃ مشہور و بالکمال محدث حضرت یزید رقاشی علیہ الرحمۃ قبروں کے پاس جا کر فرمایا کرتے کہ اے قبر کے گڑھے میں دفن ہو جانے والو۔ اور اے تنہائی میں رہنے والو۔ اور اے زمین کے اندرونی حصہ میں انیت رکھنے والو! کاش مجھے خبر ہو جاتی کہ میں تمہارے کون سے اعمال پر خوشخبری موصول کروں؟ اور میں تم میں سے کون سے بھائی پر شک کروں یہ فرما کر پھر آپ اس قدر روتے کہ آنسوؤں سے آپ کا علمامہ بھیگ جاتا۔ اور آپ جب بھی کسی قبر کو دیکھ لیتے۔ تو اتنے زور زور سے رونے کی آواز نکالتے تھے جسے بیل چینا کرتا ہے۔ (ایجاد العلوم ج ۲ ص ۱۳)

۷۔ حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ مشہور محدث اور فقیہ حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ جو حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ہم عصر اور کوذہ کے باشندہ تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ جو مسلمان بکثرت قبروں کا تذکرہ کرتا رہے گا۔ وہ اپنی قبر کو جنت کا باغ پائے گا۔ اور جو قبروں کے ذکر اور ان کی یاد سے غافل رہے گا۔ وہ اپنی قبر کو جہنم کا گڑھا پائے گا۔ (ایجاد العلوم ج ۲ ص ۱۳)

۸۔ حضرت ربیع بن خثیم علیہ الرحمۃ آپ نہایت بلند مرتبہ محدث اور مشہور ولی کامل ہیں۔ آپ نے اپنے گھر کے اندر ایک قبر بنا رکھی تھی۔ تو جب بھی آپ محسوس فرماتے کہ غفلت کی وجہ سے میرا دل کچھ سخت پڑ گیا ہے۔ تو آپ اس قبر میں داخل ہو کر لیٹ جاتے اور جب تک خدا کو منظور ہوتا اس میں لیٹے رہتے۔ پھر کہتے کہ اے میرے رب! مجھے واپس لوٹا دے تاکہ میں کوئی نیک عمل کروں۔ پھر خود ہی اپنے نفس کو جواب دیتے کہ اے ربیع! ہم نے تجھے واپس لوٹا دیا۔ اب تو کوئی نیک عمل کر۔ (ایجاد العلوم جلد ۲ ص ۱۳)

۹۔ حضرت صالح مری علیہ الرحمۃ آپ بہت ہی جلیل القدر محدث اور نامور محدثین کے شاگرد ہیں۔ اور بڑے بڑے بالکمال محدثین ان کی درس گاہ حدیث کے طائب علم ہیں۔ عبادت و ریاضت اور زہد و تقویٰ میں بھی ان کا مقام بہت بلند ہے۔ ان کا عجیب عالم تھا کہ اگر آپ کبھی کسی قبر کو دیکھ لیتے تھے۔ تو دو دن تک مبہوت و حیران رہتے۔ کھانا پینا چھوڑ دیتے اور بالکل خاموش رہا کرتے تھے۔ آپ کی ایک بڑی خاص کرامت یہ تھی کہ آپ قبرستان کے مردوں کی گفتگو سن لیتے تھے۔ اور خود بھی مردوں سے گفتگو اور سوال و جواب کرتے تھے۔ خلیفہ نے آپ کی وفات کا سال ۱۲۷ھ لکھا ہے۔ اور امام بخاری علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ آپ نے ۱۲۷ھ میں وفات پائی۔ (نوی۔ تہذیب التہذیب و طبقات شعرائی)

۱۰۔ حضرت عمر بن ذر علیہ الرحمۃ یہ بھی بزرگان سلف میں بڑے پائے کے بزرگ ہیں۔ منقول ہے کہ ان کا ایک پڑوسی جو بہت ہی بدکار، اور نہایت ہی گنہگار تھا۔ اس کا انتقال ہو گیا تو اس کے فسق و بدکاری کی وجہ سے تمام اہل محلہ نے اس کے جنازہ کا بائیکاٹ کر دیا۔ اور گھنٹوں اس کا جنازہ پڑا رہا۔ کوئی اس کو اٹھانے کے لیے نہیں آیا۔ جب حضرت عمر بن ذر علیہ الرحمۃ کو اس کی خبر ملی۔ تو آپ نے آکر اس کی نماز جنازہ پڑھا لی۔ اور اس کو دفن کیا۔ پھر اس کو قبر پر کچھ دیر ٹھہر کر فرمایا کہ اے ابو نضال! خداوند کریم تجھ پر رحمت فرمائے۔ تو عمر بھر عقیدہ توحید و رسالت پر قائم رہا۔ اور ہمیشہ تو خداوند قدوس کو سجدہ کرتا رہا۔ آج لوگوں نے تجھے بدکار و گنہگار کہہ کر تیرے جنازہ کا بائیکاٹ کر دیا۔ افسوس۔ آج ہم میں کون ایسا ہے جو گنہگار نہیں ہے۔ پھر آپ نے اس گنہگار میت کے لیے دیر تک دعا مانگی مغفرت فرمائی اور روتے رہے۔

۱۱۔ ایک عابد کبیر علیہ الرحمۃ | منقول ہے کہ ایک شرابی اور بڑا ہی پاپی بدکار بصرہ کے اطراف میں رہتا تھا۔ اس کا انتقال ہوا تو چونکہ پورا گاؤں اس سے ناراض و بیزار تھا۔ کوئی شخص اس کا جنازہ اٹھانے اور نماز جنازہ پڑھنے کے لیے تیار نہیں ہوا۔ مجبوراً اس کی بیوی نے دو مزدوروں سے جنازہ اٹھا کر قبرستان تک پہنچایا۔ اور گاؤں کا ایک آدمی قبرستان تک نہیں آیا۔ اس گاؤں کے قریب ایک پہاڑ پر ایک بہت بڑے بزرگ زاہد و عابد جلالت میں مشغول رہا کرتے تھے۔ اور یہ بزرگ تمام گاؤں والوں کے پیرو مرشد تھے۔ اہل بزرگ نے پہاڑ کے اوپر سے دیکھا کہ ایک عورت جنازہ کے پاس ہے اور کوئی نماز جنازہ پڑھنے والا نہیں ہے۔ تو یہ بزرگ جو کبھی پہاڑ سے نہیں اترتے تھے۔ پہاڑ سے اتر پڑے جب گاؤں والوں کو معلوم ہوا کہ ہم سے پیرو مرشد اس بدکار کی نماز جنازہ پڑھانے کے لیے پہاڑ سے اتر پڑے ہیں۔ تو سارا گاؤں قبرستان میں پہنچ گیا پھر اہل بزرگ اور تمام گاؤں والوں نے اس کی نماز جنازہ پڑھ کر اس کو دفن کیا۔

پھر اہل بزرگ نے فرمایا کہ میں سو رہا تھا۔ تو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک عورت جنازہ لیے بیٹھی ہے اور کوئی نماز جنازہ پڑھانے والا نہیں ہے۔ تو خواب ہی میں کسی نے مجھ سے کہا کہ تم پہاڑ سے اتر کر اس کے جنازہ کی نماز پڑھاؤ۔ کیونکہ اس میت کی مغفرت ہو چکی ہے۔ اس خواب کو سنکر سب لوگ تعجب سے سر دھنسنے لگے۔ پھر اہل بزرگ نے اس عورت سے اس کے شوہر کا حال پوچھا۔ تو اس عورت نے بتایا کہ لوگ سچ کہتے ہیں کہ میرا شوہر بہت بدکار اور بڑا گنہگار تھا۔ واقعی وہ دن بھر شراب خانہ ہی میں رہتا تھا۔ پھر بزرگ نے دریافت کیا کہ تم نے اس کا کوئی نیک عمل بھی دیکھا ہے؟ تو عورت نے کہا کہ ہاں وہ گنہگار ہونے کے باوجود تین اچھی باتوں کا بہت پابند تھا۔ ایک تو یہ کہ وہ ملت بھر شراب خانہ میں شراب پیتا تھا۔ مگر جب صبح کو اس کا نشہ اتر جاتا تھا تو وہ

غسل دو وضو کر کے کپڑے بدلتا تھا اور نماز فجر جماعت سے پڑھا کرتا تھا۔ پھر وہ شراب خانہ میں جا کر فسق و فجور میں پڑ جاتا تھا۔ دوسری اچھی بات یہ تھی کہ وہ ہمیشہ ایک یاد دہیتم بچوں کو اپنے گھر میں رکھتا تھا۔ اور ان یتیموں کے ساتھ اپنے بچوں سے بڑھ کر اچھا سلوک کیا کرتا تھا۔ تیسری اچھی بات یہ ہے کہ رات میں جب کبھی بھی اس کا نشہ اترتا تھا تو وہ اکیلا زار زار روتا تھا۔ اور یہی کہتا تھا کہ اے میرے رب! تیری جہنم کے کوئی نشتہ میں مجھ خبیث کو ڈالے گا۔ یہ سنکر وہ بزرگ اس کی مغفرت کا راز سمجھ گئے۔ پھر وہ اس میت کے لیے دعائیں کرتے ہوئے پہاڑ پر چڑھ گئے۔ (احیاء العلوم جلد ۱ ص ۱۲۱)

۱۲۔ حضرت فاطمہ بنت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہا | یہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی ہیں جو عام طور پر "فاطمہ صغریٰ" کے لقب سے مشہور ہیں۔ جب ان کے شوہر حسن بن امام حسن کا وصال ہو گیا۔ تو انہوں نے ان کے جنازہ کو دیکھ کر یہ شعر پڑھا کہ

وَرَكَا نَوَارِجَاءُ تَحْتَ أَمْسُورِ رِقَّةٍ !

لَقَدْ عَطَمْتُ بِلَاكِ الْمَرْزَايَا وَجَدْتُ

یہ لوگ امید تھے پھر شام کو مصیبت بن گئے۔ تو یہ مصیبتیں بہت زیادہ اور بڑی شاندار ہو گئیں۔ پھر انہوں نے اپنے شوہر کی قبر کے پاس ایک خیمہ گاڑا۔ اور مسلسل ایک سال تک وہ اسی خیمہ میں رہیں۔ سال بھر کے بعد خیمہ اکھاڑ کر جب وہ اپنے مکان پر جانے لگیں تو مدینہ منورہ کے قبرستان جنت البقیع کے ایک جانب سے ایک غیبی آواز آئی کہ اَلَا هَلْ وَجَدْتُمْ مَا تَقْعُدُوا - (خبردار کیا ان لوگوں نے اس چیز کو پایا؟ جس کو کھو دیا تھا) تو دوسرے کنارے سے یہ آواز آئی کہ بَلْ يَتَسَوَّأْنَ فَا تَقْلِبُ سَوَّاءً - (نہیں۔ بلکہ ناامید ہو گئے لہذا پلٹ کر اپنے گھر چلے گئے)۔ ان دونوں آوازوں کو سب لوگوں نے سنا مگر تھانہ دینے والوں کو کسی نے نہیں دیکھا۔ (مشکوٰۃ جلد ۱ ص ۱۲۱ و احیاء العلوم جلد ۱ ص ۱۲۱)

۱۳۔ فرزدق شاعر علیہ الرحمۃ یہ بہت ہی مشہور شاعر ہے جو اہل بیت کا بہت ہی محب و مداح تھا۔ جب اس کی بیوی کا انتقال ہوا تو بصرہ کے تمام شرفاء و رؤساء ہمازہ میں شامل ہوئے۔ قبرستان میں حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرزدق سے پوچھا۔ کہ کون فرزدق! تم نے اس دن کے لیے کون سی تیاری کر رکھی ہے؟ تو فرزدق نے جواب دیا کہ میری بس یہی تیاری ہے کہ ساتھ برس سے کلمہ طیبہ پڑھتا رہا ہوں۔ پھر فرزدق اپنی بیوی کی قبر کے پاس دردناک لہجے میں یہ اشعار پڑھنے لگا۔

أَخَذْتُ وَرَاءَ الْقَبْرِ إِن كُنْتُ لَمَّا فِئْتِي

أَشَدَّ مِنَ الْقَبْرِ لَيْتَهَا بَاءً أَضْيَقًا

(اے اللہ! اگر تو نے مجھے صاف نہ کر دیا تو قبر کے علاوہ قبر سے زیادہ تنگ جگہ اور بھڑکنے والی آگ کا مجھے خوف ہے۔)

إِذَا جَاءَنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَائِدٌ

عَيْنُهُ وَسَوَاقٌ يَسُوقُ الْقَتْلَ زَقَا

قیامت کے دن جب ایک بہت ہی سخت مزاج کی شخصیت والا اور ہانکنے والا فرزدق کو لے چلے گا۔

لَقَدْ خَابَ مِنْ أَوْلَادِ آدَمَ مَنْ مَشَى

إِلَى النَّارِ مَعْلُولٍ الْوَلَادَةِ آدَمَ قَا

اولاد آدم میں سے جو شخص جہنم کی طرف گردن میں طوق پہنے ہوئے روسیہا ہو کر جائے گا وہ بہت ہی نامراد ہوگا۔ (احیاء العلوم جلد ۲ ص ۲۱)

(۳)

## اولاد کی موت پر کس نے کیا کہا

اولاد کی موت بڑا دل سوز روح فرسا اور صبر آزمایا حادثہ ہوا کرتا ہے۔ اس سانحہ پر بزرگوں کے چند اقوال پڑھیے اور عبرت حاصل کیجئے۔ واللہ تَعَالٰی هُوَ الْمَوْفِقُ  
۱۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم | ارشاد فرمایا کہ جب کسی کا فرزند وفات

پا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے کہ کیا تم نے میرے بندے کے فرزند کو وفات دے دی؟ تو فرشتے عرض کرتے ہیں کہ جی ہاں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا تم نے اس کے دل کے پھل کو چھین لیا؟ تو فرشتے کہتے ہیں کہ جی ہاں۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس وقت میرے بندے نے کیا کہا؟ تو فرشتے کہتے ہیں کہ تیرے بندے نے تیری حمد کی اور اللہ پڑھا۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم میرے بندے کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دو اور اس گھر کا نام "بیت الحمد" (حمد کا گھر) رکھ دو (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۵۱ بحوالہ ترمذی)

۲۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرزند حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے وقت آپ کے ہمراہ گئے تو صاحبزادہ کا جانچنے کا منظر دیکھ کر آپ کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ تو عبدالرحمن بن عوف نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا آپ روبرو ہیں؟ تو آپ نے فرمایا۔ اے عوف کے بیٹے! میرا یہ آنسو بہانا شفقت ہے۔ پھر دوبارہ حضور کے آنسو بہنے



لے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اِنَّ الْعَالَمِينَ لَذَمَمُ وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ وَلَا تَقُولُ لِرَاٰدَا  
يَرْضٰى رَيْفًا قَدَانَا يَضْرِبُ رَاٰدَا يَا اَبْرَاهِيْمُ كَمْ تَحْزَنُ وَتُؤْنِ، یعنی آنکھ آنسو بہاتی ہے  
اور دل غمگین ہے اور ہم وہی بات کہتے ہیں جس سے ہمارا رب راضی ہو اور بلاشبہ اسے  
ایسا ہی ہم! ہم تمہاری بدائی پر غمگین ہیں (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۵۵ بحوالہ بخاری و مسلم)

۳۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے  
فرزند کی وفات کے وقت آپ ان کے مکان پر تشریف لے گئے۔ اور آپ کے ہمراہ  
سعد بن عبادہ و معاذ بن جبل و ابی بن کعب و زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وغیرہ  
بھی تھے۔ تو پھر اس وقت آپ کی گود میں دیا گیا جب کہ وہ جاکنی کے عالم میں تڑپ  
رہا تھا۔ تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ تو حضرت سعد نے کہا کہ یا رسول اللہ!  
یہ کیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ یہ شفقت ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دل میں  
ڈال دی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ انہیں بندوں پر رحم فرماتا ہے جو دوسروں پر رحم کرتے  
ہیں۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۵۵ بحوالہ بخاری و مسلم)

۴۔ ایک صحابی ہمیشہ اپنے بچے کو لے کر بارگاہ رسالت میں آیا کرتے تھے۔ ایک بار  
وہ تنہا آئے تو حضور نے پوچھا کہ تمہارا بچہ کو کیا ہوا؟ تو انہوں نے کہا کہ وہ تو مر گیا۔  
یا رسول اللہ! تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم اس کو پسند نہیں کرتے کہ تم جنت کے جس  
پھانگ پر بھی جاؤ گے تو وہ تمہارا بچہ تمہارا انتظار کر رہا ہوگا۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۵۳)

۲۔ حضرت داؤد علیہ السلام | تو آپ کو بے مقام ہوا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ  
اے داؤد! تم اس بچے کو بچانے کے لیے کتنا لہو دے سکتے تھے! تو آپ نے  
عرض کیا کہ زمین بھر کر سونا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے داؤد! تم کو اتنا ہی بڑا ثواب  
ملے گا۔ (احیاء العلوم ج ۲ ص ۱۴۱)

۳۔ حضرت محمد بن سلیمان علیہ الرحمۃ | یہ ایک مشہور و نامور تابعی محدث ہیں انہوں  
نے اپنے فرزند کی قبر پر اس طرح دعا مانگی  
کہ یا اللہ! میں اس فرزند کے بارے میں تجھ سے کچھ امیدیں رکھتا ہوں اور کچھ تیرا  
خوف بھی رکھتا ہوں۔ تو اے اللہ! تو میری امیدوں کو پورا فرما دے اور مجھے خوف  
سے اپنے امن میں رکھ لے۔ (احیاء العلوم ج ۲ ص ۱۴۱)

۴۔ حضرت ابوسنان علیہ الرحمۃ | آپ نے اپنے بیٹے کی قبر پر یوں دعا مانگی  
کہ اے اللہ! میرے بیٹے پر کچھ میرے حقوق  
تھے۔ اور کچھ تیرے حقوق تھے۔ تو میں نے اپنے تمام حقوق کو معاف کر دیا ہے۔ لہذا  
تو بھی اپنے حقوق کو معاف فرما دے۔ کیونکہ تو مجھ سے بہت زیادہ غنی اور بہت زیادہ کریم  
ہے۔ (احیاء العلوم ج ۲ ص ۱۴۱)

۵۔ حضرت عمر بن ذر علیہ الرحمۃ | آپ نے اپنے فرزند کو قبر میں اتار کر یوں دعا کی  
کہ اے ذر بن عمر! خدا تجھ پر رحمت کرے  
مجھے اس کی امید ہے اور خدا تجھ کو عذاب سے بچائے مجھے اس کا اندیشہ ہے کاش  
مجھے خبر ہو جاتی کہ تو نے خدا سے کیا کہا۔ اور خدا نے تجھ سے کیا فرمایا۔ اے اللہ!  
میرا بیٹا تو نے اس سے مجھے فائدہ مند فرمایا تھا۔ اور تو نے اس کی روزی اور عمر  
پوری کر دی۔ اور یقیناً تو نے کوئی ظلم نہیں کیا ہے۔ اے اللہ! میں نے اس پر اپنی اور  
تیری اطاعت لازم کر دی تھی اور اے اللہ! تو نے میری مصیبت پر اجر کا فضلہ فرمایا ہے  
تو مجھے اجر عطا فرما اور اس کو عذاب سے بچا لے۔ اس دعا پر حاضرین کدقت طاری  
ہو گئی اور سب روگے گئے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اے خدا! تیرے بے حساب میرا کوئی  
خاص ہائی نہیں رہ گیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہونے بچے کسی انسان کی کوئی ضرورت  
بھی نہیں ہے۔ اے بیٹا! اب ہم تجھے چھوڑ کر جاتے ہیں اور اگر ہم یہاں ٹھہریں

## اموات کے لیے کس نے کیا خواب دیکھا؟

مومن کے اچھے اچھے خوابوں کی بہت وقعت و اہمیت ہے۔ کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ:

لَمْ يَتَّقِ مِنَ النَّبُوءَةِ إِلَّا  
الْمُبَشِّرَاتِ قَالُوا وَمَا الْمُبَشِّرَاتِ  
قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ  
يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ خَشَرَى  
لَهُ -

نبوت میں سے بشرت کے سوا کچھ باقی نہیں  
رہ گیا ہے۔ تو صحابہ نے کہا کہ بشرت کی میں  
تو ارشاد فرمایا کہ اچھے اچھے خواب خود مسلمان  
اس کو اپنے لیے دیکھے یا کوئی دوسرا اس  
کے لیے دیکھے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ صفحہ ۳۹ بحوالہ بخاری)

تو اموات کے بارے میں بزرگوں نے جو اچھے اچھے خواب دیکھے ہیں۔ ان میں  
سے چند خوابوں کو ہم یہاں نقل کرتے ہیں۔ تاکہ لوگوں کو ان خوابوں سے عبرت حاصل  
ہو۔ وَاللَّهُ تَعَالَى هُوَ الْمُؤْتِقُ -

۱۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ | حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اے امیر المومنین! آپ اپنی زبان کے بارے میں فرمایا کرتے  
تھے کہ اس زبان نے مجھے طاقت کی جھجھکیوں میں گرا رہا ہے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے  
ساتھ کیا معاملہ کیا؟ تو آپ نے فرمایا کہ میں نے اس زبان سے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

بھی تو اس سے تجھے کوئی فائدہ نہ پہنچے گا۔

نوٹ:- حضرت عمر کے باپ کا نام بھی ذر تھا۔ اور ان کے بیٹے کا نام بھی ذر تھا۔

(احیاء العلوم ج ۴ ص ۱۵۱)

۶۔ بصرہ کی ایک صابروہ عورت | بصرہ کی ایک عورت کو دیکھ کر ایک شخص نے کہا کہ  
تیرے چہرے پر عجیب رونق ہے۔ شاید تجھے  
کوئی غم نہیں پہنچا ہے۔ تو عورت نے کہا کہ غم تو مجھے ایسا پہنچا ہے کہ شاید بہت ہی کم  
لوگوں کو ایسا غم پہنچا ہوگا۔

سنو! میرے دو بچے نہایت ہی خوبصورت تھے جو ہر وقت میرے سامنے کھلتے  
رہتے تھے۔ بقرعید کے دن میرے شوہر نے ایک بکری کی قربانی کی جس کو میرے بڑے لڑکے  
نے دیکھ لیا تھا۔ تو اس نے میرے چھوٹے لڑکے سے کہا کہ آؤ میں تجھے دکھلا دوں کہ کس  
طرح میرے باپ نے بکری ذبح کی تھی۔ یہ کہا اور چھری لے کر اس نے اپنے چھوٹے بھائی  
کو ذبح کر دیا۔ پھر وہ ڈر سے پہاڑ پر چڑھ گیا اور اس کو بھیڑیا کھا گیا۔ پھر میرا شوہر اس  
بچے کی تلاش میں پہاڑ پر چڑھا تو وہ پیاس سے مر گیا۔ اے شخص ایک ہی دن دونوں  
بیٹے اور شوہر کی موت کا غم مجھ پر پڑ گیا۔ اب میں دنیا میں اکیس رہ گئی ہوں۔ گمراہ تھوڑے  
نے مجھے صبر کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ میں نے کبھی اس اپنی مصیبت گمراہوں کا کر کے نہ  
غم منایا نہ کوئی ناشکری کا لفظ زبان سے نکالا۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۱۵۱)

پڑھا تھا۔ تو اسی زبان نے مجھے جنت میں داخل کر دیا۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۳)

۲۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ | مجھے بڑی تمنا تھی کہ کاش میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کبھی خواب میں دیکھ لیتا۔ تو ایک سال کے بعد میں نے ان کو خواب میں دیکھا کہ وہ اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھتے ہوئے میرے سامنے تشریف لائے۔ تو میں نے پوچھا کہ اے امیر المومنین آپ کا کیا حال ہے؟ تو فرمایا کہ میں نے ابھی ابھی حساب سے فرصت پائی ہے۔ اور اگر میں نے اپنے رب کو رؤف و رحیم نہ پایا ہوتا تو میرے قدم ڈگمگا جاتے۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۳)

۳۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ | حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ اپنی زندگی میں میرے والد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ خواب دیکھا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خواب میں تشریف لائے۔ تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ کی امت کی طرف سے مجھے بڑی تکلیفیں پہنچی ہیں۔ تو حضور نے فرمایا کہ آپ یوں دعا کیجئے کہ یا اللہ! تو مجھے ان لوگوں سے بہتر لوگ عطا فرما اور ان لوگوں کو مجھ سے برتر آدمی عطا فرما۔ چنانچہ اس خواب کے بعد ہی عبدالرحمن بن ملجم خارجی نے آپ کو شہید کر دیا۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۳)

۴۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما | آپ ایک دن اِنَّا لِلّٰہ نے بیدار ہوئے۔ اور فرمایا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہو گئے۔ کیونکہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک شیشی میں خون لیے فرما رہے ہیں۔ کہ یہ میرے فرزند حضرت امام حسین کا خون اور ان کے ساتھیوں کا خون ہے۔ جس کو میں خداوند قدوس کے دربار میں پیش کرنے کے لیے سے جا رہا ہوں۔

چنانچہ اس کے بعد چودھویں دن یہ خبر آگئی کہ کربلا میں حضرت امام حسین اور ان کے ساتھی شہید کر دیئے گئے۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۳)

۵۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ | حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اندر حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو تشریف فرما دیکھا۔ تو میں نے سلام کیا۔ اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر کے درمیان میں بیٹھ گیا۔ اتنے میں میں نے دیکھا کہ حضرت علی و حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو لایا گیا۔ اھ ایک گھر میں دونوں کو داخل کر کے دروازہ بند کر دیا گیا۔ پھر بہت جلد حضرت علی گھر میں سے یہ کہتے ہوئے نکلے کہ رب کعبہ کی قسم۔ میرا فیصلہ ہو گیا۔ پھر حضرت معاویہ یہ کہتے ہوئے نکلے کہ رب کعبہ کی قسم! میری مغفرت ہو گئی اس کے بعد میں نیند سے بیدار ہو گیا۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۳)

۶۔ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ | ابویعقوب قاری و دقیقی نے بیان کیا کہ میں نے خواب دیکھا کہ ایک بہت بے آدمی میں جن کا رنگ گندمی ہے۔ اور بہت سے لوگ ان کے پیچھے پیچھے چل رہے ہیں۔ کسی نے بتایا کہ یہ اویس قرنی ہیں۔ تو میں نے ان کے سامنے آکر عرض کیا کہ آپ مجھے کوئی وصیت فرمائیے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ تم خدا کی رحمت کے وقت اس کی رحمت کا دھیان رکھو۔ اور گناہ کرتے وقت اس کے عذاب کو یاد رکھو۔ اور تم کسی حال میں بھی خدا سے اپنی امید واری کو مت کاٹو۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۳)

۷۔ حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ | آپ کو خواب میں دیکھا۔ تو دریافت کیا کہ اے امام۔ آپ کے ساتھ لدا کا کیا معاملہ ہوا؟ لدا کہ اللہ اللہ میری عظمت ہو گئی۔ جنگ نے کہا کہ لدا! آپ کا لدا دینی لداؤں کے لدا پر عظمت ہوئی ہوگی! آپ نے جواب



دیا کہ نہیں۔ مجھے تو ارحم الراحمین نے صرف اتنی بات پر بخش دیا کہ میرے مخالفین میرے بارے میں ایسی افواہیں اور ہمتیں پھیلا کر تے تھے۔ جو مجھ میں نہیں تھیں۔ اور میں ہمیشہ ان کی ایذاؤں پر صبر کیا کرتا تھا۔ (اولیاء رجال الحدیث ص ۳)

۸۔ حضرت امام ابو یوسف علیہ الرحمۃ | بغداد کے مشہور بزرگ حضرت معروف کرخی نے اپنے ایک رفیق کا بیان ہے کہ میں بغداد کے ایک دروازے پر پہنچا۔ تو امام ابو یوسف کا جنازہ جا رہا تھا۔ میں نے سوچا کہ اگر حضرت معروف کرخی کو خبر دینے جاتا ہوں۔ تو نماز جنازہ فوت ہو جائے گی۔ اس لیے میں نماز جنازہ پڑھ کر ان کے پاس گیا۔ اور ان کو خبر سنائی تو ان کو بے حد صدمہ ہوا۔ بار بار انا اللہ پڑھتے رہے اور افسوس کرتے رہے کہ ہائے میں ان کی نماز جنازہ میں شریک نہ ہو سکا۔ پھر فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں جنت میں داخل ہوا ہوں۔ وہاں دیکھتا ہوں کہ ایک محل تیار ہے اور لوگ کہہ رہے ہیں کہ یہ محل امام ابو یوسف کے لیے بنا ہے۔ ان کی اچھی تعلیم اور تعلیم دین کے شوق کے صلہ میں۔ اور انہوں نے لوگوں کی ایذاؤں پر صبر کیا اس کے اجر میں خدا نے ان کو یہ بلند مرتبہ عطا فرمایا ہے۔

۱۵۔ ربیع الاول ۱۵۷ھ میں ان کی وفات ہوئی مزار شریف بغداد میں ہے۔

(اولیاء رجال الحدیث و احیاء العلوم ج ۴)

۹۔ حضرت امام مالک علیہ الرحمۃ | حضرت امام مالک علیہ الرحمۃ کی وفات کے بعد لوگوں نے ان کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ کون سے محل پر آپ کی مغفرت ہو گئی۔ تو آپ نے فرمایا کہ میرا تو ایک ہی کلمہ اللہ تعالیٰ کو پسند آگیا۔ اور اسی پر میری مغفرت ہو گئی۔ اور وہ کلمہ وہی ہے جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر جنازہ کو دیکھ کر پڑھا کرتے تھے کہ۔ یٰمَنْعَانِ الْوَدَّیْ لَا یَمُوتُ۔

پاک ہے وہ ذات جو ہمیشہ سے ہے اور اس کے لیے کبھی موت نہیں ہے۔

(احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۳)

۱۰۔ حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ | حضرت ربیع بن سلیمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا۔ تو ان کا حال پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ ارحم الراحمین نے مجھے سونے کی کرسی پر بٹھا کر میرے اوپر تازہ چمکدار موتیوں کو نثار فرمایا (احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۳)

۱۱۔ حضرت خواجہ حسن بصری علیہ الرحمۃ | آپ کے شاگردوں میں سے ایک نے اس حسن بصری علیہ الرحمۃ کا وصال ہوا کہ ایک منادی یہ اعلان کر رہا ہے کہ۔ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰ اَوْھَدَ وَنُوحًا وَاٰلَ اِبْرٰھِیْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ وَاصْطَفٰی الْحَسَنَ الْبَصْرَیّ عَلٰی اَهْلِ دِمَآنِیْمَ اکر یقیناً اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور حضرت نوح اور حضرت ابراہیم کی اولاد اور حضرت عمران کی اولاد کو سارے جہان والوں پر فضیلت میں برگزیدہ بنالیا ہے اور حضرت حسن بصری کو ان کے زمانے والوں پر فضیلت میں برگزیدہ بنالیا ہے۔ (احیاء العلوم جلد ۴ ص ۴۳)۔

۱۲۔ حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ | استاذ المحدثین حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ کی وفات ہو گئی۔ تو لوگوں نے آپ کو

خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ آپ کا کیا انجام ہوا؟ آپ نے فرمایا کہ میں نے ایک قدم پل صراط پر اور دوسرا قدم جنت میں رکھا۔ اور حضرت ابی صہبہ سمری بھی منقول ہے کہ میں نے خواب میں حضرت سلیمان ثمالی علیہ الرحمۃ کو دیکھا کہ وہ جہنم میں ایک مدحت سے دوسرے مدحت پر سارے کتے ہلے سہتے ہیں۔ اللہ یہ کرت پڑھتے ہیں کہ یا ایلٰہی لا یَمُوتُ۔ (ان لعلوں جیسی نصت کے لیے مل کر نے عالوں کو مل کر ناپاچہ یا

پھر میں نے عرض کیا کہ آپ مجھے کچھ وصیت فرمائیے۔ تو فرمایا کہ تم دنیا کے لوگوں سے جان پہچان اور میل ملاپ کم رکھو اور قبیصہ بن عقبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ خدا نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ تو انہوں نے یہ تین اشعار پڑھے کہ۔

فَنَظَرْتُ إِلَى رَجُلٍ كَفَّاءَ فَتَعَالَ لِي!!

هَذَا رَضَائِي عَنْكَ يَا بَنَ سَعِيدٍ

میں نے اپنے رب کا آئینہ سامنے دیدار کیا۔ تو اس نے مجھ سے فرمایا کہ اے سعید کے فرزند! میری رضا و خوشنودی تجھے مبارک ہو۔

كَذَكُنْتَ قَوَّامًا إِذَا أَظْلَمَ الدُّجَى

بِعَبْرَةٍ مُشْتَاكِ زَقَلْبٍ عَيْنِي

بے شک اندھیری راتوں میں تم بہت زیادہ قیام الیل کرتے تھے مشتاق کے آنسو اور عاشق کے دل کے ساتھ

كَذَكُنْتَ قَاخْتَرَاتِي فَخَضِرَ أَرْدَقَتَهُ

وَدُرْنِي فَيَا قِيَّتِي شَيْئَكَ غَيْرُ بَعِيدٍ

تو تم جو ناسمعیل چاہو اپنے لیے چن لو۔ اور تم میری زیارت کرتے رہو۔ کیونکہ میں تم سے دور نہیں ہوں۔ (احیاء العلوم جلد ۴ ص ۲۲ وغیرہ)

۱۳۔ حضرت عبدالواحد بن زید علیہ الرحمۃ | آپ بکار اولیاد میں سے ہیں۔ آپ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ اٹھتے بیٹھے۔ اور اپنے ہر سکون و حرکت میں نگاہ تارود و شریف ہی پڑھتا رہتا ہے۔ دوسری کوئی دعا میں نے اس کی زبان سے سنی ہی نہیں۔ میں نے اس سے اس کا راز پوچھا۔ تو اس نے بتایا کہ میں پہلی بار اپنے والد کو ہمراہ لے کر حج

کے لیے گیا تو واپسی پر ایک منزل میں مجھے نیند آگئی۔ تو میں نے خواب دیکھا کہ کوئی مجھ سے کہہ رہا ہے کہ اٹھ تیرا باپ مر گیا۔ اور اس کا چہرہ بالکل ہی کالا ہو گیا ہے۔ تو میں گھبرا کر اٹھ بیٹھا۔ اور اپنے باپ کے سر سے چادر ہٹائی۔ تو واقعی وہ مردہ پڑے ہوئے تھے۔ اور ان کا چہرہ کالا ہو گیا تھا۔ تو میں بے حد ڈرا۔ اور نہایت ہی رنجیدہ و غمگین ہو گیا۔ اور اسی غم و غم میں میری آنکھ لگ گئی تو میں نے دیکھا کہ چار جشی لوہے کے چار ستون لیے ہوئے میرے باپ کے سر پر کھڑے ہیں۔ اپنا ہاتھ یہ نظر آیا کہ ایک نہایت ہی خوبصورت آدمی بزل لباس میں آگیا۔ اور مجھ سے کہا کہ اٹھ تیرے باپ کا چہرہ گورا اور خوب روشنی ہو گیا۔ تو میں نے دریافت کیا کہ آپ پر میرے ماں باپ قربان۔ آپ کون ہیں تو فرمایا کہ میں تمہارا بنی ہوں میں فوراً ہی جاگ گیا اور اپنے باپ کے سر سے چادر ہٹ کر دیکھا تو واقعی میرے باپ کا چہرہ خوب روشن اور رنگ نہایت گورا ہو گیا تھا۔ اس واقعہ کے بعد سے کبھی اور کسی حال میں بھی میں نے درود شریف کا پڑھنا نہیں چھوڑا۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۲۳)

۱۴۔ حضرت ابراہیم بن اسحاق حربی علیہ الرحمۃ | حضرت ابراہیم بن اسحاق حربی علیہ الرحمۃ ایک بلند مرتبہ عالم دین اور بزرگ ترین اولیاد میں سے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے خلیفہ ہارون رشید کی بیوی زبیدہ خاتون کو خواب میں دیکھا۔ اور پوچھا کہ کو تم پر کیا گزری؟ تو اس نے کہا کہ میری مغفرت ہو گئی تو میں نے کہا کہ شاید ان اخراجات کی وجہ سے جو تم نے مکہ مکرمہ کے راستے میں بہر نکالے پر خرچ کیے ہیں۔ تمہاری بخشش ہو گئی؟ تو کہا کہ ان اخراجات کا مالک تو ان مال کے مالکوں کو مل گیا جی کہ رقیس شاہی خاندان میں تھیں جس سے میرا لے بہر نکال تھا۔ میری مغفرت تو میری ہی بہت کی بعلت ہوئی۔ اندر میں منقول ہے کہ زبیدہ خاتون نے خواب میں بتایا کہ میں اپنا کھانا کھا کر صبح کے کھانے میں مل گئی۔ جس کی زندگی میں بطور

وظیفہ روزانہ پڑھا کرتی تھی۔ اور وہ یہ ہیں۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَفَعِيَ بِنِعْمَةِ رَبِّهِ  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَذْخَلُنِيهَا قَبْرِي۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَخْلَوْنِيهَا وَخَلَدَنِي۔ لَا إِلَهَ  
إِلَّا اللَّهُ أَفَعِيَ بِنِعْمَةِ رَبِّهِ۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۳۳)

۱۵۔ حضرت ایوب سختیانی علیہ الرحمۃ | بہت ہی بلند مرتبہ محدث ہیں۔ آپ نے  
ایک بہت ہی گنہگار آدمی کے جنازہ  
کو دیکھا تو گھر کے اندر چلے گئے۔ تاکہ اس کی نماز جنازہ نہ پڑھانی پڑے۔ تو کسی نے اس  
گنہگار کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ تم پر کیا گزری؟ تو اس نے کہا کہ میرے رب نے جو  
غفور و رحیم ہے۔ مجھے بخش دیا۔ اور تم ایوب محدث کو قرآن مجید کی یہ آیت سنا دینا کہ  
لَوْ أَنَّكُمْ تَعْلَمُونَ خَزَائِنَ رَحْمَةِ رَبِّي إِذًا لَأَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْإِنْفَاقِ۔ یعنی  
اگر تم لوگ میرے رب کی رحمت کے خزانوں کے مالک ہو جاتے تو اس وقت تم  
خروج ہوجانے کے ڈر سے بچل ہو جاتے۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۳۳)

۱۶۔ حضرت داؤد طائی علیہ الرحمۃ | یہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے  
لیل القدر شاگرد اور شہوت تارک الدنیاد  
عبادت گزار بزرگ ہیں۔ جس رات میں ان کی وفات ہوئی بہت سے شائع نے اس  
رات میں یہ خواب دیکھا کہ جنت میں خوب زینت کی جگہ ہے۔ اور ہر طرف نور ہی  
نور پھیلا ہوا ہے۔ تو شائع نے خواب ہی میں پوچھا کہ یہ کون سی رات ہے؟ تو آواز آئی  
کہ اس رات میں حضرت داؤد طائی علیہ الرحمۃ کی وفات ہو گئی ہے۔ ہر طرف فرشتوں کا  
ہجوم، یہ کرائش اور جمل بہل ان کی روح کی آمد آمد کے لیے ہے۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۳۳)

۱۷۔ حضرت عبد اللہ بن مبارک علیہ الرحمۃ | یہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ  
کے بڑے محبوب اور محبوب شاگرد  
اور رئیس الفقہاء استاد الحدیث ہیں۔ علامہ ابن رشد کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عبد اللہ بن مبارک

کا خواب میں دیدار ہوا تو میں نے کہا کہ آپ تو وفات پا گئے ہیں؛ تو انہوں نے فرمایا  
کہ ہاں۔ پھر میں نے عرض کیا کہ آپ کے ساتھ کیا معاملہ گزرا؟ تو فرمایا کہ میری مغفرت  
ہو گئی۔ پھر میں نے حضرت سیان ثوری کا حال دریافت کیا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ واہ  
واہ! وہ تو مع الذین اَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ  
وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ اُولَئِكَ رَفِيقًا وہ تو ان لوگوں کے ساتھ ہیں جن پر خدا  
کا انعام ہے۔ یعنی انبیاء اور صدیقوں اور شہیدوں اور صالحین کے ساتھ ہیں۔ اور  
یہ لوگ بہترین ساتھی ہیں۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۳۳)

۱۸۔ حضرت مہتمم دورقی علیہ الرحمۃ | بعض مشائخ نے حضرت مہتمم دورقی علیہ الرحمۃ  
کو خواب میں دیکھا یہ اپنے دور کے مشہور و  
ممتاز اولیاء میں سے ہیں۔ لوگوں نے خواب ہی میں پوچھا کہ آپ کہاں ہیں؟ اور کس حال  
میں ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پہلے جنت میں بھیج دیا۔ پھر مجھے  
بلا کر پوچھا کہ تمہیں جنت کی کوئی چیز اچھی لگی؟ تو میں نے عرض کیا۔ نہیں۔ تو ارشاد فرمایا  
کہ اگر تمہیں جنت کی کوئی چیز پسند آگئی ہوتی۔ تو میں تم کو جنت ہی کے سپرد کر دیتا  
اور تم کو میرا وصال نصیب نہ ہوتا۔ (احیاء العلوم جلد ۴ ص ۳۳)

۱۹۔ حضرت ورقا بن بشر حضرمی علیہ الرحمۃ | ابو یوسف بن ابی یوسف محدث کا بیان  
ہے کہ میں نے حضرت ورقا بن  
بشر حضرمی علیہ الرحمۃ کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا۔ اور پوچھا کہ خدا کے ساتھ  
ان کا معاملہ کیا؟ اور کیا رہا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ بڑی شفقتوں کے بعد میری نجات  
ہو گئی۔ تو میں نے دریافت کیا کہ کون سے عمل کو آپ نے سب سے افضل پایا؟ تو  
انہوں نے کہا کہ ”دن رات خدا کے خوف سے رونانا۔“



۲۰۔ حضرت یحییٰ بن معین علیہ الرحمۃ | یہ امام جرح و تعدیل اور حدیثوں کو پرکھنے کے بادشاہ ہیں۔ ہمیش بن مبشر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت یحییٰ بن معین کو وفات کے بعد خواب میں دیکھا۔ اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا اور کیا معاملہ فرمایا؟ تو جواب دیا کہ میری مغفرت ہو گئی۔ اور دوسرے مجھ کو اپنے دیدار سے مشرف فرمایا۔ اور یہ بھی منقول ہے کہ ان کی وفات کے بعد بغداد کے ایک بزرگ نے یہ خواب دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحابہ کرام کی ایک جماعت کے ساتھ تشریف لے جا رہے ہیں۔ اور دریافت کرنے پر فرمایا کہ یحییٰ بن معین کی ناز جنازہ میں جا رہا ہوں۔ یہ وہ شخص تھا کہ میری حدیثوں سے جھوٹ کو دفع کیا کرتا تھا۔ (تہذیب التہذیب وغیرہ)

۲۱۔ حضرت ابو بکر کتانی علیہ الرحمۃ | مشائخ صوفیہ میں یہ بہت ہی نامور بزرگ ہیں یہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں ایک جوان کو دیکھا کہ کبھی اتنا خوبصورت جوان میری نظروں کے سامنے نہیں آیا تھا۔ تو میں نے اس سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ تو اس نے کہا کہ میرا نام "تقویٰ" ہے تو میں نے کہا کہ تم کہاں رہتے ہو؟ تو اس نے کہا کہ ہر ٹھیکن دل میں۔ پھر وہ مڑا تو ایک بد شکل اور بہت کالی صفت نظر آئی۔ تو میں نے اس سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ تو اس نے کہا کہ "بدکاری" تو میں نے کہا کہ تم کہاں رہتی ہو؟ تو اس نے کہا کہ ہر خوشی منانے والے آرائے والے کے دل میں۔ ابو بکر کتانی کہتے ہیں کہ خواب دیکھ کر میں باگ گیا۔ اور میں نے خدا سے یہ ہمد کر لیا کہ اب زندگی بھر میں سوا بے اختیاری ہنسی کے کبھی نہیں ہنسون گا۔

(ایجاد العلوم جلد ۴ ص ۴۲)

۲۲۔ حضرت ابو سعید خراز علیہ الرحمۃ | یہ اکابر اولیاء میں سے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں ابلیس کو دیکھا تو اس کو

مارنے کے لیے اپنی لٹھی اٹھائی۔ مگر وہ بالکل عوز زدہ نہیں ہوا۔ تو اس وقت ایک غیبی آواز میں نے سنی کہ اے ابو سعید خراز! یہ ابلیس ہے۔ یہ لٹھی ڈنڈے سے نہیں ڈنڈا ہے۔ یہ تو میں اس شخص سے کا پتا اور رزتا رہتا ہے۔ جس کے قلب میں ایمان کا نور ہوتا ہے۔ اور ابو سعید خراز نے یہ بھی فرمایا کہ میں دمشق میں تھا تو میں نے یہ خواب دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابو بکر صدیق و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے کاندھوں پر ٹھیک لگائے تشریف لائے۔ اور میں اس وقت کوئی راگ نگار ہا تھا۔ اور سینہ کوٹ رہا تھا۔ تو حضور نے فرمایا کہ اے ابو سعید! اس کا شراس کے خیر سے بڑھ کر ہے۔ (ایجاد العلوم جلد ۴ ص ۴۲)

۲۳۔ حضرت احمد بن ابی الحواری علیہ الرحمۃ | یہ بڑے پائے کے اولیاء کاملین میں سے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں اپنی ایک لونڈی کو دیکھا جس کا چہرہ چمک رہا تھا۔ تو میں نے اس سے پوچھا کہ تمہارے چہرے پر اتنی چمک کیسے پیدا ہو گئی؟ تو اس نے کہا کہ آپ کو یاد نہیں ایک رات آپ خوف خدا سے زرا نارور رہے تھے۔ اور آپ کے آنسو بہہ رہے تھے تو کمال محبت سے میں نے آپ کے آنسوؤں کو اپنے چہرے پر مل لیا تھا۔ یہ چمک اسی آنسو کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ (ایجاد العلوم جلد ۴ ص ۴۲)

۲۴۔ حضرت یحییٰ بن سعید قطان علیہ الرحمۃ | زبیر بن نعیم بانی کابیان ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ یحییٰ بن سعید قطان محدث کے بدن پر ایک کرتا ہے جس پر یہ عبادت نکھی ہوئی ہے کہ  
يَسْبُوهُ اللّٰهُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ كِتَابُ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ بِرَأْسِ لِّيَحْيٰى  
بْنِ سَعِيْدٍ وَ الْقَطَّانِ مِنَ النَّازِلَةِ مِنْ خَدَاكِ طَرَفٍ سَيِّئَةٍ لِّكُنْهُ يَحْيٰى بَنِي سَعِيْدٍ  
قطان کے لیے جہنم سے نجات ہے (تہذیب التہذیب)

۲۵. حضرت خطیب بغدادی علیہ الرحمۃ | حضرت خطیب بغدادی کی عظمت اور ان کی جلالت شان کا کیا کہنا؛ دیکھو ہماری کتاب اولیاء رب العالمین (الحديث) ان کی وفات کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور مال دریافت کیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ اَنَا فِي رُؤْيَايَ وَرُؤْيَايَ كَيْفَ يَكُونُ یعنی میں امام وساحت اور خوشبودار نعمتوں کی جنت میں ہوں (بستان المحدثین)

۲۶. حضرت منصور بن اسماعیل علیہ الرحمۃ | آپ کا بیان ہے کہ میں نے عبد اللہ بنار میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؛ تو انہوں نے کہا کہ جن جن گناہوں کا میں نے اقرار کر لیا۔ ان سب گناہوں کو اللہ تعالیٰ نے معاف فرمادیا لیکن ایک گناہ کا شرم کی وجہ سے میں اقرار نہیں کر سکا۔ تو خداوند کریم نے مجھے پسینہ کی حالت میں کھڑا رکھا۔ یہاں تک کہ میرے چہرے کا گوشت گل کر گر پڑا۔ تو میں نے پوچھا کہ وہ کون سا گناہ تھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے ایک مرتبہ ایک خوبصورت لڑکے کو دیکھا۔ تو وہ مجھ کو بہت اچھا لگا تھا۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے شرم کے باعث اپنے اس گناہ کا اقرار نہیں کیا۔ (احیاء العلوم ج ۲ ص ۳۱)

۲۷. حضرت ابو جعفر صید لاتی علیہ الرحمۃ | آپ نے فرمایا کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں اس طرح دیکھا کہ حضور فقراء کی ایک مجلس میں تشریف فرما ہیں۔ تو میں بھی اس مجلس میں بیٹھ گیا پھر آسمان پھٹا اور دو فرشتے اترے۔ ایک کے ہاتھ میں لڑکا اور دوسرے کے ہاتھ میں ایک طشت تھا۔ پہلے ان فرشتوں نے حضور کا ہاتھ دھلایا۔ پھر آپ کے حکم سے دوسرے لوگوں کا ہاتھ دھلایا جب میری باری آئی تو ایک فرشتے نے دوسرے سے کہا کہ یہ ان لوگوں میں سے نہیں ہے تو دوسرے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا یہ آپ کی حدیث شریف نہیں ہے کہ اَلْمَوْتُ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ (آدمی اسی

کے ساتھ ہو گا جس سے وہ محبت رکھے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ کیوں نہیں تو میں نے کہا کہ میں تو حضور سے اور ان فقراء سے محبت رکھتا ہوں۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اس کا بھی ہاتھ دھلاؤ۔ یہ بھی انہی لوگوں میں سے ہے (احیاء العلوم جلد ۲ ص ۴۲)

۲۸. حضرت عبد اللہ بن عون خزاعی علیہ الرحمۃ | حضرت محمد بن فضال نے فرمایا کہ میں خواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے شرف ہوا۔ تو مجھ سے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ عبد اللہ بن عون کی ہمیشہ زیارت کرتے رہو۔ کیونکہ وہ محبوب الہی ہے (تہذیب التہذیب)

۲۹. حضرت صالح بن مبشر علیہ الرحمۃ | آپ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سلی علیہ الرحمۃ کو خواب میں دیکھا۔ تو ان سے کہا کہ دنیا میں تو آپ بہت نیکیں رہا کرتے تھے۔ اب کیا حال ہے؛ تو انہوں نے فرمایا کہ یہاں آکر مجھے بڑی راحت اور دائمی خوشی نصیب ہوئی ہے۔ پھر میں نے پوچھا کہ آپ کس درجے میں ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ مَعَ الْمَذِيْنِ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّنَ وَالْبَصِيْدِيْنِ وَالْمُتَّقِيْنَ (یعنی میں ان لوگوں کے ساتھ ہوں جن پر اللہ تعالیٰ کا انعام ہے۔ یعنی نبیوں اور صدیقوں و متقین) اور شہیدوں اور صالحین کے ساتھ حضرت عطاء سلی بلند مرتبہ محدث اور بہت نامور اولیاء کرام میں سے ہیں۔ (احیاء العلوم ج ۳ ص ۳۳ و ص ۳۴)

۳۰. حضرت زید بن عمار علیہ الرحمۃ | آپ نے فرمایا کہ میں نے امام احمدی محدث مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیا جس سے کہ میں خدا کا مقرب بن جاؤں۔ تو آپ نے فرمایا کہ میں نے علماء کرام اور نیکیں رہنے والوں سے بڑھ کر کسی کا حدیث نہیں دیکھی زید بن عمار بہت عرصہ از ادب بہت ہی بوڑھے تھے وہ ہر وقت خوف خدا سے رویا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ روتے روتے وہ تائبنا ہو گئے تھے (احیاء العلوم ج ۳ ص ۳۴)

اور ایک دن آپ نے ایک تنکا ہاتھ میں لے کر فرمایا کہ کاش میں بجائے عمر ہونے کے یہ تنکا ہوتا۔ کبھی فراتے کہ کاش میں کوئی قابل ذکر شخصیت نہ ہوتا۔ کبھی یہ کہتے کہ کاش عمر کی مال عمر کو نہ بنتی۔ اور منقول ہے کہ آپ کے چہرے میں آنسوؤں کے بکثرت بہنے کی وجہ سے دودکانی یگر میں بن گئی تھیں۔ ایک مرتبہ خود ہی آپ نے سورۃ اذا الشمس کی تلاوت کی۔ اور جب **وَإِذَا الْقَمُورُ فُتِّرَتْ** کی آیت پر پہنچے۔ یعنی جب نامہ اعمال کھولے جائیں گے تو اس کو پڑھتے ہی ان پر اس قدر خوف الہی طاری ہو گیا کہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے۔ ایک دن آپ گدھے پر سوار ہو کر کہیں جا رہے تھے۔ اور کوئی آدمی اپنے گھر میں سورۃ الطہ پڑھ رہا تھا۔ جب آپ نے **إِنَّ عَذَابَ ذِيئَلِكُمْ لَمَوْاقِعٌ** کی آیت سنی تو گدھے اتر کر ایک دیوار سے ٹیک لگا کر دیر تک بیٹھے رہے۔ پھر گھر آ کر ایک مہینہ بیمار رہے۔ اور لوگ آپ کی عیادت کے لیے آتے جاتے رہے۔ مگر کسی کو آپ کی

بیاری کا سبب معلوم نہ ہو سکا۔ (احیاء العلوم جلد ۴ صفحہ ۱۶)

①

غلبہ خوف میں کس نے کیا کہا؟

یہ شریعت کا مسئلہ ہے کہ اَلْیَاسْمُ مِنْ دَحْمَةِ الْکَلْبِ کُفْرٌ۔ یعنی خدا کی رحمت سے بالکل ہی ناامید ہو جانا۔ اور اپنی مغفرت سے یا کوس ہو جانا کفر ہے۔ اور وَكَذَٰلِكَ اَلَا مِنْ عِقَابِ الْکُفْرِ یعنی اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بے خوف اور نڈر ہو جانا بھی کفر ہے ایمان والے کا نشان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مغفرت کی امید بھی رکھے۔ اور اس کے عذاب سے ڈرتا۔ بھی رہے۔ بزرگانِ سلف کا یہ طریقہ رہا ہے کہ بعض پر امید کا غلبہ اور بعض پر خوف کا غلبہ رہا ہے۔ ہم یہاں چند بزرگوں کے واقعات درج کرتے ہیں۔ جن پر خوف خداوندی غالب رہا ہے۔ اور وہ غلبہ خوف میں بڑے بڑے عبرت خیز و رقت انگیز کلمات برتتے رہے، آپ بھی ان کو پڑھ کر عبرت حاصل کیجئے۔

۱۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ | امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر خوف الہی کا بے حد غلبہ تھا۔ کسی چڑیا کو دیکھنے تو آپ فرمایا کرتے تھے کہ کاش میں تیری ہی طرح ایک پرندہ ہوتا۔ اور انسان نہ ہوتا دہما کہ میں قیامت کے دن اعمال کے حساب سے بچ جاتا۔

(احیاء العلوم جلد ۳ صفحہ ۱۵۹)

۷۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ | امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اس قدر خدا کا خوف غالب تھا کہ آپ قرآن مجید کی آیت سنگریسے عوش ہو جاتے۔ اور کئی کئی دنوں تک ان پر غشی کا دھند پڑتا رہتا تھا۔ یہاں تک



نہیں دیکھا یہاں تک کہ جبار بن محمد خارجی نے آپ کو شہید کر دیا۔ (ایجاد العلوم ج ۲ ص ۱۶)

۴۔ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ | فاتح شام رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بکثرت فرمایا کرتے تھے کہ میری تو یہی تمنا ہے کہ میں بجائے ابو عبیدہ ہونے کے ایک مینڈھا ہوتا۔ جس کو لوگ ذبح کر کے پکاتے۔ اور اس کا گوشت کھا کر اس کا ثوبہ پی لیتے۔

(ایجاد العلوم جلد ۲ ص ۱۶)

۵۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ | حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ

ہوئے غلبہ خوف میں فرمایا کرتے تھے کہ کاش میں آدمی نہ ہوتا۔ بلکہ میں ماکھ ہوتا جو ہواؤں میں اڑا دیا جاتا۔ (تو بہت اچھا ہوتا تاکہ میں قیامت کے دن حساب اعمال سے بچ جاتا۔) (ایجاد العلوم ج ۲ ص ۱۶)

۶۔ حضرت مسور بن مخزوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ | آپ ایک مشہور صحابی ہیں آپ پر خوف

کی تاب نہیں رکھتے تھے۔ اگر کبھی کوئی آیت سنی لیتے تو چیخ مار کر بے ہوش ہو جاتے تھے۔ اور کئی دن بے ہوش رہا کرتے تھے۔ ایک دن قبیلہ خثعم کا ایک قلدی آیا اور اس نے یہ آیت تلاوت کر دی۔ يَوْمَ نَخْشِرُ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى الْخُرْشِيِّ وَقَدْ آوَاكَ اللَّهُ نَوْحًا مُبِينًا اِنِّىْ جَعَلْتُكُمْ وِزْدًا وَبِسَالَمٍ بَايْتُكُمْ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ہم قیامت کے دن تمہی لوگوں کو ہواؤں کی صورت میں رحمن کے دربار میں جمع کریں گے۔ اور مجرموں کو ہانک کر جہنم کی طرف پیاسا لے جائیں گے۔ آیت سنا کر آپ نے فرمایا کہ میں تو مسقی لوگوں میں سے نہیں ہوں۔ بلکہ میں تو عمر میں سے ہوں۔

اے قادی! اس آیت کو پھر پڑھ۔ چنانچہ قادی نے اس آیت کو دوبارہ پڑھا تو

آپ نے زور سے ایک چیخ ماری۔ اور فوراً آپ کی وفات ہو گئی۔ (ایجاد العلوم ج ۲ ص ۱۶)

۷۔ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ | حضور کرتے تو خوف خداوندی

سے آپ کا چہرہ پیلا پڑ جاتا۔ تو گھر والوں نے پوچھا کہ آپ کی یہ کیا عادت ہو گئی ہے؟ کہ ہمیشہ وضو کے بعد آپ اس قدر ڈر جاتے ہیں کہ چہرہ پیلا پڑ جاتا ہے۔ اور آپ کا پیٹہ گتے میں؟ تو آپ نے فرمایا کہ کیا تم لوگوں کو معلوم نہیں کہ میں کس کے سامنے غازیں کھڑا ہونے والا ہوں؟ (ایجاد العلوم جلد ۲ ص ۱۶)

۸۔ حضرت خواجہ حسن بصری علیہ الرحمۃ | آپ نے ایک آدمی کو زور سے تہقہ لگا کر

کہا اے جوان! کیا تو بے صراط پر گزر چکا ہے؟ تو اس نے کہا کہ جی نہیں۔ پھر پوچھا کہ کیا تجھے معلوم ہو چکا ہے کہ تو جنتی ہے یا جہنمی؟ تو اس نے جواب دیا کہ جی نہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ پھر یہ منی کیس؟ اور کس بنا پر ہے؟ تو اس جوان پر یہ اثر ہوا کہ پھر وہ زندگی بھر کبھی نہیں ہنسا۔ (ایجاد العلوم جلد ۲ ص ۱۶)

۹۔ حضرت مالک بن دینار علیہ الرحمۃ | آپ کا بیان ہے کہ میں نے طواف کعبہ کے

پردوں سے چٹھی ہوئی رو رہی ہے اور کبہ میری ہے کہ یا رب! بہت سی شہوتوں کی لذتیں باقی رہیں۔ اور ان کی سزائیں میرے سر پر رہ گئیں۔ اے میرے رب کیا جہنم کے سوا مجھے سزا دینے کی اور کوئی دوسری صورت نہیں ہے؟ وہ ترکی ساری رات صبح تک اپنی جگہ پر بیٹھی روتی اور دعائیں مانگتی رہی۔ حضرت مالک بن دینار کہتے ہیں کہ میں نے اس ترکی کا حال اور اس کی دعاؤں کو سن کر اپنا سر پکڑ لیا۔ اور میری چیخ نکل گئی اور میں نے کہا کہ مالک بن دینار کی ماں مالک بن دینار کو روئے (یعنی مالک بن دینار مرو جانے)

(ایجاد العلوم جلد ۲ ص ۱۶)

۱۰۔ حضرت حاتم اصم علیہ الرحمۃ | آپ فرمایا کرتے تھے کہ اچھے مکان پر ناز نہ کرو۔

جنت سے زیادہ اچھا مکان اندکون ہوگا! مگر اس مکان میں حضرت آدم کا کیا انجام ہوا! اور عبادت کی کثرت پر غور نہ کرو۔ ابلیس سے بڑا کون عابد ہوگا! مگر اس کو کیا ملا! اور علم کی زیادتی پر گھمنڈ نہ کرو۔ دیکھو بلعم باعوراء کو خدا کا اسم اعظم معلوم تھا۔ مگر اس کا کیا انجام ہوا! کہ وہ کافر ہو گیا۔ اور اس کی زبان لٹک کر سینے پر آگئی۔ اندینکوں کی صحبت سے بھی فریب نہ کھاؤ۔ دیکھو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ابولہب اور ابوطالب نے دیکھا۔ صحبت بھی اٹھائی۔ قرابت بھی تھی مگر ان دونوں کو کچھ نفع نہیں پہنچا (احیاء العلوم جلد ۱ ص ۱۶)

۱۱۔ حضرت سری سقطی و عطاء سلمیٰ علیہما الرحمۃ | یہ دونوں اولیاء کاملین میں سے ہیں

روانہ اپنی ناک کو بغور دیکھتا ہوں۔ کہ کہیں گناہوں کی دہر سے میرا منہ کالا تو نہیں ہو گیا ہے! حضرت عطاء سلمیٰ کبھی جنت کی دعا نہیں مانگتے تھے۔ بلکہ ہمیشہ گناہ معاف ہونے کی دعائیں مانگا کرتے تھے۔ مرض الموت میں ان سے پوچھا گیا کہ آپ کو کس چیز کی خواہش ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ جہنم کا خوف میرے دل میں کوئی خواہش پیدا ہونے ہی نہیں دیتا۔ اور لوگوں کا بیان ہے کہ چالیس برس تک حضرت عطاء سلمیٰ نے نہ آسمان کی طرف دیکھا۔ نہ کبھی ہنسے۔ ایک مرتبہ بلا ارادہ آسمان کی طرف دیکھ لیا۔ تو خوف سے کانپ کر گر پڑے۔ اور ان کی آنت اتر آئی۔ اور یہ بھی مشہور ہے کہ وہ راتوں کو اٹھ کر خدا کے خوف سے اپنے بدن کو ٹٹولا کرتے تھے کہ کہیں میں مسخ تو نہیں ہو گیا ہوں۔

(احیاء العلوم جلد ۱ ص ۱۶)

۱۲۔ حضرت صالح مری علیہ الرحمۃ | آپ کا بیان ہے کہ میں نے ایک عابد کے ساتھ یہ آیت پڑھ دی کہ یَوْمَ تَقُصُّ عَنْهُمْ وُجُوهُهُمْ

فِي النَّارِ يَقُولُونَ لِمَ كُنَّا كُفَرًا وَاللَّهُ وَالْمُرْسَلُونَ لَا يَخَابُونَ فِي شَيْءٍ (۶۶)

(جس دن ان کے چہرے جہنم میں الٹ پلٹ کیے جائیں گے۔ اور وہ یہ کہتے ہوں گے کہ کاش ہم لوگوں نے اللہ و رسول کی اطاعت کر لی ہوتی! یہ آیت سن کر وہ بے ہوش ہو گئے۔ پھر ہوش میں آئے تو انہوں نے کہا کہ اسے صالح! کچھ اور زیادہ پڑھیے۔ کیوں کہ میں اپنے دل میں غم کی کیفیت محسوس کرتا ہوں۔ تو میں نے یہ پڑھ دیا کہ تَحْكُمُتُ أَرَادُوا أَنْ يَخْرِجُوا مِنْهَا أَعْيُنُكُمْ ذَلِكُمْ لَا يَكُونُ لَكُمْ فِيهَا عِلْمٌ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ (۲۰) جب جہنمی جہنم سے نکلنے کا ارادہ کریں گے۔ تو دوبارہ اس میں ڈال دیئے جائیں گے! اس آیت کو سن کر وہ عابد زمین پر گر پڑے۔ اور اسی دم ان کی روح پرواز کر گئی۔ (احیاء العلوم جلد ۱ ص ۱۶) یہی صالح مری کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابن السماک: "جو ناصر محدث اور باکمال واعظ و عابد تھے۔ ہمارے یہاں آئے اور مجھ سے کہا کہ آپ اپنے یہاں کے عابدوں کے عجائب مجھے دکھائیے تو میں ان کو محلہ کے ایک چھپرے میں لے گیا۔ تو وہاں ایک آدمی ٹوکی بنا رہا تھا۔ تو میں نے اس کے سامنے یہ آیت پڑھ دی کہ۔

وَإِذَا خَلَّلْنَا فِي أَنْفَاتِهِمْ وَالتَّلِيلِ جِب ان درہمنیوں کی گردن میں طوق  
يَنْخَبِطُونَ فِي الْحَبِيدِ خُفَّيْ اور زنجیروں ہوں گی۔ وہ لوگ گھیسے  
النَّارِ وَيُخْرِجُونَ جَائِشِ گئے کھوتے ہوئے پانی میں۔ پھر  
آگ میں جلائے جائیں گے۔ (پ ۲۲۔ المؤمن ۷۲)

تو آیت سن کر اس نے ایک زوردار چیخ ماری اور بے ہوش ہو گیا۔ پھر اسی کو اس کے مال پر چھوڑ کر ہم ایک دوسرے عابد کے سامنے گئے۔ تو اس کے سامنے بھی میں نے یہی آیت پڑھ دی۔ تو وہ بھی چیخ مار کر بے ہوش ہو گئے۔ پھر ہم لوگ تیسرے عابد کے پاس گئے۔ تو میں نے اس کے سامنے یہ آیت پڑھ دی۔

ذَٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِي وَ يَٰ اِهْلَ الْبَيْتِ حُورٌ حُورٌ



خَاتَمٌ وَعَيْنٌ۔

ہونے سے ٹھہرے۔ اور میں نے جو مذہب

(پ ۱۲۔ ابراہیم - آیت ۱۱۲) کام سنبھالا ہے اس سے خوف کرے۔

توفہ بھی پہنچ پڑے اور ان کے تھنوں سے اتنا خون بہا کہ وہ خون میں لت پت ہو گئے۔ یہاں تک کہ ان کی روح نکل گئی۔ اسی طرح میں نے "ابنِ سماویہ" کو چھ عابدوں کے پاس پھرایا۔ اور جس کے سامنے میں نے کیت پڑھ دی وہ بے ہوش ہو گیا۔ پھر میں ساتویں عابد کے پاس ان کو لے کر چلا۔ تو ایک عورت نے چھپر کے اندر سے ہم لوگوں کو پایا۔ جب ہم چھپر کے اندر داخل ہوئے تو ایک بوڑھا عابد اپنے مضئے پر بیٹھا ہوا تھا۔ ہم لوگوں نے سلام کیا تو اس کو ہمارے سلام کی خبر نہیں ہوئی تو میں نے زور سے چلا کہ ہا کہ اِنَّ لِلْخَلْقِ خَدًا مَّتَّ۔ یعنی کل قیامت میں ایک مقام پر تمام مخلوق کو کھڑا ہونا پڑے گا، تو اس بوڑھے نے کہا کہ کس کے سامنے؟ پھر وہ منہ کھولے اور آنکھ پھاڑے مبہوت بنا رہا۔ اور اَفَہ۔ اَفَہ کہتا رہا۔ یہاں تک کہ اس کی بیوی نے ناراض ہو کر ہم کو اپنے گھر سے نکال دیا۔ پھر میں نے ایک دن ساتویں عابدوں کا حال معلوم کیا۔ تو پتہ چلا کہ تین تو ہوش میں آ گئے۔ اور تین وفات پا گئے۔ اور ساتواں جو بوڑھا تھا تین دن تک اس طرح مبہوت و حیران رہا کہ اسے فرض نمازوں کی بھی خبر نہیں ہوتی تھی۔ (احیاء العلوم جلد ۴ ص ۱۳۱)

آپ بہت بڑا مورخ شیخ الحدیث تھے۔ اور

۱۳۔ حضرت طاؤس علیہ الرحمۃ بادشاہ اور گورنروں کو نصیحت کرنے میں مطلق

خوف نہیں رکھتے تھے۔ بلکہ ان کے روبرو حکومتی علی الاعلان کہہ دیا کرتے تھے۔ اور اس قدر بائیں تھے کہ کوئی آپ کا جواب دینے کی جرئت نہیں کر سکتا تھا۔ مگر خوفِ خداوندی کا یہ عالم تھا کہ بستر پر لیٹتے تو سانپ کی طرح کروٹ بدلتے رہتے پھر بستر لیٹ کر رکھ دیتے۔ اور فرمایا کرتے کہ جہنم کے ذکر نے خدا سے ڈرنے والوں

کی نیند ہی اڑا دی ہے پھر تہجد پڑھ کر مسجد میں پہلے جاتے۔ اور غازی خداداد کے اپنے مصلیٰ پر قبلہ رو بیٹھے۔ ہا کرتے تھے۔ (احیاء العلوم جلد ۴ ص ۱۳۲)

۱۴۔ حضرت عمر بن عبد العزیز علیہ الرحمۃ | خلیفہ عادل حضرت عمر بن عبد العزیز علیہ الرحمۃ کی لونڈی نیند سے بیدار ہوئی

اور کہا کہ اے امیر المومنین! میں نے ابھی ابھی ایک خواب دیکھا ہے۔ تو آپ نے کہا کہ بیان کرو۔ تو لونڈی نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ جہنم بھڑک رہا ہے۔ اور اس کی پشت پر پل صراط قائم کیا گیا ہے۔ تو بنی امیہ کا خلیفہ عبد الملک لایا گیا۔ وہ پل صراط پر چند قدم چلا اور جہنم میں گر گیا۔ آپ نے چونک کر پوچھا کہ پھر کیا ہوا؟ تو لونڈی نے کہا کہ پھر ولید بن عبد الملک لایا گیا۔ تو وہ بھی چند قدم چل کر جہنم میں گر گیا۔ آپ نے چونک کر سوال کیا کہ پھر کیا ہوا؟ تو لونڈی بولی کہ پھر خلیفہ سلیمان بن عبد الملک لایا گیا۔ تو وہ بھی تھوڑی دیر پل صراط پر چل کر جہنم میں اوندھا ہو کر گر پڑا۔ آپ نے فرمایا کہ آگے کا مال بدل بیان کر تو لونڈی نے کہا کہ اے امیر المومنین! پھر آپ لائے گئے۔ یہ سن کر ہی حضرت عمر بن عبد العزیز بیچ مار کر بے ہوش ہو گئے۔ تو لونڈی کان میں کہنے لگی کہ اے امیر المومنین! میں نے دیکھا کہ آپ پل صراط سے پار ہو کر نجات پا گئے۔ قسم کھا کھا کہ کہنے لگی کہ آپ سلامتی کے ساتھ پل صراط سے پار ہو گئے۔ مگر حضرت عمر بن عبد العزیز برابر پاؤں پٹک پٹک کر بیچ بدلتے اور بدلتے چلاتے رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ (احیاء العلوم جلد ۴ ص ۱۳۲)

۱۵۔ حضرت خواجہ حسن بصری علیہ الرحمۃ | ایک شخص نے حضرت سے پوچھا کہ آپ کا کیا حال ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ

ایک قوم کشتی پر سمندر میں سوار ہوئی۔ اور جب کشتی بیچ سمندر میں پہنچی تو کشتی ٹوٹ گئی۔ اور ہر آدمی ایک تختہ سے چٹا ہوا پہننے لگا۔ تو بتاؤ کہ اس قوم کا کیا حال ہوگا۔



تو اس نے کہا کہ یہ لوگ بے مدخوف ناک مال میں انتہائی مبہوت و پیران ہوں گے  
تو حضرت نے فرمایا کہ میرا حال اس تو م سے بھی زیادہ خوف ناک و حیران کن ہے۔

(ایجاد العلوم ج ۲ ص ۱۲۲)

اللہ اکبر۔ یہ ہے علم و عمل کے پہاڑوں اور آسمان ولایت کے چمکتے تاروں  
کا حال کہ یہ مقدس بندگان خدا اپنے علم و عمل کی عظمت کے باوجود کس مال میں رہتے  
تھے۔ اور خوف خداوندی کے جذبات سے مغلوب ہو کر کیا کیا؟ اور کیسے کیسے دل ہلا  
دینے والے کلمات بولا کرتے تھے؟ ہم بے علم و بے عمل غافل انسانوں کے لیے ان مقدس  
بندگان کا حال بہت ہی عبرت انگیز و نصیحت آموز ہے۔ واللہ تعالیٰ ہو الموفق

یا الہی! جب ہمیں آنکھیں حساب حرم میں

ان تسم ریزہ ہونٹوں کی دعا کو ساتھ ہو

یا الہی! جب حساب خندہ بے جا لائے

چشم گریان شفیع مرتبی کا ساتھ ہو

یا الہی! رنگ لائیں جب مری بے باکیاں

ان کی پنچی پنچی نظروں کی جیا کا ساتھ ہو

(۶)

## قبر آدمیوں سے کیا کہتی ہے

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب قبر میں مردہ رکھ دیا جاتا ہے تو  
قبر اس مردہ سے کہتی ہے کہ اے ابن آدم! تو کس فریب میں پڑا رہا۔ کیا تجھے نہیں معلوم  
کہ میں فتنہ کا گھر ہوں۔ میں تاریکی کا گھر ہوں۔ میں تنہائی کا گھر ہوں۔ میں کیڑوں کا گھر  
ہوں۔ تو کس گھنڈ میں تھا جب تو لوگوں کو دھکا دیتا ہوا۔ میرے اوپر سے گزرتا تھا۔ تو  
اگر مردہ نیک و صالح ہوتا ہے۔ تو ایک فرشتہ اس کی طرف سے قبر کو جواب دیتا ہے کہ  
اے قبر! یہ تو زمین پر لوگوں کو اچھی اچھی باتوں کا حکم دیتا تھا۔ اور بری بری باتوں سے  
لوگوں کو منع کیا کرتا تھا۔ یہ سنگ قبر کہتی ہے کہ یہ اگر ایسا ہی تھا تو اب میں اس کے  
پاس ہریالی لاؤں گی۔ اور اس کا بدن نور ہو کر دوبارہ مجھ سے نکلے گا۔ اور اس کی روح  
اللہ تعالیٰ کے دربار رحمت تک رسائی حاصل کرے گی (ایجاد العلوم ج ۲ ص ۱۲۲)

عبید بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ میت سے وقت دفن قبر  
کہتی ہے کہ میں تاریکی کا گھر ہوں۔ میں تنہائی کا گھر ہوں۔ میں بے کسی کا گھر ہوں۔ اگر تو اپنی  
زندگی میں اللہ تعالیٰ کا فرماں بردار تھا۔ تو آج میں تیرے لیے رحمت بن جاؤں گی اور اگر  
تو اللہ تعالیٰ کا نافرمان تھا تو میں تیرے لیے عذاب بن جاؤں گی۔ میں وہ جگہ ہوں کہ خدا  
کے فرمانبردار بندے مجھ میں داخل ہونے کے بعد مسرور ہو کر نکلتے ہیں اور خدا کے نافرمان  
بندے مجھ میں داخل ہو کر رنجیدہ و غمزدہ ہو کر نکلتے ہیں (ایجاد العلوم ج ۲ ص ۱۲۳)

محمد بن یسوع علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ جب قبر میں میت کو عذاب ہونے لگتا ہے تو

دوسرے مردے اس سے کہتے ہیں کہ اے شخص! کیا تو نے ہم لوگوں کا حال دیکھ کر کچھ بھی عبرت نہیں ماصل کی۔ ہمارے تو اعمال ختم ہو چکے تھے۔ لیکن تو زندہ تھا۔ اور تجھ کو کافی جہنت ملی۔ لیکن تو نے اپنے اعمال کی کچھ بھی اصلاح نہیں کی۔ اے ظاہری دنیا پر فریب کھانے والے! تو نے ان لوگوں سے عبرت نہیں پرکھی جو تجھ سے پہلے ظاہری دنیا پر فریب کھا کر زمین کے اندر چلے گئے۔ حالانکہ تو ہمیشہ دیکھا کرتا تھا کہ سب کے اقرباء و احباب لوگوں کو اس منزل تک پہنچایا کرتے تھے۔ (احیاء العلوم ج ۲ ص ۲۳)

۴۔ حضرت کعب بن عیاد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ مردہ جب قبر میں وحشتوں کا منظر دیکھتا ہے۔ تو بہت گھبراتا ہے۔ اس وقت اس کے اعمال صالحہ یعنی نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، جہاد، صدقہ وغیرہ اس کی وحشت اور گھبراہٹ کو دور کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ قبر میں جب عذاب کے فرشتے میت کے پاؤں کی طرف سے آتے ہیں تو نازا کر کھڑی ہو جاتی ہے کہ ہٹو تم کچھ نہیں کر سکتے۔ اس نے نمازوں میں بہت لمبا لمبا قیام کیا تھا۔ پھر عذاب کے فرشتے میت کے سر کی جانب سے آتے ہیں۔ تو روزہ کھڑا ہو کر کہتا ہے کہ ہٹو۔ تمہیں اس طرف سے کوئی راستہ نہیں ملے گا۔ اس نے دنیا میں روزہ رکھ کر خدا کے لیے بہت زیادہ پیاس برداشت کی تھی۔ پھر عذاب کے فرشتے میت کے دائیں بائیں سے آنا چاہتے ہیں۔ تو حج و جہاد راستہ روک لیتے ہیں۔ کہ اس نے خدا کے لیے اپنے دن کو بڑی تھکن میں ڈالا تھا۔ پھر عذاب کے فرشتے میت کے دونوں ہاتھوں کی طرف سے آنے لگتے ہیں۔ تو صدقہ روک لیتا ہے کہ اس نے ہاتھوں سے صدقہ دیا تھا۔ پھر عذاب کے فرشتے چلے جاتے ہیں۔ اور رحمت کے فرشتے آ جاتے ہیں۔ اور اس کی قبر جہاں تک اس کی نظر جاتی ہے چوڑی کر دی جاتی ہے۔ اور اس کی قبر میں ایک قدیل جلا دی جاتی ہے۔ جس سے قیامت تک قبر میں روشنی رہے گی۔

(۷)

## قبر میں عذاب کس کس طرح ہوگا؟

عذاب قبر حقیقی ہے۔ جو قرآن مجید اور صحیح حدیثوں سے ثابت ہے۔ لہذا اس پر ایمان رکھنا ضروری ہے۔ عذاب قبر کیونکر؟ اور کس کس طرح ہوتا ہے؟ اس بارے میں چند حدیثیں پڑھ لیجئے۔

۱۔ حدیث: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک خچر پر سوار ہو کر بنی نجا کے باغ میں گزرے۔ اور ہم لوگ ہمراہ تھے۔ تو ناگہاں خچر اس طرح بدک گیا کہ حضور کو گرا دینے کے قریب ہو گیا۔ اچانک وہاں چھ یا پانچ قبریں نظر آئیں، تو حضور نے پوچھا کہ ان قبر والوں کو کوئی جانتا ہے؟ تو ایک صحابی نے کہا کہ جی ہاں مجھے معلوم ہے یہ ان مشرکین کی قبریں ہیں جو شرک کی حالت میں مر گئے ہیں۔ تو حضور نے فرمایا کہ ان قبر والوں کی جماعت اپنی قبروں کے اندر عذاب میں مبتلا ہے۔ اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ تم لوگ مردوں کو دفن کرنا چھوڑ دو گے۔ تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ تم لوگوں کو وہ عذاب سندسے جو میں سن رہا ہوں۔ پھر حضور ہم لوگوں کی طرف اپنا چہرہ اُتار کر کے متوجہ ہوئے۔ اور فرمایا کہ سب لوگ جہنم کے عذاب سے پناہ مانگو۔ تو ہم لوگوں نے کہا کہ ہم جہنم سے خدا کی پناہ طلب کرتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ تم سب لوگ قبر کے عذاب سے پناہ مانگو۔ تو سب نے کہا کہ ہم عذاب قبر سے خدا کی پناہ طلب کرتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ تم سب لوگ ظاہری و باطنی قتنوں سے پناہ مانگو۔ تو سب لوگوں نے کہا کہ ہم ظاہری اور باطنی قتنوں سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں۔

پھر فرمایا کہ تم سب لوگ قنہ مدجال سے پناہ مانگو۔ تو سب لوگوں نے کہا کہ ہم دجال کے قتلوں سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۵ بحوالہ مسلم)

۲- حدیث۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبر میں دو فرشتے (منکر و نکیر) آتے ہیں اللہ میت کو بٹھا کر اس سے سوال کرتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ تو مومن کہہ دیتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ پھر دوسرا سوال کرتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے؟ تو مومن کہہ دیتا ہے کہ میرا دین اسلام ہے۔ پھر تیسرا سوال کرتے ہیں کہ یہ مرد کون ہیں جو تمہاری طرف پیچھے گئے؟ تو مومن کہہ دیتا ہے کہ یہ رسول اللہ ہیں۔ پھر آسمان سے ایک منادی آواز دیتا ہے کہ میرا یہ بندہ سچا ہے۔ لہذا اس کو جنتی پکھونے پر بلاؤ۔ اور اس کو ہشتی لباس پہناؤ اور اس کی طرف جنت کا ایک دروازہ کھول دو۔ تو اس دروازے سے قبر میں جنت کی بو اور خوشبو آنے لگتی ہے۔ اور اس کی نظر کی صافی بھر اس کی قبر کشادہ کر دی جاتی ہے۔

اور کافر سے جب منکر و نکیر سوال کرتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے کہ ہائے۔ ہائے میں تو کچھ جانتا ہی نہیں پھر پوچھتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے؟ تو وہ کہتا ہے کہ ہائے ہائے میں تو کچھ نہیں جانتا۔ پھر فرشتے سوال کرتے ہیں کہ یہ مرد کون ہیں جو تمہارے اندر بھیجے گئے؟ تو وہ کہتا ہے کہ ہائے ہائے میں تو کچھ بھی نہیں جانتا تو آسمان سے ایک فرشتہ پکارتا ہے کہ یہ جھوٹا ہے۔ لہذا اس کے لیے جہنم کا بستر بچھاؤ اور اس کو جہنمی لباس پہناؤ۔ اور اس کی طرف جہنم کا ایک دروازہ کھول دو۔ تو اس دروازے سے جہنم کی گرمی اور گرم ہوا ابد بدو قبر میں آتی رہتی ہے۔ اور اس کی قبر اس قدر تنگ کر دی جاتی ہے کہ میت کی داہنی پسلیاں بائیں طرف اور بائیں پسلیاں داہنی

طرف ہو جاتی ہیں۔ اور اس کے اوپر ایک اندھا بہرا فرشتہ غضب اوسے کی ایک ایسے گرز کے ساتھ مسلط کر دیا جاتا ہے کہ اگر وہ اس گرز سے پہاڑ کو مارے تو پہاڑ مٹی ہو کر بکھر جائے۔ اسی گرز سے وہ فرشتہ غضب اس مردہ کو ایسی مار مارتا ہے کہ مشرق و مغرب کی ہر مخلوق سوائے انسانوں اور جنوں کے سب اس مار کو سنتے ہیں۔ (مشکوٰۃ جلد ۱ ص ۲۵ و جلد ۲ بحوالہ ابو داؤد)

۳- حدیث۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کافر کی قبر میں ننانوے اژدہ مسلط کر دیئے جاتے ہیں جو اس کو کاٹتے اور ڈنستے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے۔ اور وہ اتنے زہریلے ہیں کہ اگر ان میں کا ایک اژدہ ایک مرتبہ زمین پر پھونک مار دے تو زمین کبھی بھری نہ اگاٹے گی۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۲)

۴- حدیث۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دفن میں گئے۔ جب حضور نماز جنازہ پڑھا چکے۔ اور وہ قبر میں آنا سے گئے۔ اور مٹی برابر کر دی گئی تو حضور نے تسبیح پڑھی اور ہم لوگ بھی دیر تک تسبیح پڑھتے رہے۔ پھر حضور نے تکبیر پڑھی۔ اور ہم لوگ بھی دیر تک تکبیر پڑھتے رہے۔ تو کسی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ نے تسبیح و تکبیر کیوں پڑھی۔ تو حضور نے ارشاد فرمایا کہ اس بندہ صالح پر اس کی قبر تنگ ہو گئی تھی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے کشادہ فرمادیا۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۱)

۵- حدیث۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی صاحبزادی بی بی زینب کے دفن میں تشریف لے گئے۔ اور وہ بکثرت بیمار ہوا کرتی تھیں۔ تو جب حضور ان کی قبر میں اترے۔ تو آپ کا چہرہ انور زرد ہو گیا۔ پھر جب قبر سے باہر تشریف لائے تو خوشی سے حضور کا چہرہ انور چمکنے لگا۔ تو میں نے



عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ایسا کیوں ہوا؟ تو فرمایا کہ قبر نے میری بیٹی کو ایک مرتبہ دلوچا۔ تو مجھے دلوچنے اور عذاب قبر کا خطرہ محسوس ہونے لگا۔ پھر ایک فرشتہ نے آکر مجھے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر تخفیف فرمادی۔ تو مجھے اس سے خوشی کے ساتھ اطمینان ہو گیا قبر کا دلوچنا اس زور کا تھا کہ اس کی آواز مشرق و مغرب میں سنی گئی۔ (احیاء العلوم ج ۳ ص ۴۳۸)

(۸)

## اموات کو سلام و ثواب کس طرح پہنچتا ہے

اس پر اہل سنت و جماعت کے تمام اماموں کا اجماع و اتفاق ہے کہ زندوں کا سلام و دعاء اور ایصالِ ثواب مردوں کو پہنچتا ہے۔ اور ان کے لیے نفع بخش و فائدہ مند ہے۔ ہدایہ شریف میں ہے کہ

أَلَمْ يَصَلِّ فِي هَذَا الْبَابِ آتِ  
الْإِنْسَانُ لَكَ أَنْ يَجْعَلَ ثَوَابَ عَلَيْهِ لِقَائِهِ  
صَلَاةً أَوْ صَوْمًا أَوْ صَدَقَةً أَوْ غَيْرَهَا  
عِنْدَ أَهْلِ الشَّيْءِ وَالْجَمَاعَةِ۔

قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ انسان کے لیے جائز ہے کہ اپنے عمل کا ثواب اپنے غیر کو پہنچا دے۔ خواہ نماز ہو یا روزہ یا صدقہ یا ان کے علاوہ کوئی بھی عمل ہو یہ اہل سنت و ہدایہ ج ۱ ص ۲۱۱ باب الحج عن النیرا۔ جماعت کا مذہب ہے۔

اب اس سلسلے میں ہم چند بزرگوں کے اقوال یہاں نقل کرتے ہیں حتیٰ سے ہدایت کا نور طلوع ہوتا ہے۔ امید کہ ان سے ہر طالب حق کو روشنی ملے گی۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ | حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک میت کی نماز جنازہ پر یہ دعا فرمائی جس کو میں نے یاد کر لیا کہ۔

اے اللہ! اس کو بخش دے اور اس پر رحم فرما۔ اور اس کو عافیت دے۔ اور اس کی بہانی باعزت فرما۔ اور اس کی قبر کو وسیع فرما دے۔ اور اس کو بانی اور برف اور

اولے سے دھو دے اور اس کو گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح تو نے سفید کپڑے کو میل سے صاف رکھا ہے اور اس کو اس کے گھر کے بدلے میں اس سے بہتر گھر عطا فرما۔ اور اس کے اہل سے بہتر اہل اور اس کی بیوی سے بہتر بیوی عنایت فرما۔ اور اس کو جنت میں داخل فرما۔ اور عذاب قبر و عذاب جہنم سے اس کو اپنی پناہ میں رکھ۔

اس دعا دینوی کو سنکر حضرت عوف بن مالک کہتے ہیں کہ مجھ کو یہ تمنا ہو گئی کہ کاش اس میت کی جگہ میری میت ہوتی۔ (مشکوٰۃ جلد ۱ ص ۱۴۷)

۲۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ | آپ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر اور کے پاس آکر اس طرح کھڑے ہوتے کہ میں سمجھتا تھا کہ نماز شروع کر دی ہے۔ پھر وہ سلام عرض کرتے۔ اور واپس لوٹ جاتے۔

(ایجاد العلوم جلد ۱ ص ۱۴۷)

۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ | آپ بیان فرماتے ہیں کہ جو مسلمان کسی کو دنیا میں اس سے جان پہچان رہی ہو یا نہ رہی ہو۔ ہر حال میں قبر والا اس کے سلام کو سنتا ہے۔ اور اس کے سلام کا جواب بھی دیتا ہے۔ (ایجاد العلوم جلد ۱ ص ۱۴۷)

۴۔ حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ | یہ ایک تابعی بزرگ ہیں۔ اور علم حدیث و فن قرأت کے ایک عظیم استاد ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ میں نے سیکڑوں مرتبہ سے زیادہ دیکھا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روضۂ اقدس پر حاضر ہوتے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو سلام کر کے گھر واپس جایا

کرتے تھے۔ (ایجاد العلوم جلد ۱ ص ۱۴۷)

۵۔ حضرت بشر بن منصور علیہ الرحمۃ | عبادت و عبادت اور زہد و تقویٰ میں بھی بہت اونچا مقام رکھتے ہیں۔ روزانہ پانچ سو رکعت نوافل اور ہر تیسرے دن قرآن مجید ختم کرنا ان کا معمول تھا۔ ستر سالہ میں ان کا وصال ہوا۔ ان کا بیان ہے کہ طاعون (پلیگ) کے زمانے میں ایک آدمی روزانہ قبرستان جایا کرتا تھا۔ اور جنازوں پر نماز پڑھ کر گھر آتا تھا۔ پھر شام کو قبرستان جا کر یہ دعا مانگتا تھا کہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کی وحشت کا مونس بنائے اور تمہاری عزت پر رحم فرمائے۔ اور تمہاری نیکیوں کو قبول فرمائے۔ اس آدمی کا بیان ہے کہ میں ایک شام کو قبرستان نہیں گیا تو رات کو میں نے خواب دیکھا کہ ایک کثیر جماعت میرے پاس آئی۔ اور جب میں نے ان لوگوں سے پوچھا کہ کس ضرورت سے آپ لوگ میرے پاس آئے ہیں؟ تو ان لوگوں نے بتایا کہ روزانہ تمہاری دعائیں ہمارے پاس آیا کرتی تھیں۔ لیکن ایک دن تمہاری دعاؤں کا ہدیہ ہم لوگوں کے پاس نہیں آیا۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ اس خواب کے بعد کبھی میں نے قبرستان جا کر دعائیں مانگنا نہیں چھوڑا۔ (ایجاد العلوم جلد ۱ ص ۱۴۷)

۶۔ حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ | امام احمد بن حنبل کے ساتھ ایک جنازہ میں گیا۔ اور محمد بن قدامہ جوہری بھی ہمارے ہمراہ تھے۔ جب میت دفن ہو گئی۔ تو ایک نابینا قبر کے پاس قرآن مجید پڑھنے لگا۔ تو امام احمد بن حنبل نے اس سے کہا کہ اے فلاں! قبر کے پاس قرآن مجید پڑھنا بدعت ہے۔ پھر جب ہم لوگ قبرستان سے باہر نکل آئے۔ تو محمد بن قدامہ جوہری نے امام احمد بن حنبل سے کہا کہ آپ مبشر بن اسماعیل مہلبی کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ تو امام احمد بن حنبل نے کہا کہ وہ قابلِ بھروسہ

اور ثقہ محدثین سے ۱۰۰ قدامہ نے یوحنا کہ وہ حدیث میں آپ کے راستہ اذ بھی ہیں تو امام احمد بن حنبل نے کہا کہ جی ہاں۔ تو محمد بن قدامہ نے کہا کہ مجھے بشر بن اسماعیل علی نے خبر دی ہے کہ عبد الرحمن بن عطاء بن جراح اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے وصیت کیا تھا کہ میں نے ابی عمر کو وصیت کرتے سننا یہ سنا کہ امام احمد بن حنبل نے علی بن موسیٰ حداد کو بھیجا کہ جا کر اس نایاب سے کہہ دو کہ وہ قبر کے پاس قرآن مجید پڑھا کرے۔ (احیاء العلوم ج ۲ ص ۲۰)

۷۔ حضرت محمد بن احمد مروزی علیہ الرحمۃ | آپ فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم لوگ قبرستان جاؤ تو سورہ فاتحہ اور قل ھو اللہ اور قل اعوذ برب المفلک اور قل اعوذ برب الناس پڑھ کر اس کا ثواب تمام قبرستان والوں کو پہنچا دو۔ تو اس کا ثواب تمام قبر والوں کو پہنچ جائے گا۔ (احیاء العلوم جلد ۲ ص ۲۱)

۸۔ حضرت ابو قلایہ علیہ الرحمۃ | یہ بہت ہی جلیل الشان محدث کبیر ہیں اور بڑے مشہور عابد بھی ہیں یہ فرماتے ہیں کہ میں شام سے بھرہ جاتے ہوئے "خندق" میں اتر پڑا۔ اور وضو کر کے میں نے دو رکعت نماز پڑھی اور ایک قبر پر سر رکھ کر سو گیا۔ پھر میں جاگا تو صاحب قبر مجھ سے شکایت کرنے لگا کہ تم نے آج کی رات مجھے تکلیف پہنچائی۔ پھر وہ کہنے لگا کہ تم لوگ مل کر تے ہو اور ہم مل کر نہیں کرتے۔ سن لو تمہاری دو رکعتیں تمام دنیا کی چیزوں سے بہتر ہیں۔ پھر یہ کہا کہ تم جا کر دنیا والوں سے ہمارا سلام کہہ دینا۔ اور یہ بھی کہہ دینا کہ تمہاری دعائیں پہاڑوں کے شن عظیم بن کر ہم لوگوں کے پاس آیا کرتی ہیں۔

(احیاء العلوم جلد ۲ ص ۲۱)

۹۔ حضرت محمد طوسی معلم علیہ الرحمۃ | ابو بکر رشیدی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد طوسی معلم کو خواب میں دیکھا تو انہوں نے فرمایا کہ ابوسعید صفار سے کہہ دینا کہ ہمارا تمہارا تو معاہدہ تھا کہ ہم ایک دوسرے کو نہیں بھولیں گے۔ تو ہم تو نہیں بدے۔ مگر تم بدل گئے۔ میری آنکھ کھل گئی اور میں نے ابوسعید صفار سے اس خواب کا تذکرہ کیا تو انہوں نے کہا کہ کیا بتاؤں میں ہر جمعہ کو ان کی قبر کی زیارت کے لیے جایا کرتا تھا۔ اور کچھ ایصال ثواب کیا کرتا تھا۔ لیکن اس جمعہ کو نہیں جاسکا اسی کی ان کو مجھ سے شکایت ہو گئی ہے۔

(احیاء العلوم جلد ۲ ص ۲۲)

۱۰۔ حضرت بشار بن غالب نجرانی علیہ الرحمۃ | آپ فرماتے ہیں کہ یہ حضرت رابعہ البصری مدویہ کے لیے بکثرت دعائیں مانگا کرتا تھا۔ تو ایک دن میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھ سے کہہ رہی ہیں کہ اے بشار بن غالب! تمہاری دعائیں ہدیہ کی شکل میں نور کی تھالیوں میں ریشمی رومال سے چھپا کر ہمارے پاس آیا کرتی ہیں تو میں نے کہا کہ وہ کیسے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ یاد رکھو زندوں کی دعائیں اموات کے لیے مقبول ہو کر فرد کے طباق میں رکھ کر ریشمی کپڑے کے سر پوش سے چھپا کر مردوں کے پاس لائی جاتی ہیں۔ اور لانے والا فرشتہ کہتا ہے کہ یہ فلاں شخص کا ہدیہ ہے جو اس نے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قبر میں میت کی مثال یہ ہے کہ بیسے ڈوبنے والا فریاد کرنے والا آدمی ہر وقت قبر میں مردوں کو انتظار رہتا ہے کہ اس کے باپ یا بیٹوں یا بھائیوں یا دوستوں کی طرف سے دعاؤں اور ایصال ثواب (فاتحہ) کا کوئی ہدیہ اس کے پاس آئے گا۔ اور جب ہدیہ آجاتا ہے تو اس کو دنیا بھر کی نعمت پا جانے سے بڑھ کر خوشی حاصل ہوتی ہے۔ (احیاء العلوم ج ۲ ص ۲۳)



**ضروری سبق** | کاش مسلمانون کو ان حقائق سے کچھ سبق ملتا اور انہیں عبرت حاصل ہو کہ ہدایت کی روشنی اور توفیق نصیب ہوتی۔ جو اپنے ماں باپ اور بھائیوں، بہنوں اور بیٹوں، بیٹیوں وغیرہ اعزہ و اقرباء کو قبروں میں دفن کرنے کے بعد پھر ان کا کچھ بھی خیال نہیں رکھتے۔ نہ ان کی قبروں کی زیارت کے لیے کبھی قبرستان میں قدم رکھتے ہیں نہ کبھی دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ نہ صدقہ و خیرات اور نیاز و فاتحہ کے ذریعے کبھی ایصالِ ثواب کرتے ہیں نہ ان کے لیے کبھی قرآن خوانی کرائیں۔ نہ محتاجوں کو کھانا کھلا کر اور کپڑا پہنا کر ان کی روحوں کو ثواب پہنچائیں۔ نہ چہلم، نہ ششماہی، نہ برسی پر انہیں یاد رکھ کر ان کی فاتحہ دلائیں۔ بلکہ اب تو وہابیوں نے یہ غضب ڈھیا کہ زیارت قبور اور نیاز و فاتحہ کو قبر پرستی اور بدعت قرار دے کر مسلمانوں کو اپنے مردہ عزیزوں سے بالکل ہی رشتہ و تعلق کاٹ دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ اپنے ماں باپ اور بزرگوں کو اس طرح بھول گئے کہ کبھی بھولے سے بھی ان کو یاد نہیں کرتے۔ احسان فراموشی اور مطلب پرستی کی اس سے زیادہ گھٹا و نی شال اور کیا ہوگی؟ کہ ماں باپ اور بھائیوں، بہنوں کے وارث بن کر ان کی جائیدادوں پر تو قابض ہو کر مزے اٹا رہے ہیں۔ مگر ان بزرگوں اور عزیزوں کو کبھی یاد کر کے ان کی روحوں کو کسی قسم کا ثواب نہیں پہنچاتے۔ کبھی یہ نہیں سوچتے کہ ہمارے باپ داداؤں نے کتنی محنت و مشقت اٹھا کر ان مکانوں اور جائیدادوں کو بنایا ہوگا جو ہمیں مفت میں دے کر دنیا سے چلے گئے۔ تو ہم ان کا شکریہ اس طرح ادا کرتے رہیں کہ ان کی قبروں پر حاضر ہو کر کبھی کبھی فاتحہ پڑھتے اور دعاء مغفرت کرتے رہیں۔ قرآن مجید میں خداوند قدوس کا فرمان ہے کہ **هَلْ حَبْرَاءُ الْفَضَائِلِ الْاَوْحْسَانِ** (یعنی احسان کا بدلہ تو احسان ہی ہے۔ ماں باپ اور بزرگوں کا احسان تو یہ ہوا کہ انہوں نے ہم کو پالا پھروہ ہم کو مکان و جائیداد دے گئے۔ تو ہمیں بھی لازم ہے

کہ ان کے احسانوں کا بدلہ یہ دیں کہ ان کو بھلائی کے ساتھ یاد رکھیں۔ اور ان کے لیے دعاء و استغفار کرتے رہیں۔ اور فاتحہ کے ذریعے ان کو ایصالِ ثواب اور ان کی روحوں کو ثواب پہنچاتے رہیں۔ بہر حال ہر مسلمان کا یہ لازمی کارنامہ ہونا ہی چاہیے۔ کہ وہ اپنے ماں، باپ، ادوی، دادا اور اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کو ہمیشہ یاد رکھیں اور کبھی بھی ان کی قبروں کی زیارت اور ان کی فاتحہ و ایصالِ ثواب اور دعائے مغفرت و استغفار سے ہرگز ہرگز غافل نہ رہیں۔

ماؤنہ ماؤ آپ کو یہ اختیار ہے  
ہم نیک و بد جناب کو سمجھائے جائیں گے

وَمَا عَلَيْنَا الْاِلْبَالُغُ وَمَا تَوْفِيقِي اِلَّا بِاللّٰهِ وَهُوَ حَسْبِيْ وَنَعُوْا لِّلْوَكِيْلِ۔

## دربارِ خداوندی میں حساب کس طرح ہوگا

خداوند قہار و جبار کے دربار میں بندوں کے حساب و کتاب کا منظر بہت ہی عجیب اور بے مدخوف ناک ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتے جو بہت ہیست ناک اور انتہائی خوف ناک ہوں گے۔ وہ اپنی کمرخت آواز سے ڈانٹ کر بھرکتے اور ہانکتے ہوئے لوگوں کو دربارِ خداوندی میں حاضر کریں گے۔ اور خداوند قدوس ایسے غضب و جلال میں ہوگا کہ الامان والحفیظ اسب سے پہلے انبیاء و کرام کی مقدس جماعت حساب نفی کے لیے پیش ہوگی۔ اور اللہ عزوجل ان مقدس نفوس سے سوال فرمائے گا کہ جب تم لوگوں نے میرے احکام اپنی اپنی قوموں کو پہنچائے۔ تو تمہاری قوموں نے تم کو کیا جواب دیا؟ تو اس سوال کی عظمت و ہیبت سے انبیاء کرام کی عقلیں مبہوت ہو جائیں گی۔ انسان کا علم اس قدر فراموش ہو جائے گا وہ کہیں گے کہ ہمیں کچھ معلوم ہی نہیں۔ بے شک تمام غیبوں کا جاننے والا تو ہی ہے۔ چنانچہ ارشاد قرآنی ہے کہ۔

يَوْمَ يَجْمَعُ اللَّهُ الرُّسُلَ  
فَيَقُولُ مَاذَا أُجِبْتُمْ قَالُوا  
لَا عِلْمَ لَنَا بِئِكَ عِلْمُهُ الْغُيُوبِ

(یاد کرو) جب اللہ تعالیٰ تمام رسولوں کو جمع کرے فرمائے گا کہ تمہاری قوموں نے تمہیں کیا جواب دیا تھا؟ تو سب یہ کہیں گے کہ ہمیں کچھ معلوم نہیں بے شک سب غیب

کی باتوں کو تو ہی جانتے والا ہے

حقیقت میں رسولوں کو سب کچھ معلوم تھا۔ مگر اس وقت شدتِ ہیبت اور جلال

خداوندی کی بہشت سے ان کی عقلیں خوفزدہ ہو کر مبہوت ہو چکی ہوں گی۔ اور ان کا سارا علم فراموش ہو چکا ہوگا۔ اس لیے ان کا یہ کہنا بالکل درست ہوگا کہ۔ ہمیں کچھ معلوم ہی نہیں۔ جس وقت وہ تہار و جبار حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے یہ تہدید آمیز سوال فرمائے گا۔

أَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوا مِنِّي  
وَأَتَّبِعُوا إِلَهِيكَ مِنْ دُونِ اللَّهِ - آیت ۱۱۶ المائدہ

کیا تم نے لوگوں سے یہ کہا تھا کہ تم لوگ مجھ کو اور میری والدہ کو اللہ کے سوا اور خدا بنا لو۔ تو اس سوال کی ہیبت و عظمت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کئی برس تک مبہوت ہو کر خاموش رہیں گے۔ پھر جب انہیں قدرے سکونِ قلب نصیب ہوگا۔ تو عرض کریں گے کہ۔

مُعِجَنَاتِ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ  
مَا لَيْسَ لِي بِحَقِّ طِ إِنَّ كُنْتُ قُلْتُكُمْ  
فَقَدْ عَلِمْتُمْ مَا تَعْلَمُونَ مَا فِي نَفْسِي  
وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي  
إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ

(اے اللہ تو پاک ہے۔ میرے لیے یہ جائز نہیں کہ میں وہ بات کہوں جس کا مجھے کوئی حق نہیں۔ اگر میں نے ایسا کہا ہوگا۔ تو ضرور تجھے معلوم ہوگا۔ تو جانتا ہے جو میرے جی میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے علم میں ہے بے شک تو ہی ہے سب غیبوں کا جانتے والا

(پ ۷۔ المائدہ آیت ۱۱۶)

انبیاء اور رسولوں کے بعد پھر فرشتوں سے حساب لیا جائے گا۔ اس شدتِ حساب و سوال اور خدا کے غضب و جلال کو دیکھ کر تمام امتیں خوفزدہ ہو کر لرزاں و ترسناں ہو جائیں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ حضرت جبریل علیہ السلام کو حکم فرمائے گا کہ جہنم کو حاضر کریں۔ تو بہت سے فرشتے اس کی لگاموں کو پکڑے ہوئے جہنم کو لائیں گے۔ اور جہنم جتنی چنگاٹاتی اور شور مچاتی ہوئی آئے گی۔ اور تمام خلافتی اس کی بیخ و بن چنگاٹ کر سب کچھ اس طرح سمجھ جائیں

گئے کہ خوفِ دہر اس اس سے بے خود ہو کر سب لوگ گھٹنوں کے بل زمین پر گر پڑیں گے پھر اللہ تعالیٰ کفار و مجرمن سے علی رؤس الاشهاد سوال فرمائے گا اور لوگوں کے اعضاء ان کے کرتوتوں کو بیان کریں گے۔ اور پھر سے مجمع میں خوب خوف رسوائیاں ہوں گی۔

مؤمنین میں سے کچھ لوگوں کے نامہ اعمال ان کے داہنے ہاتھ میں دیے جائیں گے تو خدا کے فضل کی بنا پر ان لوگوں سے بہت آسان حساب لیا جائے گا۔ اور کچھ لوگوں کو ان کے نامہ اعمال پیٹھ کے پیچھے سے ان کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ تو ان لوگوں سے خدا کی مدد کی بنا پر بڑا سخت حساب لیا جائے گا۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے کہ۔

فَاَمَّا مَنْ اَوْفَىٰ كِتَابًا يُمِيزُهُ ۖ  
فَسَوْفَ يَحْصِيٰ حَسَابًا يَكْسِرُ ۙ  
وَيَقْلِبُ ۙ اِلٰى اُخْرٰى لِهٖ مَسْرُورٌ ۙ  
وَاَمَّا مَنْ اَوْفَىٰ يَكْتُمُ ۙ وَرَاٰۤى ظَهْرَهُ ۙ  
فَسَوْفَ يَدْعُو ثُبُورًا ۙ وَيَصْخُرُ ۙ  
سَعِيرًا ۙ  
(پ۔ ۳۰۔ سورة الانشقاق) آگ میں داخل ہو گا۔

الغرض خداوند تبارک و تعالیٰ کے دربار میں حساب اعمال کا مرحلہ نہایت ہی دلزدہ کن ہے۔ بے حد خطرناک، انتہائی روح فرسا و جانسوز ہے۔ ارحم الراحمین اپنا فضل و کرم فرمائے اور تمام مؤمنین الٰہی سنت و جماعت کو اس پر خطر منزل سے سلامتی و عافیت کے ساتھ گزار کر منزل مقصود پر پہنچائے۔ اور جہنم سے نجات عطا فرما کر جنت کی دائمی نعمتوں سے سرفراز فرمائے۔ (اٰمِیْن بِحَرَمَةِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اَبَدًا اَبَدًا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّحْمٰیْمِ)

①

## جہنم و جنت میں داخلہ کیونکر ہوگا

جہنم چونکہ غضبِ خداوندی اور اس کے عذاب و عقاب کا منظر ہے اس لیے اس کے دروازے غضبِ الٰہی کے نشاں ہیں۔ جنہوں کو

عذاب کے فرشتے گردہ در گردہ نہایت ذلت و حقارت کے ساتھ اپنی ڈانٹ ڈپٹ اور کراخت آوازوں سے جانوروں کی طرح ہانکتے ہوئے جہنم کے پھانسیوں کی طرف چلاتے ہوں گے اور جہنمی گردہ منہ نکالتے نہایت ہی تلخ و حزین صورت بنائے، جبکہ ان کے پھرے سیلہ اور خوف دہر اس اندھا دوسری و نامرادی کی وجہ سے ان پر دھوئیں اڑ رہے ہوں گے شرم و ندامت سے سر جھکائے آنکھیں نیچی کیے ہوئے جہنم میں داخل کرنے کے لیے لائے جائیں گے اور جیسے ہی جہنم کے بڑے بڑے دروازوں پر پہنچیں گے تو پہلے فرشتوں کی لعنت و ملامت اور ان کی دھمکار و پھٹکار سنیں گے۔ پھر عذابِ جہنم کے فرشتے اپنی نہایت ہی سخت و کراخت آوازوں میں ڈانٹ کر ان سے پوچھیں گے کہ کیا دنیا میں خدا کے رسول تمہارے پاس نہیں تھے؟ آیتیں سنائے۔ اور اس برے دن ٹلنے کے لیے نہیں آئے تھے؟ تو سب جہنمی اپنی بھی اور بھرائی ہوئی آوازوں سے اپنے جرم کا اقرار کریں گے۔ اور کہیں گے کہ کیوں نہیں۔ اللہ کے رسول یقیناً تمہارے پاس آئے تھے۔ اور انہوں نے طرح طرح سے ہم لوگوں کو بھایا۔ اور اس دن کے عذاب سے ہمیں ڈرایا تھا۔ مگر باری شامت تھی کہ ہم نے ان کی صداقت اور حقانیت بھری تقریروں کو بھٹلایا۔ جس کا انجام ہم نے آج اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ ہم پر عذاب کی بات



پوری ہو کر رہی پھر عذاب کے فرشتے یہ کہہ کر انہیں ذلت کے ساتھ جہنم میں پھینک دیں گے۔ کہ جاؤ۔ اب جہنم میں چلے جاؤ۔ جہاں ہمیشہ جہنم کے لیے نہیں عذابوں میں گرفتار ہو کر رہنا ہے۔ اور یہ جہنم مخلوق کا اتنا بڑا اور اس قدر بدترین ٹھکانا ہے کہ اس سے زیادہ بڑا اور اس سے بڑھ کر بدترین ٹھکانا کوئی سوچا ہی نہیں جاسکتا۔ چنانچہ قرآن مجید نے اپنے معجزانہ انداز بیان میں اس کی صورت کی تصویر کشی کرتے ہوئے فرمایا کہ۔

وَيَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ  
وَمَرَّ أَمْحَشَىٰ إِذَا جَاءَتْهُمُ أَهْلُهَا  
أَبْعَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ  
يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ  
آيَاتِ رَبِّكُم وَيُذَكِّرُونَكُمْ  
بِلِقَاءِ رَبِّكُمْ هَلْ أَتَاكُمُ الْبَلَاءُ  
وَلَكِنْ حَقَّتْ عَلَيْهِمُ الْعَذَابُ  
عَلَىٰ الْكَافِرِينَ قِيلَ ادْخُلُوا  
أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا  
فِي سَمَاسَةٍ مِّنَ النَّارِ لَا يَخْرُجُونَ

اور کافر جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے گروہ گروہ۔ یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے تو دروازے کھلے جائیں گے۔ اور اس کے داروغہ ان سے کہیں گے کیا تمہارے پاس تمہیں میں سے وہ رسول نہ آئے تھے جو تم پر تمہارے رب کی آیتیں پڑھتے تھے اور تمہیں اس دن کے طے سے ڈراتے تھے۔ کہیں گے کیوں نہیں مگر عذاب کا قول کا قول پر برحق ہوا فرمایا جائے گا۔ چلے جاؤ۔ جہنم کے دروازوں میں ہمیشہ رہنے کے لیے۔ تو کیا ہی بڑا ٹھکانا ہے وہ مخلوق کا۔ (پ ۲۲۔ الزمر آیت ۶۱-۶۲)

**جنت کے مہمان** جتنی اپنی اپنی سواریوں پر نہایت اعزاز و احترام کے ساتھ لائے جائیں گے۔ وہ گروہ گروہ جنت کی طرف تعظیم و تحیم کے ساتھ بلائے جائیں گے اور جب اس مقدس گروہ کی رسائی جنت کے شاندار دروازوں کے پاس ہوگی۔ تو ایک دم تمام دروازے کھل جائیں گے۔ اور استقبال کرنے والے ملائکہ کی مقدس جماعت ہر طرف سے سلام و اکرام اور خوش آمدید کا فرو بہندہ کرے گی اور

جنتی نہایت ہی ہشاش بشاش اور خوش و خرم ہو کر جنت میں داخل ہوں گے۔ اور یہ کہتے ہوں گے کہ الحمد للہ! کہ خداوند تعالیٰ نے اپنا وعدہ ہمیں سچ کر دکھایا۔ اور ہمیں اس زمین جنت کا وارث بنا دیا کہ ہم جہاں چاہیں رہیں۔ تو وہ۔ وہ اعلیٰ صالح کرنے والوں کا ثواب کیا ہی خوب ہے۔ اور عرش کے گرد حلقہ باندھے ہوئے بندہ سرور اور جوشِ صریت کے ساتھ ملائکہ مقررین حمد و تسبیح اپنی کانفرہ لگاتے ہوں گے۔ چنانچہ قرآن مجید اپنے قدسی انداز بیان میں اس کی منظر کشی کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے

وَيَسِيقَ الَّذِينَ آمَنُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ  
إِلَىٰ الْجَنَّةِ ذُرَرًا حَتَّىٰ إِذَا  
جَاءَتْهُمْ أَهْلُهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا  
وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ  
عَلَيْكُمْ طِبْتُكُمْ فَاذْخُلُوا  
خَالِدِينَ فِيهَا قَالُوا الْحَمْدُ  
لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا  
وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ نَتَّبِعُوا  
مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ  
فَنُفَعُوا آخِرُ الْعَالَمِينَ  
وَنُصْرَى الْمَلَائِكَةُ حَافِقِينَ  
مِنَ خَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُونَ  
بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَتُفَوِّضُ  
بَيْنَهُمُ الْحَقِّ قِيلَ  
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ

اور جو اپنے رب سے ڈرتے تھے۔ ان کی سواریاں گروہ گروہ۔ جنت کی طرف چلائی جائیں گی۔ یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے اور اس کے دروازے کھلے ہوئے ہوں گے اور اس کے داروغہ ان سے کہیں گے کہ سلام تم پر تم خوب رہے تہ جنت میں جاؤ ہمیشہ رہنے کے لیے۔ اور جنتی کہیں گے کہ سب غریبان اللہ کے لیے ہیں۔ جس نے اپنا وعدہ ہم سے سچا کیا۔ اور ہمیں زمین کا وارث کیا کہ ہم جنت میں رہیں جہاں چاہیں تو کیا ہی بدترین بدلہ ہے نیک عمل کرنے والوں کا۔ اور تم فرشتوں کو دیکھو گے عرش کے اس پاس حلقہ باندھے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بول رہے ہوں گے اور لوگوں میں سچا فائدہ کر دیا جائیگا

الْعَلَمِينَ •

اور (ہر طرف سے) یہی کہا جائے گا کہ سب  
خوبیاں اللہ کے لیے ہیں جو مائے جہانوں  
کا پالنے والا ہے۔

(پ ۲۴ - الزمر - آیت ۵۷)

بہر حال دخول جہنم اور جنت میں داخلہ کا منظر بہت ہی عبرت خیز و نصیحت آموز  
ہے۔ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ جہنم میں لے جانے والے عقائد و اعمال سے توبہ کرے  
اور کبھی بھی ان اعمال کا ترک نہ ہو۔ اور جنت میں لے جانے والے عقائد و اعمال پر  
مستقیم رہ کر ان عقائد و اعمال کا زندگی بھر پابند رہے۔ کون کون سے اعمال جہنم میں  
لے جانے والے ہیں؟ اور کون کون اعمال صالحہ جنت میں لے جانے والے ہیں؟ اس  
سلسلے میں ہماری دو کتابیں (۱) جہنم کے خطرات (۲) اور بہشت کی کنجیاں پڑھ لینی ضروری  
ہیں۔ واللہ تعالیٰ ہوا الموتی وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد  
والہ وصحبہ اجمعین والحمد للہ رب العلمین۔

## جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

کی ہدیۂ شائع شدہ کتب

کہی ان کہی، زکوٰۃ کی اہمیت،

عصمت نبوی ﷺ کا بیان، فلسفہ اذانِ قبر،

رمضان المبارک معزز مہمان یا محترم میزبان؟

میلاد ابن کثیر، عید الاضحیٰ کے فضائل اور مسائل

مسائل خزان العرفان، عورت اور آزادی،

الرواح الزکیہ، ستر استغفارات،

امام احمد رضا قادری رضوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ

مخالفین کی نظر میں

حضرت علامہ مولانا

مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ

کی تالیفات میں سے

عورتوں کے ایام خاص میں نماز اور روزے کا شرعی حکم،

فتاویٰ حج و عمرہ، نسب بدلنے کا شرعی حکم

تخلیق پاکستان میں علماء اہلسنت کا کردار،

دعاء بعد نماز جنازہ، طلاق ثلاثہ کا شرعی حکم

ضبط تولید کی شرعی حیثیت (برتھ کنٹرول پر جامع تحریر)

ان کتب خانوں پر دستیاب ہیں

مکتبہ برکات المدینہ، بہار شریعت مسجد، بہادر آباد، کراچی

ضیاء الدین پبلی کیشنز، نزد شہید مسجد، کھارادر، کراچی

مکتبہ غوثیہ ہوسیل، پرانی سبزی منڈی، نزد عسکری پارک، کراچی

مکتبہ انوار القرآن، مبین مسجد مصلح الدین گارڈن، کراچی (حنیف بھائی انگوٹھی والے)

مکتبہ فیض القرآن، قاسم سینٹر، اردو بازار، کراچی 32217776

رابطے کے لئے 0321-3885445، 021-32439799

محترم المقام جناب ..... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان اپنے سلسلہ مفت اشاعت کے تحت ہر ماہ ایک مفت کتاب شائع کرتی ہے جو کہ پاکستان بھر میں بذریعہ ڈاک بھیجی جاتی ہے گزشتہ دنوں جمعیت نے سال رواں کے لئے اپنے سلسلہ مفت اشاعت کی نئی پالیسی کا اعلان کیا ہے جس کے تحت حکومت کے اعلان کے مطابق ڈاک کے اخراجات میں سو فیصد اضافے کی وجہ سے ممبر شپ حاصل کرنے کی فیس 100 روپے سالانہ کر دی گئی ہے۔

اس خط کے ذریعے آپ سے التماس ہے کہ آپ اس خط کے آخر میں دیئے ہوئے فارم پر اپنا مکمل نام اور پتہ خوشخط لکھ کر ہمیں مئی آرڈر کے ساتھ ارسال کر دیں تاکہ آپ کو نئے سال کے لئے جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان کے سلسلہ مفت اشاعت کا ممبر بنالیا جائے۔ صرف اور صرف مئی آرڈر کے ذریعے بھیجی جانے والی رقم قابل قبول ہوگی، خط کے ذریعے نقد رقم بھیجنے والے حضرات کو ممبر شپ جاری نہیں کی جائے گی۔ البتہ کراچی کے رہائشی یا دوسرے جو حضرات وقتی طور پر دفتر میں آکر فیس جمع کروانا چاہیں تو وہ روزانہ شام 4 بجے سے رات 12 بجے تک رابطہ کر سکتے ہیں، ممبر شپ فارم جلد از جلد جمع کروائیں۔ دسمبر تک وصول ہونے والے ممبر شپ فارم پر سال کی پوری 12 کتابیں ارسال کی جائیں گی البتہ اس کے بعد وصول ہونے والے ممبر شپ فارمز پر مہینے کے اعتبار سے بتدریج ایک ایک کتاب کم ارسال کی جائے گی مثلاً اگر کسی کا فارم جنوری میں موصول ہوا تو اسے 11 کتابیں اور اگر کسی کا فروری میں موصول ہوا تو اسے 10 کتابیں ارسال کی جائیں گی۔

نوٹ: اپنا نام، پتہ، سابقہ ممبر شپ نمبر اور سیریل نمبر (مئی آرڈر اور فارم دونوں پر) اردو زبان میں نہایت خوشخط اور خوب واضح لکھیں تاکہ کتابیں بروقت اور آسانی کے ساتھ آپ تک پہنچ سکیں۔ نیز پرانے ممبران کو خط لکھنا ضروری نہیں بلکہ مئی آرڈر پر اپنا موجودہ ممبر شپ نمبر لکھ کر روانہ کر دیں اور خط لکھنے والے حضرات جس نام سے مئی آرڈر بھیجیں خط بھی اسی نام سے روانہ کریں۔ مئی آرڈر میں اپنا فون نمبر ضرور تحریر کریں۔ تمام حضرات دسمبر تک اپنا فارم جمع کرادیں۔

ہمارا پوسٹل ایڈریس یہ ہے:

سید محمد طاہر نعیمی (معاون محمد سعید رضا)

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

شعبہ نشر و اشاعت 021-32439799

نور مسجد کاغذی بازار، میٹھا دار، کراچی 74000

0321-3885445

ولدیت

نام مکمل پتہ

فون نمبر

نوٹ: ایک سے زائد افراد ایک ہی مئی آرڈر میں رقم روانہ کر سکتے ہیں اور فارم نہ ملنے کی صورت میں اس کی فون کاپی استعمال کی جاسکتی ہے۔